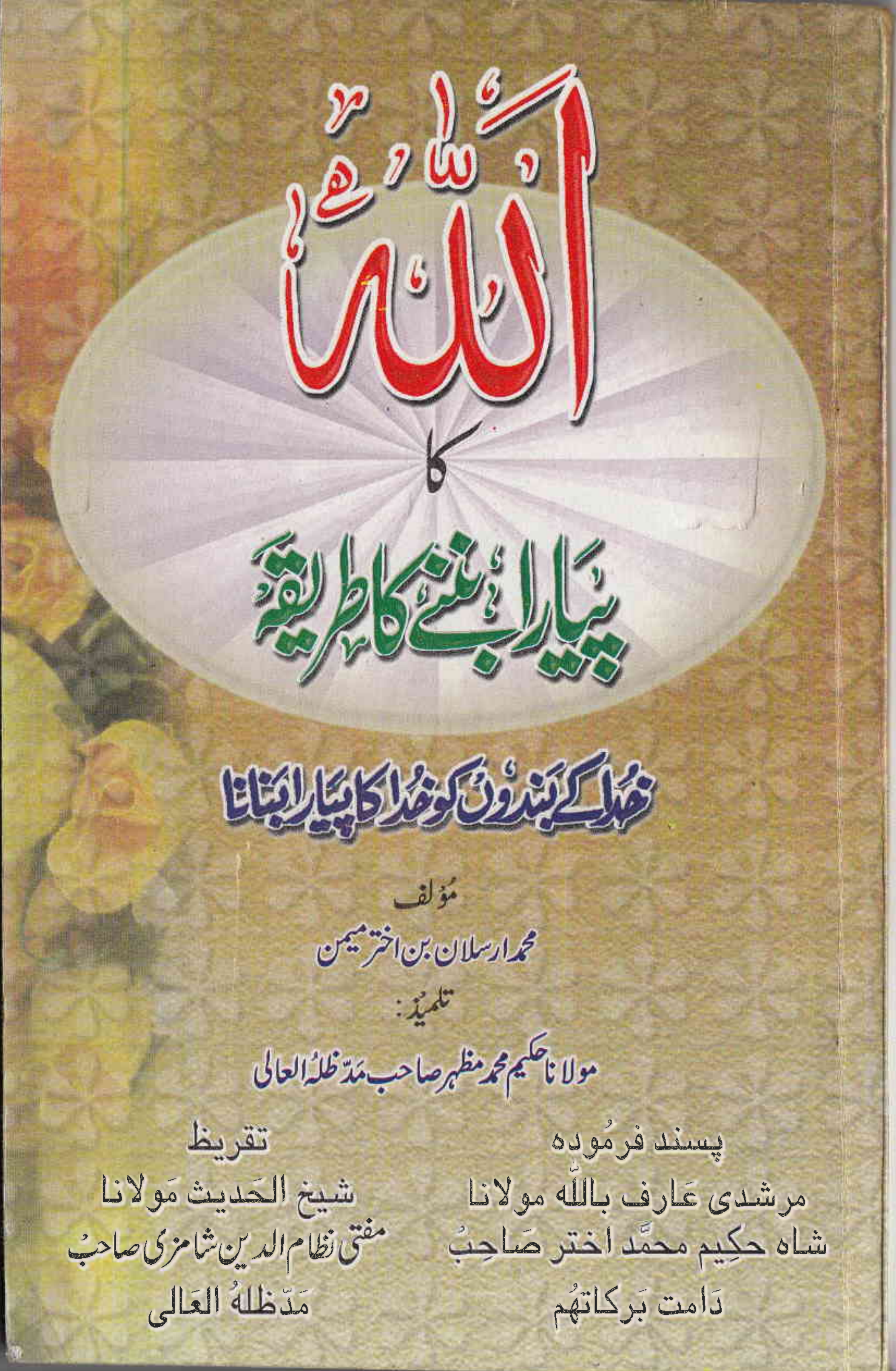

اللہ کا پیارا بننے کا طریقہ

خدا کے بندوں کو خدا کا پیارا بنانا

مؤلف

محمد ارسلان بن اختر میمن

تلمیذ:

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ
مرشدی عارف باللّٰہ مولانا
شاہ حکیم محمد اختر صاحب
دامت برکاتھم

تقریظ
شیخ الحدیث مولانا
مفتی نظام الدین شامزی صاحب
مدظلہ العالی

اللہ کا پیارا بننے کا طریقہ

پسند فرمودہ : حضرت مولانا شاہ **حکیم محمد اختر** صاحب دامت برکاتہم

تقریظ: حضرت مولانا محمد **یوسف لدھیانوی** صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تقریظ: حضرت مولانا مفتی **نظام الدین شامزی** صاحب مدظلہ العالی

مؤلف: محمد ارسلان بن اختر میمن

تلمیذ: حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ اشرف المدارس، گلشن اقبال ۲ کراچی

نصیر بک ڈپو رجسٹرڈ حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

Rs. 40/-

فہرست مضامین

۱ پسند فرمودہ: حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم ۹
۲ تقریظ: حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ العالی ۱۱
۳ تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی صاحب مدظلہ العالی ۱۲
۴ عرضِ مؤلف ۹۳
۵ آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں؟ ۱۵
۶ خدا کے بندوں کو خدا کا پیارا بنانا ۱۷
۷ درسِ تبلیغ قرآن کی روشنی میں ۱۷
۸ پورا قرآن دعوت ہے ۱۷
۹ امت محمدیہ کی فضیلت کی وجہ ۱۹
۱۰ کنتم خیر امت کی تفسیر مولانا الیاسؒ کی زبانی ۲۱
۱۱ خیر کی طرف بلانے والی جماعت ۲۱
۱۲ درسِ تبلیغ احادیث کی روشنی میں ۲۵
۱۳ رحمتِ الٰہی کے نزول کا درجہ ۲۶
۱۴ دین محمدیہ کہاں تک پھیلے گا ۲۶
۱۵ مسلمانوں کی دین سے محرومی پر رحم ۲۷
۱۶ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے ۲۸
۱۷ پڑوسی کو برائی سے نہ روکنے کی سزا ۲۸

۱۸ آئینہ مومن ۳۰
۱۹ بہترین لوگ ۳۱
۲۰ دعوتِ و تبلیغ نہ کرنے کی سزا ۳۱
۲۱ فضائل تبلیغ ۳۴
۲۲ دعوت تبلیغ نہ کرنے کی وعیدیں احادیث کی روشنی میں ۴۶
۲۳ کٹے ہوئے کانوں والا بہرہ ۴۸
۲۴ تبلیغ حصول محبت الٰہی کا ذریعہ ہے اس پر ایک مضمون ۵۰
۲۵ لوگوں کو نفع پہنچانے والا اللہ کا محبوب ہے ۵۰
۲۶ محبوب خدا کون ہے ۵۰
۲۷ اللہ کے ہاں سب سے محبوب عمل ۵۲
۲۸ اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کا آسان راستہ ۵۳
۲۹ مضمون ھذا سے متعلق ایک بزرگ کا قول ۵۳
۳۰ مقام قطبیت کو حاصل کرنے کا راستہ ۵۳
۳۱ خدا کے بندوں کو خدا کا پیارا بنانا یہ اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کا
۳۲ بڑا ذریعہ ہے مضمونِ ھذا پر واقعات ۵۴
۳۳ مولانا محمد یوسف صاحبؒ کا واقعہ ۵۴
۳۴ ایک انتہائی عجیب و غریب واقعہ ۵۶
۳۵ ختم نبوت کی ذمہ داری پر ایک مضمون اور متعلقہ احادیث ۵۸
۳۶ ختم نبوت کی ذمہ داری پر اقوالِ صوفیاء ۶۰
۳۷ ختم نبوت کی دلیل ۶۶
۳۸ فرانس میں جانے والی جماعت کا واقعہ ۶۷
۳۹ ایک نوجوان کا واقعہ ۶۸
۴۰ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شرعی حیثیت ۶۹
۴۱ انفرادی دعوت و تبلیغ فرض عین ہے نہ کہ اجتماعی ۷۱

۴۲ امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرض عین ہے ۷۱
۴۳ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کب فرض ہے؟ ۷۲
۴۴ اس وقت نہی عن المنکر فرض نہیں ۷۳
۴۵ ایک استفتاء مع جواب ۷۴
۴۶ دعوت و تبلیغ سے متعلق صوفیاء کے ارشادات ۷۸
۴۷ حضور ﷺ اور فکرِ امت، غمِ امت ۸۶
۴۸ حضور ﷺ والا غم اور صحابہؓ ۹۰
۴۹ حضرت عقبہ بن نافعؓ اور غم امت ۹۲
۵۰ ایک صحابی کی لیبیا میں آمد ۹۳
۵۱ حضرت بلال اور فکر امت ۹۳
۵۲ حضرت ابو ایوب انصاریؓ اور فکر امت ۹۴
۵۳ حضرت ابن عباسؓ اور فکر امت ۹۵
۵۴ صحابہ کرام کی جائے وفات ۹۵
۵۵ حضرت معاذ اور فکر امت ۹۶
۵۶ ایک صحابی کے جذبات ۹۶
۵۷ آٹھ صحابہؓ کی چین آمد اور ان کی دعوتِ اسلام ۹۶
۵۸ کوفہ اور قریسیہ میں جماعت صحابہؓ کا تبلیغ کیلئے جانا ۹۷
۵۹ حضرت عمرؓ اور فکر امت ۹۹
۶۰ حضور ﷺ والا غم اور تابعین و تبع تابعین ۱۰۱
۶۱ ھارون رشید کے پوتے کا خواب ۱۰۳
۶۲ عمر بن عبد العزیزؒ اور فکر امت ۱۰۳
۶۳ حضرت فروخؒ اور فکر امت ۱۰۳
۶۴ حضور ﷺ والا غم اور اکابرین امت ۱۰۵
۶۵ محمد بن قاسم اور فکر امت ۱۰۵
۶۶ امام احمد بن حنبلؒ اور فکر امت ۱۰۶

۶۷ امام ابن جوزیؒ اور فکر امت ۱۰۶
۶۸ شیخ ذکریا ملتانیؒ اور فکر امت ۱۰۷
۶۹ ہندوستان میں اسلام کیسے پھیلا؟ ۱۰۷
۷۰ شیخ احمد سرہندیؒ اور فکر امت ۱۰۷
۷۱ حضرت جیلانیؒ اور فکر امت ۱۰۸
۷۲ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور فکر امت ۱۰۸
۷۳ حضرت سفیان ثوریؒ اور فکر امت ۱۰۸
۷۴ دہلی کے ایک بزرگ کا واقعہ ۱۱۰
۷۵ حضرت شاہ اسماعیلؒ اور فکر امت ۱۱۲
۷۶ فاحشہ عورت اور تبلیغ ۱۱۳
۷۷ حضرت مولانا الیاسؒ اور فکر امت ۱۱۴
۷۸ تبلیغی کام کیلئے مولانا الیاسؒ کا استخارہ ۱۱۵
۷۹ سب سے پہلی نکلنے والی تبلیغی جماعت ۱۲۱
۸۰ حضرت مولانا یوسف کاندھلویؒ اور فکر امت ۱۲۱
۸۱ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب اور فکر امت ۱۲۲
۸۲ حضور ﷺ والا غم اور ہم ۱۲۴
۸۳ فکر امت پر موجودہ دور کے دو واقعات ۱۲۶
۸۴ فیضان کا درد بھرا واقعہ ۱۲۶
۸۵ ہارون کا درد بھرا واقعہ ۱۲۷
۸۶ ضرورت تبلیغ ۱۲۸
۸۷ امت مسلمہ کی بے دینی کا نقشہ ، دعوت تبلیغ کو نہ کرنے کے نقصانات ۱۳۱
۸۸ چالیس (۴۰) سال بعد مسجد میں قدم رکھا ۱۳۱
۹۰ ستر (۷۰) سالہ نمازی مگر غسل کے فرائض معلوم نہیں ۱۳۱
۹۱ مسجد کی بے حرمتی ۱۳۲

۹۲ دین اسلام کا مرکز ویران ہوگیا ۱۳۲
۹۳ لاکھوں عربوں کے عیسائی بننے کی وجہ ۱۳۳
۹۴ ہزاروں کی آبادی کلمہ سے محروم ۱۳۳
۹۵ امریکہ میں پڑھانے (تعلیم دلوانے) کا انعام ۱۳۴
۹۶ ایک عجیب افسوس ناک واقعہ ۱۳۵
۹۷ مسجد میں گانے باجے ۱۳۶
۹۸ دین کا مرکز بے دینی کا گڑھ بن گیا ۱۳۶
۹۹ بغداد میں دینی مدرسہ کی تلاش ۱۳۷
۱۰۰ دعوت و تبلیغ کے ثمرات ۱۳۹
۱۰۱ ہالینڈ میں تبلیغ کے ثمرات ۱۴۰
۱۰۲ لندن میں تبلیغ کے ثمرات ۱۴۰
۱۰۳ کینیڈا میں تبلیغ کے ثمرات ۱۴۰
۱۰۴ کیوبا میں تبلیغ کے ثمرات ۱۴۰
۱۰۵ فلپائن میں تبلیغ کے ثمرات ۱۴۱
۱۰۶ نظر کا جھکنا دعوتِ اسلام بن گیا ۱۵۰
۱۰۷ ڈاکو اللہ والا بن گیا ۱۵۰
۱۰۸ دعوت و تبلیغ اور بشارتیں ۱۵۱
۱۰۹ اللہ تعالیٰ ہماری محبت کے محتاج نہیں ہیں ۱۵۲
۱۱۰ عیسائیت کی تبلیغ کا مختصر نقشہ ۱۵۴
۱۱۱ فوائد تبلیغ ۱۵۵
۱۱۲ دعوت میں اثر پیدا کرنے کے پانچ نسخے ۱۵۸
۱۱۳ ثمرات تبلیغ ۱۵۸
۱۱۴ تبلیغ کی محنت کی مثال ۱۵۹
۱۱۵ اقسام تبلیغ ۱۵۹
۱۱۶ دعوت و تبلیغ کے پانچ شعبے کونسے ہیں؟ ۱۶۰

پسند فرمودہ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتاب ”اللہ کا پیارا بننے کا طریقہ “ کئی سو کتابوں کے ماخذ سے متند جس میں صوفی مولوی ارسلان سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فطری ذوق عارفانہ و عاشقانہ سے محبت کے نہایت مفید مضامین جمع کیے ہیں۔

مجھے امید قوی ہے کہ یہ کتاب اور موصوف کی دیگر کتابوں کا مطالعہ امتِ مسلمہ کے لئے معرفت اور محبتِ خداوندی کے حصول میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔

دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ موصوف کی تصنیف اور تالیف کردہ کتابوں کو امت مسلمہ کے لئے نہایت مفید بنا کر قارئین اور معاونین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

العارض:

حکیم محمد اختر عفا اللہ عنہ

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ) حکیم محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

نوٹ: کتاب ”علاماتِ محبت“ احقر محمد ارسلان کی تالیف کردہ ہے اور اس کتاب میں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی تقریظ بھی موجود ہے۔ اور زیرِ نظر کتاب بھی چونکہ اُس کتاب کا ایک حصہ ہے اس وجہ سے جو تقریظ حضرت والا کی ”علامات محبت “میں لکھی گئی تھی وہی تقریظ اس کتاب میں بھی نقل کر دی گئی ہے۔

تقریظ

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ العالی

ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگ جائیں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا طریق کار کیا ہے؟ یہ کیونکر پتہ چل سکتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور کون نہیں؟ اور یہ کہ محبت الٰہی کی علامات کیا ہیں؟

زیر نظر مجموعہ میں حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہ کے مسترشد جناب محمد ارسلان بن اختر میمن نے نہایت محنت و عرق ریزی سے سلاست سے معمور اور مستند حوالوں سے مزین زیر نظر کتاب مرتب فرمائی ہے۔ حضرت حکیم صاحب مدظلہ کی تقریظ اور تحسین لائق اعتماد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو نافع بنائے۔ (آمین)

محمد یوسف عفی عنہ

(حضرت مولانا) **محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ**

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، کراچی

نوٹ: کتاب "علاماتِ محبت" احقر محمد ارسلان کی تالیف کردہ ہے اور اس کتاب میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ کی تقریظ بھی موجود ہے۔ اور زیر نظر کتاب بھی چونکہ اُس کتاب کا ایک حصہ ہے اس وجہ سے جو تقریظ حضرت حکیم العصرؒ کی "علاماتِ محبت" میں لکھی گئی تھی وہی تقریظ اس کتاب میں بھی نقل کر دی گئی ہے۔

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی صاحب مدظلہ العالی

بندہ نے مولوی محمد ارسلان صاحب کی کتاب اللہ تعالیٰ کی بندوں سے محبت کی علامات مختصراً بعض مقامات ارتجالاً خود دیکھے اور عنوانات وفہرست کا کافی حصہ مولوی صاحب موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی زبانی سنا۔

اس کتاب میں تقریباً تیس علامات محبت کا ذکر ہے نیز اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی تیس صفات اور حصولِ محبت کے ذرائع کا بھی مفصل بیان ہے بندہ نے مولوی صاحب کی بعض دوسری کتب کا مطالعہ کیا ہے، ماشاء اللہ تصوف وسلوک کے مختلف موضوعات پر اچھی محققانہ کتابیں لکھی ہیں۔

اس کتاب کیلئے تقریباً چار سو (۴۰۰) کتابوں سے چھانٹ کر نہایت مستند مواد جمع کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ اس کا مطالعہ مفید اور نفع بخش ہوگا۔

بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ مولوی صاحب کی دیگر کتب کی طرح اس کتاب کو شرف قبولیت عطاء فرمائے اور اس محبت کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کیلئے باعث ہدایت و اصلاح اور خود انکے لئے دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا ذریعہ بنادے۔ آمین

نظام الدین شامزی

(حضرت مولانا مفتی) نظام الدین شامزی عفا اللہ عنہ

نوٹ: کتاب "علامات محبت" احقر محمد ارسلان کی تالیف کردہ ہے اور اس کتاب میں حضرت مفتی نظام الدین شامزی صاحب مدظلہ کی تقریظ بھی موجود ہے۔ اور زیر نظر کتاب بھی چونکہ اس کتاب کا ایک حصہ ہے اسوجہ سے جو تقریظ حضرت شیخ الحدیث کی "علامات محبت" میں لکھی گئی تھی وہی تقریظ اس کتاب میں بھی نقل کر دی گئی ہے۔

عرض مؤلف

کتاب "علاماتِ محبت" احقر محمد ارسلان کی تالیف کردہ ہے جس میں بندہ نے تقریباً (۴۰۰) چار سو کتابوں سے مواد نکال کر ان کو کتابی شکل دی ہے۔ یہ کتاب جو تقریباً (۸۵۰) ساڑھے آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے اس کی ضخامت بھی کافی بڑھ چکی ہے لہٰذا اس کتاب کو خریدنا ہر ایک کے بس سے باہر ہے۔ چنانچہ بندہ نے کچھ احباب کے مشورہ سے اس کتاب میں سے کچھ علامات کو ایک باقاعدہ کتاب کی شکل دی تاکہ ہر شخص اس کتاب سے مستفید ہو سکے۔

ان علامات میں سے تیرہویں علامت کو بندہ نے "اللہ کا پیارا بننے کا طریقہ" کے عنوان سے کتابی شکل دی ہے جو کہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔

بندہ کے نزدیک یہ کتاب حصول محبت الٰہی کے متلاشیوں کے لئے، اور گناہوں کے سمندر میں غوطہ لگانے والوں کیلئے، دل میں غیر اللہ (خزانہ وزنانہ) کو بسانے والوں کیلئے، نفس کی چاہتوں پر چلنے والوں کیلئے، اپنے کو بڑا سمجھنے والوں کیلئے، مسلمان کی دل آزاری کرنے والوں کیلئے، نفس و شیطان کے دباؤ کی وجہ سے توبہ نہ کرنے والوں کیلئے، سنت کا مذاق اڑانے والوں کیلئے اور آخرت کی فکر سے غافل رہنے والوں کیلئے ایک نہایت ہی مفید اور اثر اور سحر انگیز تحفہ ہے۔

اللہ جل شانہ سے قوی امید ہے کہ یہ کتاب تاریکی میں روشن چراغ ثابت ہوگی۔

جن حضرات کو اس کتاب سے نفع ہو وہ احقر راقم الحروف اور اس کے پیر و مرشد و

اساتذہ و معاونین کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

العارض
محمد ارسلان بن اختر میمن
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں

یاد رکھئے! مسلمان کی نیت بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتی ہے، لہذا کتاب پڑھنے سے پہلے یہ نیت کرلیں کہ اس کتاب کو اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور اس کتاب میں جو دین کی بات میں پڑھوں گا' انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گا' اس نیت سے آپ پڑھیں گے' تو اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق ضرور عطا فرمائیں گے۔ جس بات پر عمل کرنا مشکل ہوگا' آپ کی سچی نیت اور پکے ارادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنا آسان فرمادیں گے اور جتنا وقت پڑھنے پر لگے گا وہ دین بنتا جائے گا اور عبادت میں شمار ہوگا۔

﴿کچھ گزارشات﴾

۱ کتاب پڑھنے سے قبل یہ دعا ضرور کرلیں کہ یا اللہ اس کتاب کو میری ہدایت کا ذریعہ بنادے۔

۲ دوسری اہم گزارش یہ ہے کہ کتاب پڑھنے سے پہلے اپنے دل' دماغ اور آنکھوں کے پردوں کو کھول لیجئے۔

۳ کتاب پڑھنے کے لئے وقت ایسا نکالا جائے جو الجھنوں یا پریشانیوں سے گھرا ہوا نہ ہو' کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ الجھن ذہن پر سوار تھی کسی اور وجہ سے اور چبھن محسوس ہوتی ہے کتاب کے مضمون سے۔

۴ کتاب پڑھنے سے پہلے توبہ' استغفار ضرور کرلیں' تاکہ دل پر جو گناہوں کا غبار چھایا ہوا ہے وہ چھٹ جائے۔

۵ مزید یہ کہ کتاب کے مطالعہ کے وقت ایک قلم ساتھ رکھیں اور جن امور میں خود کو کوتاہ محسوس کرتے ہوں اس پر نشان لگادیں اور اس کو بار بار پڑھیں اور اس کی اصلاح کے لئے خوب دعائیں بھی مانگیں اور

اساتذہ و معاونین کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

العارض
محمد ارسلان بن اختر میمن
کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ

آپ اس کتاب کو کیسے پڑھیں

یاد رکھئے! مسلمان کی نیت بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتی ہے، لہذا کتاب پڑھنے سے پہلے یہ نیت کرلیں کہ اس کتاب کو اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور اس کتاب میں جو دین کی بات میں پڑھوں گا' انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گا' اس نیت سے آپ پڑھیں گے' تو اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق ضرور عطا فرمائیں گے۔ جس بات پر عمل کرنا مشکل ہوگا' آپ کی سچی نیت اور پکے ارادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنا آسان فرمادیں گے اور جتنا وقت پڑھنے پر لگے گا وہ دین بنتا جائے گا اور عبادت میں شمار ہوگا۔

﴿کچھ گزارشات﴾

(۱) کتاب پڑھنے سے قبل یہ دعا ضرور کرلیں کہ یا اللہ اس کتاب کو میری ہدایت کا ذریعہ بنادے۔

(۲) دوسری اہم گزارش یہ ہے کہ کتاب پڑھنے سے پہلے اپنے دل' دماغ اور آنکھوں کے پردوں کو کھول لیجئے۔

(۳) کتاب پڑھنے کے لئے وقت ایسا نکالا جائے جو الجھنوں یا پریشانیوں سے گھرا ہوا نہ ہو' کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ الجھن ذہن پر سوار تھی کسی اور وجہ سے اور چبھن محسوس ہوتی ہے کتاب کے مضمون سے۔

(۴) کتاب پڑھنے سے پہلے توبہ' استغفار ضرور کرلیں' تاکہ دل پر جو گناہوں کا غبار چھایا ہوا ہے وہ چھٹ جائے۔

(۵) مزید یہ کہ کتاب کے مطالعہ کے وقت ایک قلم ساتھ رکھیں اور جن امور میں خود کو کوتاہ محسوس کرتے ہوں اس پر نشان لگادیں اور اس کو بار بار پڑھیں اور اس کی اصلاح کے لئے خوب دعائیں بھی مانگیں اور

کوشش بھی کریں۔

۶ اس کتاب کو پڑھنے کی دوسرے مسلمانوں کو بھی دعوت دیں اور اس کتاب میں جو ایمانی ترقی اور اخلاقی بہتری اور صفات اولیاء سے متعلق کوئی بات ملے تو ان خوبیوں اور صفات کی طرف دوسرے افراد کی بھی توجہ دلائیں۔

۷ آخر میں گزارش ہے کہ مؤلف کتاب اور جن بزرگوں کی کتابوں سے استفادہ کر کے یہ مضامین تیار کئے گئے ہیں یا اس کتاب کی تیاری کے مختلف مراحل میں کسی بھی طرح شریک ہونے والے معاونین کے لئے خصوصی طور پر دعاؤں کا اہتمام کریں۔

﴿ایک اہم گزارش﴾

ہر مسلمان سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی یا کوتاہی نظر آئے یا مزید بہتری کی کوئی صورت سامنے آئے تو ناشر کو یا بندے کو اس کی ضرور اطلاع دیں، یہ آپ کا بندے پر احسان عظیم ہوگا۔

خدا کے بندوں کو خدا کا پیارا بنانا

اللہ تعالیٰ کی بندوں سے محبت کی ایک علامت خدا سے روٹھے ہوئے بندوں کو خدا سے جوڑنا ہے یعنی جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں وہ شخص مخلوق خدا کو خدا کا پیارا و محبوب بنانے میں لگ جاتا ہے۔

درسِ تبلیغ قرآن کی روشنی میں

پورا قرآن دعوت ہے

میرے دوستو! کسی باپ نے اپنے بیٹے کو انجینئر بنانا ہوتا ہے تو وہ اسے انجینئرنگ کے قصے سناتا ہے اسی طرح کسی کو اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنانا ہوتا ہے تو وہ اسے ڈاکٹری کے قصے سناتا ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں قرآن کا مطالعہ کرنا پڑے گا تو جناب سارے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی دعوت اور اپنی دعوت کا تذکرہ کیا ہے، ان تذکروں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ہم سے چاہت ہے کہ میرے خاص بندے داعی بن جائیں میرے احکامات کو در در پہنچائیں۔

اس وجہ سے پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دعوت کا تذکرہ کیا ہے:

۱۔ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو دعوت دی۔

۲۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ الٓمٓ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ خدا ایک ہے تین نہیں ہیں۔

۳۔ اسکے بعد سورۃ المائدہ اور سورۃ النسآء ہے اسمیں اللہ تعالیٰ نے قبائل عرب کو دعوت دی۔

۴۔ اس کے بعد سورۃ الانعام ہے اسمیں اللہ تعالیٰ نے مجوسیوں کو دعوت دی یہ کہتے تھے خدا دو ہیں ایک نیکی کا ایک بدی کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرُ یعنی بدی اور نیکی کا خالق بھی میں ہی ہوں۔

۵۔ اس کے بعد سورۃ الاعراب ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اقوام عالم کو دعوت دی ہے کہ اے پوری دنیا کے انسانو میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں۔

۶۔ اس کے بعد سورۃ الانفال ہے اسمیں اللہ تعالیٰ نے دعوت کے ۱۴ اصول بتائے۔ دعوت بھی دی اصول بھی بتائے۔

۷۔ اس کے بعد سورۃ التوبہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے یا تو میری دعوت کو مانو یا پھر اعلان جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ ۔

غرض کہاں تک بندہ بیان کرے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ پورا قرآن دعوت ہے۔

① سورۃ نمل کی آیت یَا اَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْ......الخ کی تفسیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ سلیمانؑ کا لشکر گزر رہا تھا تو ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں کو بچانے کے لئے آواز لگائی کہ (سلیمانؑ کا لشکر گزر رہا ہے) کہیں اُس لشکر کے پاؤں تلے چیونٹیاں روندی نہ جائیں لہٰذا اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ، یہ خیر خواہی اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ اللہ نے اس کو قرآن میں لکھ دیا تا کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ دعوت و خیر خواہی اللہ تعالیٰ کو کتنی پسند ہے۔ اور اس سورۃ کا نام ہی نمل رکھ دیا حالانکہ پوری سورۃ میں صرف ۲ لائنوں میں اس چیونٹی کی دعوت آجاتی ہے۔ اس چیونٹی نے کہا تھا کہ:

یَا اَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاکِنَکُم لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمَانُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴾

اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمانؑ اور ان کا لشکر تمہیں کچل ہی نہ دے اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔

② اسی طرح سورۂ یٰسین کی بیسویں سے پچیسویں آیات میں دعوت سے متعلق ایک واقعہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک نیک شخص جس کا نام حبیب تھا وہ شہر کے کنارے عبادت کرتا تھا اور بڑھئی تھا اس کو خبر ملی کہ شہر میں چند رسول آئے ہیں اور لوگ ان کی بات جھٹلاتے ہیں اور ان کو قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ یہ سنتا تھا کہ وہ شخص دوڑا دوڑا رسولوں کے پاس آیا اور لوگوں سے کہا کہ یہ نبی برحق ہیں تم ان کی بات مان لو۔ اس پر لوگوں نے اسے اتنا مارا کہ یہ شخص شہید ہو گیا۔ اس شخص کی دعوت اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ اللہ نے سورۂ یٰسین میں اس کا تذکرہ کیا، تا کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جو شخص اس دعوت والے عمل کو کرے گا میں اس کا نام بھی حبیب کے نام کی طرح روشن کرونگا۔ (تفسیر عثمانی)

امت محمدیہ کی فضیلت کی وجہ

③ ﴿ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ (آل عمران)

تم بہترین امت ہو لوگوں کے لئے کہ تم نیک کام کا حکم اور برے کام سے منع کرتے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

ابن عباسؓ نے تفسیر ابن عباس میں لکھا ہے اس امت کو اللہ نے ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہی دعوت والے کام کے لئے ہے۔ (تفسیر ابن عباس)

☆ حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ اس وقت تک خیر الامتؐ میں داخل نہ ہو گے جب تک بھلائیوں کو پھیلاؤ گے نہیں اور برائیوں کو مٹاؤ گے نہیں۔

(حیاۃ الصحابہ)

☆ امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس امت کا فریضہ ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۱۸۰)

☆ ابو اللیث سمرقندیؒ نے لکھا ہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ میں تمہیں بہترین امت لکھا گیا ہے جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا، یعنی اللہ تعالیٰ نے اسی مقصد کے لئے تمہیں بنایا ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور اہل معاصی کو معصیت سے روکتے ہو۔ (تنبیہ الغافلین)

☆ امام غزالیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت میں دوسری امتوں کے مقابلے میں اس امت کو فضیلت بخشی گئی اور اس کی وجہ بھلائیوں کو پھیلانا اور برائیوں کو مٹانا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

☆ احقر مؤلف عرض کرتا ہے اس آیت کی تائید میں ایک اور روایت بھی ملتی ہے۔ ابو اللیث سمرقندیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ میں تورات کی تختیوں میں ایک امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو کہ بہترین امت ہو گی اور بھلائیوں کو پھیلائے گی اور برائیوں کو مٹائے گی۔ اے اللہ اس امت کو میری امت بنا۔ اس پر ارشاد ہوا وہ امت محمد ﷺ کے لئے میں نے منتخب کی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

☆ قاری طیب صاحبؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت میں

اللہ تعالیٰ نے للناس کہا ہے للمسلمین نہیں ہے۔ یعنی مراد یہ ہے کہ للناس میں مسلمان و کافر سب شامل ہیں یعنی یہ امت ساری دنیا کے انسانوں کی بھلائی کے لئے پیدا کی گئی ہے نہ کہ مسلمانوں کے لئے۔ (خطبات حکیم الاسلام)

کنتم خیر امت کی تفسیر مولانا الیاسؒ کی زبانی

ارشاد فرمایا کہ آج کل خواب میں مجھ پر علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے اس کی کوشش کرو کہ مجھے زیادہ سونے کا موقع ملے۔ پھر فرمایا اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا اور کنتم خیر امۃ الخ اس آیت کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم (یعنی امت مسلمہ) مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو (اور اس مطلب کو ”اخرجت“ سے تعبیر کرنے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک جگہ جم کر کام نہ ہوگا بلکہ دربدر نکلنے کی ضرورت ہوگی) تمہارا کام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ اس کے بعد ”تومنون باللہ“ فرما کر یہ بتلایا گیا ہے کہ اس امر بالمعروف سے خود تمہارے ایمان کو ترقی ہوگی (ورنہ نفس ایمان کا حصول تو ”کنتم خیر امۃ“ ہی سے معلوم ہو چکا ہے) پس دوسروں کی ہدایت کا قصد نہ کرو، اپنے نفع کی نیت کرو۔

(ملفوظات مولانا الیاسؒ)

خیر کی طرف بلانے والی جماعت

④ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾

یعنی تم مسلمانوں میں (ہمیشہ) ایک ایسی جماعت رہنا چاہئے جو خیر کی طرف (لوگوں کو) دعوت کرتی رہے اور اچھی باتوں کی

فرمائش کرتی رہے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے اور (دنیا و آخرت میں) کامیاب یہ ہی لوگ ہیں۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لا یزال طائفة من امتی منصورین علی الحق لا یضرهم من خذلهم

یعنی میری امت میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت (خدمت دین کیلئے) موجود رہے گی جو (منجانب اللہ) منصور (ومؤید) ہوں گے اور حق پر قائم ہوں گے اور جو شخص ان کا ساتھ نہ دے گا وہ (یعنی اس کا ساتھ نہ دینا) ان کے لئے مضر نہ ہوگا۔

(خطباتِ حکیم الاسلام)

حضرت ابو اللیث سمرقندیؒ نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ شروع آیت میں لام امر لگا ہوا ہے یعنی تم میں ایسی جماعت ہونی چاہئے جو بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے روکتی ہو اور اسی فریضہ کو چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ نے اقوام سابقہ کی مذمت فرمائی ہے ارشاد پاک ہے: (تنبیہ الغافلین)

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

اور چاہئے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور منع کرتی رہے برائی سے (پ۴ آل عمران، رکوع ۱۱)

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت کا تعلق "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" سے ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں "امر" کے

معنی "حکم دینا" اور "معروف" کے معنی ہیں "نیکی"، "نہی" کے معنی ہیں "روکنا" اور "منکر" کے معنی ہیں "برائی"۔ فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ جس طرح ہر مسلمان پر نماز روزہ فرض عین ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرض عین ہے کہ اگر وہ دوسرے کو کسی برائی میں مبتلا دیکھے تو اپنی استطاعت کے مطابق اس کو روکے اور منع کرے کہ یہ کام گناہ ہے اس کو نہ کرو۔ لوگوں کو اتنی بات تو معلوم ہے کہ "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" فرض عین ہے، لیکن عام طور پر اسکی تفصیل معلوم نہیں کہ یہ کس وقت فرض ہے اور کس وقت فرض نہیں۔ اور نہ معلوم ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ تو اس فریضہ سے ہی بالکل غافل ہیں۔ وہ لوگ اپنی آنکھوں سے اپنے بیوی بچوں کو اور اپنے دوستوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کو روکنے کی توفیق نہیں ہوتی، اور بعض لوگ اس حکم کو اتنا عام سمجھتے ہیں کہ صبح سے لے کر شام تک انہوں نے دوسروں کو روکنے ٹوکنے کو اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے۔ اس طرح اس آیت پر عمل کرنے میں لوگ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس آیت کا صحیح مطلب معلوم نہیں، اس لئے اس کی تفصیل سمجھنا ضروری ہے۔ (ماہنامہ البلاغ)

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ (التوفی ۱۳۶۲ھ) فرماتے ہیں "دعوت الی الخیر خاص جماعت کا کام ہے، ساری امت کا کام نہیں" (دینی دعوت کے اصول واحکام ص ۲۸۹ طبع ملتان)

اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (التوفی ۱۳۶۹ھ) اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں "یعنی تقویٰ، اعتصام بحبل اللہ، اتحاد و اتفاق، قومی زندگی، اسلامی مواخات یہ سب چیزیں اس وقت باقی رہ سکتی ہیں جبکہ مسلمانوں میں ایک

جماعت خاص دعوت والارشاد کے لئے قائم رہے۔ اس کا وظیفہ یہ ہی ہو کہ اپنے قول و عمل سے دنیا کو قرآن و سنت کی طرف بلائے اور جب لوگوں کو اچھے کاموں میں سست یا برائی میں مبتلا دیکھے تو اس وقت بھلائی کی طرف متوجہ کرنے اور برائی سے روکنے میں اپنے مقدور کے موافق کوتاہی نہ کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام وہ ہی حضرات کر سکتے ہیں جو معروف منکر کا علم رکھنے اور قرآن و سنت کے ساتھ باخبر ہونے کے ساتھ ذی ہوش اور موقع شناس ہوں۔ ورنہ بہت ممکن ہے کہ ایک جاہل آدمی معروف کو منکر یا منکر کو معروف خیال کر کے بجائے اصلاح کے سارا نظام ہی مختل کر دے یا ایک منکر کی اصلاح کا ایسا طریقہ اختیار کرے جو اس سے بھی زیادہ منکرات و حدوث (پیدا ہونے) کا موجب ہو جائے یا نرمی کی جگہ سختی اور سختی کے موقع میں نرمی برتنے لگے۔ شاید اسی لئے مسلمانوں میں سے ایک مخصوص جماعت کو اس منصب پر مامور کیا گیا ہے جو ہر طرح دعوت الی الخیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہل ہو۔

(فوائد عثمانیہ ص۸۱ ق۱)

⑤ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿لَاخَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَجْوَاھُمْ اِلَّامَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْاِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْراً عَظِیْمًا ○﴾

(سورۂ النساء آیت ۱۱۴)

عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی خوبی نہیں مگر جو لوگ صدقہ، کسی نیک کام اور لوگوں میں اصلاح کے لئے سرگوشیاں کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام صرف رضائے الٰہی کے لئے کرے گا ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے۔ (۴:۱۱۴)

محدثین نے اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث روایت کی ہے:

عن ام حبیبة عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال کل کلام ابن آدم عذاب لاثلث الامر بالمعروف والنهی عن المنکر و ذکر اللہ عز وجل۔ (ابن ماجہ)

ام حبیبہؓ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کی ہر گفتگو اس کے لئے عذاب کا باعث ہے۔ بجز تین باتوں کے امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

درسِ تبلیغ احادیث کی روشنی میں

بری قوم کونسی ہے

① ایک حدیث میں آتا ہے کہ بری قوم وہ ہے جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرے۔ (احیاء العلوم)

حفاظت دین کا صلہ

② حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبد اللہ تو اللہ کے دیں کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کریں گے۔ (ریاض الصالحین)

خدا کا نائب کون ہے

③ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا میرے نائبوں پر خدا کی رحمت ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ کے نائب کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نائب وہ لوگ ہیں جو میرے طریقے کو پسند کرتے ہیں اور اس طریقے پر چلنے کی خدا کے بندوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

رحمتِ الٰہی کے نزول کا ذریعہ

۴ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِرْحَمُوْا مَنْ فِیْ الْاَرْضِ یَرْحَمْکُم مَنْ فِیْ السَّمَآء

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

ترغیب تبلیغ

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو۔

(ابن ماجہ بحوالہ شریعت وطریقت ص۹۶)

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الزھد والرقائق" میں سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

دین محمدیہ کہاں تک پھیلے گا

۶ یظهر هذا الدین حتی یجاوز البحار و حتی تخاض البحار بالخیل فی سبیل اللہ تبارك وتعالیٰ

یہ دین پھیلے گا، یہاں تک کہ سمندروں کے پار بھی جائے گا، لوگ اللہ کے راستے میں دریاؤں پر گھوڑے دوڑا دیں گے۔

(کتاب الزہد والرقاق بحوالہ اصلاح نیت ص ۳۸)

فضیلت تبلیغ

۷ حضرت ابو مسعودؓ عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی کا راستہ بتانے والے کیلئے اس پر عمل پیرا ہونے والے کے برابر ثواب ہے۔ (مسلم)

امت محمدیہ کی فضیلت

۸ امام احمد اور ابن ماجہ نے ایک حدیث روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم پر ۷۰ امتوں کی تکمیل ہوئی ہے اور تم ان سب سے افضل ہو۔

دعوت و تبلیغ نہ کرنے پر سوال ہو سکتا ہے!

۹ حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی نے اہمیت تبلیغ میں لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندے سے قیامت کے روز (مختلف) سوالات کئے جائیں گے حتیٰ کہ ایک سوال یہ بھی کیا جائے گا کہ تو نے فلاں کو بُرا کام کرتے دیکھا تو، تو نے اسے کیوں نہ روکا۔ (اہمیت تبلیغ ص۶۵)

مسلمانوں کی دین سے محرومی پر رحم

۱۰ مولانا الیاسؒ نے فرمایا حدیث میں ہے:

من لا یرحم ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

مگر افسوس! لوگوں نے اس حدیث کو بھوک اور فاقہ والوں پر رحم کے ساتھ مخصوص کر لیا ہے اس لئے کہ اس شخص پر تو رحم آتا ہے جو بھوکا ہو، پیاسا ہو، ننگا ہو، مگر مسلمانوں کی دین سے محرومی پر رحم نہیں آتا۔ گویا دنیا کے نقصان کو نقصان سمجھا جاتا ہے لیکن دین کے نقصان کو نقصان نہیں سمجھا جاتا، پھر ہم پر آسمان والا کیوں رحم کرے، جب ہمیں مسلمانوں کی دینی حالت کے ابتر ہونے

پر رحم نہیں، فرمایا ہماری اس تبلیغ کی بنیاد اسی رحم پر ہے اس لئے یہ کام شفقت اور رحم ہی کے ساتھ ہونا چاہئے اگر مبلغ اس لئے تبلیغ کر رہا ہے کہ اس کو اپنے بھائیوں کی دینی حالت کے ابتر ہونے کا صدمہ ہے تو یقیناً وہ رحم اور شفقت کے ساتھ اپنے فریضہ کو انجام دے گا۔ (مولانا الیاسؒ کے ملفوظات)

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے

۱۱ ایک حدیث میں ہے کہ:

كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته

تم میں سے ہر ایک اپنے ماتحت کا نگہبان ہے اور ہر ایک سے اسی کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (اصلاحی خطبات)

بابرکت طبقہ کون سا ہے؟

۱۲ ایک اور جگہ ارشاد نبوی ہے:

فرمایا کہ مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے خیر کے پھیلنے کا ذریعہ بنایا۔ (تنبیہ الغافلین)

امت محمدیہ میں سے کون خارج ہے

۱۳ ایک اور جگہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

فرمایا کہ جو مسلمانوں کے امور کا خیال نہ رکھے (یعنی مسلمانوں کے دین کی فکر نہ رکھے) وہ مسلمانوں میں سے نہیں

(قوت القلوب ج ۲ ص ۱۶۹)

پڑوسی کو برائی سے نہ روکنے کی سزا

۱۴ قیامت کے دن ایک شخص اپنے پڑوسی کیخلاف بارگاہ خداوندی میں دعویٰ کرے گا کہ اے اللہ دنیا میں یہ میرا پڑوسی تھا مگر اس نے مجھے گناہوں میں مبتلا دیکھنے کے باوجود میری اصلاح کی کوشش نہ کی۔ اتنا فرما کر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسی جرم کی سزا میں اس مدعا علیہ (جس پر دعویٰ کیا گیا) کے لئے دوزخ کا فیصلہ فرمادیگا۔ (رسالۃ الصلوٰۃ و احکام تارکھا مؤلف امام احمد بن حنبل)

ایمان کا سب سے کم درجہ کونسا ہے؟

۱۵ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

من راى منكم منكرا فليغيره بيده و ان لم يستطع فبلسانه وان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان

یعنی تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو (کم از کم) دل سے تو اسے برا ضرور جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے۔

(فضائل تبلیغ)

۱۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص کسی ناجائز کام کو ہوتے ہوئے دیکھے اس کو ہاتھ سے بدل دے اور اگر یہ نہ کر سکے تو زبان سے، یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (رواہ مسلم وترمذی وابن ماجہ ونسائی)

ف: استطاعت سے مراد استطاعت شرعیہ ہے ظاہر ہے کہ استطاعت باللسان ہر وقت حاصل ہے، استطاعت نہ ہونے کی تقدیر کب متحقق ہوگی اس سے ثابت ہوا کہ استطاعت سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایسا خطرہ نہ ہو جس کی مقادمت یہ ظن غالب عادتاً نا ممکن ہو۔ (مجالس ابرار)

آئینۂ مومن

۱۷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے بس اگر اپنے بھائی میں کوئی گندی بات دیکھے تو اس سے اس کو (یعنی گندی بات کو یا برے فعل کو) اس طرح دور کر دے جیسے آئینہ داغ دھبہ چہرہ کا صاف کرتا ہے۔ (مجالس ابرار)

برائی کو دیکھ کر روکنا یہ ہے کہ جس طرح کوئی شخص شراب پی رہا ہے تو اس کے آلات خمر توڑ دے اور شراب بہادے یا وہ مزامیر میں فسق وفجور کی حد تک ملوث ہے تو اس کے مزامیر توڑ دے۔ زبان سے روکنے کا مفہوم یہی ہے کہ اسے زجر و توبیخ کرے، وعظ و نصیحت کرے، اسے عار دلانے کی کوشش کرے یا کوئی شخص کوئی چیز غصب کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو اسے مالک کو لوٹانے میں کوشش کرے۔ آخری درجہ یہ ہے کہ کم از کم دل میں تو برا ضرور سمجھے۔ اس پر اس کا چہرہ متغیر ہو جائے اور چہرے پر انقباض آجائے اور اس کی طبعیت میں کراہت پیدا ہو کیونکہ قرآنی آیت اسی پر دلالت کر رہے ہیں لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِم۔ (اہمیت تبلیغ)

یعنی اللہ کے محبوب بندے ساری دنیا کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

۱۸ حضرت جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الخیر اتباع القرآن وسنتی والنهی المنكر عن
عبادة الشیطان

یعنی قرآن و سنت کی اتباع امر بالمعروف ہے اور شیطان کی اتباع سے روکنا نہی عن المنکر ہے۔ (الدر المنثور ص ۶۲ ج ۲)

بہترین لوگ

۱۹ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ بہترین لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا امر بالمعروف کرنے والے اور منکرات سے روکنے والے، اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرانے والے اور صلہ رحمی پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنیوالے۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳)

دعوت و تبلیغ نہ کرنے کی سزا

۲۰ روی عن امامة الباهلی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم کیف أنتم اذا طفی نساء کم وفسق شبابکم وتر کتم جهاد کم قالوا وان ذلك لکائن یا رسول اللہ قال نعم والذی نفسی بیده واشد منه سیکون قالوا ما اشد منه یا رسول اللہ قال کیف انتم اذا لم تامروا بالمعروف ولم تنهوا عن المنکر قالوا و کائن یا رسول اللہ: نعم والذی نفسی بیده واشد منه سیکون قالوا وما اشد منه قال کیف انتم اذا رایتم المعروف منکر والمنکر معروفا قالوا وکائن یا رسول اللہ قال نعم والذی نفسی بیده واشد منه سیکون قالوا وما اشد منه قال کیف انتم اذا امرتم بالمنکر ونهیتم عن المعروف قالوا وکائن ذلك یا رسول اللہ قال نعم والذی نفسی بیده واشد منه سیکون یقول اللہ تعالیٰ بی حلفت لا تحین لهم فتنته یصیر الحلیم فیهاً حیران۔ (مجمع الزوائد ص ۸۰ تا ۸۱ ج ۷)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں باغی ہو جائیں گی، تمہارے جوان فسق وفجور میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ چکے ہو گے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟ فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا اس سے زیادہ سخت کیا مسئلہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرو گے۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا اس سے زیادہ سخت معاملہ کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بھلائی کو برائی اور برائی کو بھلائی سمجھو گے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہونے والا ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس سے زیادہ سخت معاملہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا جب تم نیکی سے روکو گے اور برائی کرنے کی ترغیب دو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اپنی ذات کی قسم کہ میں ان کے لئے ایک ایسا فتنہ تیار کروں گا کہ اس میں دانا شخص حیران ہو کے رہ جائے گا۔

کسی شخص کو ہدایت پر لے آنا اربوں روپیہ خرچ کرنے سے بہتر ہے!

۲۱ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی! اگر تو کافروں کو قتل کرلے تو اس سے بہتر ایک کافر کو مسلمان کرنا ہے۔

اس طرح ایک اور موقع پر فرمایا کہ اے علی ایک آدمی کا کلمہ پڑھنا سرخ اونٹنی سے بہتر ہے۔ ایک اور روایت میں فرمایا کہ دنیا و ما فیھا سے بہتر ہے۔

(تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات)

۲۲ حدیث کی کتابوں میں دور آخر کے بارہ میں بہت سی پیشین گوئیاں ہیں، انہی میں سے ایک پیشین گوئی وہ ہے جس کو امام احمد اور دوسرے محدثین نے نقل کیا ہے:

عن مقداد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبقى علىٰ ظهر الارض بيت مدر ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام

حضرت مقداد کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ زمین کی سطح پر کوئی خیمہ یا گھر باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ اللہ اس میں اسلام کے کلمہ کو داخل کر دے گا۔

(مشکوٰۃ جز اول ص ۲۰)

فضائل تبلیغ

۱ ایک حدیث میں آتا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن ایسے ہونگے جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا۔ نہ انکو حساب وکتاب دینا پڑے گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو لوگوں کو نماز کے لئے بلاتا ہو صرف اللہ کے

واسطے۔ (طبرانی بحوالہ فضائل اعمال)

۲ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو ھدایت (والے راستے) کی طرف بلاتا ہے اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر حصہ ملتا ہے جو اس کی اتباع کرتے ہیں اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (ریاض الصالحین)

۳ ایک ہے دنیا کی دوڑ ایک ہے آخرت کی دوڑ دنیا کی دوڑ تو یہ ہے کہ کوئی کھوکھہ لگاتا ہے کوئی دوکان لگاتا ہے، کوئی کارخانہ لگاتا ہے، یہ تو دنیا کی دوڑ ہے، اور آخرت کی دوڑ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں اوپر درجے والی حور کا حسن اور ہوگا اور نیچے درجے والی حور کا حسن اور ہوگا۔ آخرت کی دوڑ یہ ہے کہ ایک جنت اپنی نماز روزہ پڑھنے والوں کی ہے اور ایک وہ جنت ہے جو ان لوگوں کے لئے اللہ نے بنائی ہے جو اپنی نماز پڑھنے کے ساتھ دوسروں کی نماز کی فکر کرتے ہیں اور اس جنت کا نام ہے جنت الفردوس۔

اسی لئے امام شعرانیؒ نے تنبیہ المغترین میں لکھا ہے کہ کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ جنت فردوس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ اس کی چھت اللہ کا عرش ہوگا۔ (تنبیہ المغترین)

۴ بندہ نے بھائی عبد القیوم صاحب دامت برکاتہم سے یہ حدیث سنی ارشاد فرمایا کہ ایک موقع پر عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے سارے مدینہ والوں کی دعوت رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے جاتے جاتے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک صحابی کو دیکھا جو کچھ سوچ رہے تھے آپ ﷺ بڑے حیران ہوئے، پوچھا کہ کیا سوچ رہے ہو۔ کہا اے اللہ کے رسول میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میرے والدین کس طرح کلمہ پڑھ کر جہنم کی آگ سے بچ جائیں، یہ سننا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عبد الرحمٰن سارے مدینے والوں کی دعوت کردے تو تیری سوچ

(کے ثواب) تک نہیں پہنچ سکتا۔

۵ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا کہ اے اللہ آپ داعی کو کیا دیں گے؟ تو فرمایا کہ اے موسیٰ میں داعی کو اسکے ایک ایک بول پر ایک سال کی عبادت کا ثواب دونگا۔ (احیاء العلوم و کیمیائے سعادت و مکاشفۃ القلوب)

۶ جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو اس کے جسم پر مکھی کے سر کے برابر بھی گناہ باقی نہیں رہتا۔ (سمعت شیخ طارق جمیل)

۷ ایک گھڑی اللہ کے راستے میں گزارنا ۷۰ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (سمعت شیخ طارق جمیل)

۸ اللہ کے راستے کی شب بیداری ۱۰۰۰ دن کے روزہ سے ۱۰۰۰ شب کی عبادت سے افضل ہے۔ (سمعت شیخ طارق جمیل)

ایک اللہ والے سے کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ تبلیغ والے جو کہتے ہیں اللہ کے راستے میں اتنا اتنا اجر و ثواب ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟ تو فرمایا بھائی یہ تو بیچارے کم بتاتے ہیں اس راستے میں تو قدم قدم پر اللہ ملتا ہے۔

۹ ابو اللیث سمرقندیؒ نے لکھا ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا شام لگانا کل روئے زمین اور اس کی ساری دولتوں سے بہتر ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

۱۰ ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

ان فی الجنۃ الحور ایقال لہا عینا عن یمینہا سبعون الف خادم عن یسارہا سبعون الف خادم

جنت میں ایک حور ہے جس کا نام عینا ہے اس کے دائیں طرف ۷۰ ہزار خادم چلتے ہیں اس کے بائیں طرف بھی ۷۰ ہزار خادم چلتے ہیں (یعنی وہ ۱،۴۰،۰۰۰ ایک لاکھ چالیس ہزار

خادموں کے بیچ میں بڑی شان و شوکت سے چلتی ہے)

جنت کی حوروں کی قرآن میں حدیث میں جگہ جگہ صفات بیان کی گئی ہیں ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِیْن كَاَنَّ هُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ

ہم تمہارا نکاح موٹی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے گویاکہ وہ یاقوت اور مرجان کی طرح ہو گی۔

عُرُباً اَتْرَاباً انتہائی محبت کرنے والی ہم عمر عورتیں۔

كَوَاعِبَ اَتْرَاباً ○ اٹھے ہوئے سینے والی ہم عمر عورتیں۔

اسی طرح مختلف احادیث میں آتا ہے کہ جنت کی حوروں کو اللہ تعالیٰ اتنا حسن عطا فرمائیں گے:

۱۔ ان کے چہرے کا نور سورج کی طرح چمکتا ہو گا۔

۲۔ ان کے دانتوں کی چمک کی وجہ سے ساری جنت روشن ہو جایا کرے گی۔

۳۔ اگر وہ اپنی کلائی کو سورج کی سامنے کر دے تو اس کے نور کی وجہ سے سورج بے نور نظر آئے گا۔

۴۔ اگر اسکا ایک بال آسمان دنیا پر آجائے تو ساری دنیا اسکے بال کی چمک و نور کی وجہ سے روشن ہو جائے گی۔

۵۔ اگر وہ اپنا دوپٹہ آسمان دنیا پر لہرا دے تو ساری دنیا خوشبو سے معطر ہو جائے گی۔

۶۔ جنتی اسکے چہرے کے طرف دیکھے گا تو اسے اپنا چہرہ نظر آئے گا، کیونکہ اسکا جسم شیشے کی طرح شفاف ہو گا۔

۷۔ جنتی اسکی پشت پر ہاتھ رکھے گا اور سینے کی طرف سے دیکھے گا تو اپنا ہاتھ نظر آجائے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی خوبصورت حور کو اللہ نے کس شخص کے لئے بنایا ہے۔ تو اس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ حور اعلان کرتی ہے:

این الامرون بالمعروف والناهون عن المنكر انی لكل من امر بالمعروف ونهى عن المنكر

بھلائیوں کے پھیلانے والے اور برائیوں کے مٹانے والے کہاں ہیں۔ اللہ نے میرا نکاح اسکے ساتھ کر دیا ہے جو دنیا میں بھلائی پھیلائیوں کو پھیلاتے ہیں اور برائیوں کو مٹاتے ہیں۔

(جنت کے حسین مناظر)

⑪ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ قوم نہ بتاؤں جو نہ تو نبی ہو گی نہ شہداء لیکن قیامت کے دن انبیاء و شہداء ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے یہ لوگ نور کے منبروں پر ہونگے صحابہ نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے (یعنی کس صف کی وجہ سے ان کو اتنا اعلیٰ مقام ملا ہو گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو اللہ کے بندوں کو اللہ کا دوست بنائیں گے اور زمین پر امر بالمعروف کرتے ہوئے چلتے ہوں گے۔

(احیاء العلوم و حیاة الصحابہ)

⑫ راہ خدا میں عبادت کرنے کا ثواب:

عن خزيم بن تاتك رفعه من انفق نفقة فی سبيل الله كتب الله له سبع مائة ضعف

(الترمذی والنسائی بحوالہ مجالس ابرار)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے واسطے ۷۰۰ گنا ثواب اس کے

بدلے میں لکھتے ہیں۔

(۱۳) حضور نبی علیہ السلام نے فرمایا:

ان اللہ وملائکتہ واهل السموات والارض حتی نملة فی جحرهاحتی الحوت لیصلون علی معلم الدرس الخیر

بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمین کے بسنے والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں سمندر میں بھلائی کا سبق دینیوالے پر سلام بھیجتے ہیں۔ (مشکوۃ ص ۳۲)

(۱۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ عام ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے اس کے لئے ہر مومن مرد و عورت کے حساب سے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (معجم الکبیر)

جمیع مؤمنین ومؤمنات کے لئے دعائے مغفرت کے بہترین الفاظ وہ ہیں جو قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نقل کیے گئے ہیں:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾

اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور تمام ہی ایمان والوں کی مغفرت فرمادے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو بندہ عام مؤمنین ومؤمنات کے لئے ہر روز (۲۷ دفعہ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دعا کرے گا وہ اللہ کے ان

مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیاوالوں کو رزق ملتا ہے۔

(معجم البیر للطبرانی بحوالہ معارف الحدیث)

(۱۵) ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک جنتی اپنی جنت سے سیر کے لئے نکلے گا تو اس کے چہرے کا نور سورج کی طرح چمک رہا ہو گا تو ایک دوسرا جنتی اللہ سے پوچھے گا کہ اے اللہ یہ نور کیسا ہے اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں جنتی کے چہرے کا نور ہے وہ کہے گا کہ اے اللہ اس کو ایسا (یہ) نور کیسے ملا اس سے کہا جائے گا کہ تو اپنے گھر میں آرام سے بیٹھتا تھا اور یہ میرے راستے میں در در پھرتا تھا۔ (صبح کا ستارہ (یہ رسالہ امام غزالی نے لکھا ہے اور یہ رسالہ جنت کے مناظر پر ہے))

(۱۶) جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے تو حتی یبقی علیه مثل جناح بعوضة اس کے جسم پر مکھی کے سر کے برابر بھی گناہ باقی نہیں رہتا۔

(سمعت شیخ طارق جمیل)

(۱۷) لموقف ساعة فی سبیل اللہ خیر من قیام عمرة (ایضاً)

ایک گھڑی اللہ کے راستے میں لگانا ساری زندگی کی عبادت سے افضل ہے۔

(۱۸) لموقف ساعة فی سبیل اللہ خیرمن قیام لیلة القدر عند الحجر الاسود

ایک گھڑی اللہ کے راستے میں لگانا حجر اسود کے سامنے شب قدر والی عظیم رات کی عبادت سے افضل ہے۔

(۱۹) امام مالکؒ نے مرض الوفات کے موقع پر چھ نایاب احادیث بیان کرتے تھے فرمایا کہ کسی شخص کو نماز کے مسائل بتانا روئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ اور کسی کی دینی الجھن دور کر دینا سوج کرنے سے

افضل ہے۔ اور ابن شہاب زُہریؒ کی روایت سے بتایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے یحیٰی بن یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس گفتگو کے بعد امام مالکؒ نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ (تذکرۃ المحدثین)

تین لاکھ حوروں سے نکاح

⑳ حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مشرکین سے جنگ کے بغیر بھی جہاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، اے ابو بکرؓ اللہ تعالیٰ کے ایسے مجاہدین بھی زمین پر ہیں جو کہ ان شہداء سے افضل ہیں جو زندہ ہیں انہیں روزی ملتی ہے یہ زمین پر چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ آسمان سے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں۔ اُن کے لئے جنت سجائی جاتی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نیکی کا حکم کرنے والے، برائی سے روکنے والے، اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر دشمنی رکھنے والے۔ پھر ارشاد فرمایا، اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بندہ بلند ترین مکان میں ہوگا جو شہداء کے مکانات سے بلند ہوگا۔ ہر مکان کے تین سو ۳۰۰ دروازے ہوں گے۔ یاقوت اور سبز زمرد کے ہر دروازے پر روشنی ہوگی۔ ایسا آدمی تین لاکھ حوروں سے نکاح کرے گا، جو انتہائی پاک باز اور خوبصورت ہوں گی، جب بھی وہ کسی ایک کی طرف دیکھے گا، تو وہ کہے گی، آپ نے فلاں دن اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور آپ نے اس طرح نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا، الغرض جب بھی کسی حور کی طرف دیکھے گا تو وہ

نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کی وجہ سے اس کا ایک اعلیٰ مقام بتائے گی۔

(احیاء العلوم و مکاشفۃ القلوب)

جنت الفردوس کس کی منتظر ہے

㉑ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جنت الفردوس خاص اس شخص کے لئے ہے جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہے۔

(تنبیہ المغترین)

ویسے تو ہر ایمان والا جنت میں جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک جنت ایسی بنائی ہے جس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے ایک جنت اللہ نے بنائی ہے اپنے امر کُن کے ساتھ وہ بن گئی۔ ایک جنت اللہ نے بنائی ہے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کا نام جنت الفردوس رکھا ہے۔ اس میں بھی سو درجے ہیں۔ اور ایک دوسرے درجے کے درمیان اتنا سفر ہے جتنا زمین و آسمان کا فاصلہ ہے اور وہ جنت اتنی اونچی ہے کہ نیچے والے جنتی جب اس جنت کو دیکھیں گے تو ان کو اسطرح نظر آئیں گے جس طرح آسمان پر ہمیں آج ایک ستارہ نظر آتا ہے تو نیچے والے جنتی کہیں گے وہ جنت الفردوس ہے۔ اس کا درجہ سب سے اونچا ہے ایک تو اللہ نے بنایا اپنے ہاتھ سے پھر اس پر مہر لگادی کسی کو نہیں دکھایا:

لم یرھا احد من خلفه لا نبی مرسل ولا ملك مقرب
ویفتحھا کل یوم خمس مرات

کسی نے نہیں دیکھا نہ کسی نبی نے نہ کسی فرشتے نے وہ بند ہے
اور اللہ تعالیٰ دن میں پانچ دفعہ اس کو کہتا ہے:

اے جنت میرے دوستوں کے لئے خوشبو دار ہو جا۔ پاکیزہ ہو جا، خوبصورت ہو جا، پانچ دفعہ اللہ اس کو سجاتا ہے، پانچ دفعہ اس کو خوشبو لگاتا ہے،

پانچ دفعہ اس کو خوبصورت بناتا ہے، پھر اس کے جو اللہ نے گھر بنائے قصور وہ عام جنت کی طرح نہیں بنائے، عام جنتوں میں ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی اس میں اللہ نے وہ گھر بنائے اس میں **لبنه من ياقوته حمراء** ایک اینٹ سرخ یاقوت کی **ولبنه من زمردة خضراء** ایک اینٹ سبز زمرد کی **لبنه من لؤ لؤ بيضاء** ایک اینٹ سفید موتی کی **ملاطها المسك** کستوری مشک گارابنایا۔ **حصباء ها اللؤ لؤ** موتیوں کے پتھر کے ساتھ موتیوں کو پتھر بنایا اور اس سے راستے بنائے۔

بطحاء ها ياقوت یاقوت کے وہاں چھوٹے چھوٹے ٹیلے بنادیئے۔ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں، آپ کے ہاں بھی پہاڑ ہیں۔ جنت میں یاقوت کی پہاڑیاں ہیں اور **حشيشها الزعفران** اس میں گھاس زعفران بنایا۔ **وسقفها عرش الرحمن** اور اپنے عرش کو اس کے لئے چھت بنایا۔ اللہ نے جتنی مخلوق پیدا کی ہے اس میں عرش سب سے زیادہ خوبصورت اللہ کی مخلوق ہے تو جنت الفردوس کا ہر محل اس کی چھت اللہ کا عرش بنے گا باقی جنتوں کے لئے نہیں، جنت الفردوس کے لئے۔ جنت الفردوس کے لئے اللہ تعالیٰ کا عرش ان گھروں کی ان محلوں کی چھت بنے گا جن کو اللہ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے گا۔

تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے راستے میں پھرنے والا ہر قدم جنت کے کتنے درجوں کو طے کرتا ہے، ایک ایک قدم پر جنت کے کتنے درجات طے ہوتے ہیں، یہ وہ راستہ ہے کہ اس کے گرد و غبار کو بھی جنت کی خوشبو بنایا جائیگا تو اس کے اعمال کی کیا قیمت لگے گی۔

(۲۲) ایک آدمی آیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

كيف لى ان انفقت من مالى حتى ابلغ به درجة

المجاهد فى سبيل الله

کیا خیال ہے آپکا میں اپنے مال میں سے اپنی دولت میں سے کچھ اللہ کے نام پر اگر خرچ کردوں تو مجھے اللہ کے راستے میں جانے کا ثواب ملے گا۔

آپ نے پوچھا **و مالك** تیرے پاس کتنے پیسے ہیں؟ اس نے کہا **ستته الاف** میرے پاس چھ ہزار ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

لو تصدقت بها لو كان عدل نومه الغازى فى سبيل الله

اگر تو اپنے سارے پیسے خرچ کردے تو تیرے مقابلے میں جو آدمی اللہ کے راستے میں سویا ہوا ہے کوئی عمل بھی نہیں کر رہا، سویا ہوا ہے اس کو جتنا ثواب ملے گا اتنا بھی نہیں مل سکتا۔

اگر تم سارا بھی خرچ کردو تو اللہ کے راستے میں جو سویا پڑا ہے اس کی نیند کے ثواب کو بھی نہیں حاصل کر سکتے۔ تو بھی جو دعوت دے گا، گشت کرے گا مال لگائے گا، پریشان پھرے گا اس کو کیا کچھ ملے گا۔

(۲۳) ایک اور حدیث میں آتا ہے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں انہوں نے تیس غلام آزاد کئے ایک غلام آزاد کریں تو آدمی دوزخ سے نجات پاتا ہے ایک آدمی ان کو حیران ہو کر دیکھنے لگا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ کر کہا:

اولا اخبرك باقول مما صنعت، بينما رجل دابته يسير فى سبيل الله

میں تمہیں اور بڑا عمل بتاؤں جو میں نے ابھی تیس غلام آزاد کیے ہیں ان سے بڑا عمل بتاؤں؟ کہا ضرور بتائیں، آپ نے کہا

کہ ایک آدمی اللہ کے راستے میں جارہا ہے وہ اپنی سواری پر ہے گھوڑا ہے، اونٹ ہے یا گدھا ہے کسی سواری پر جارہا ہے اور لکڑی اس کے ہاتھ میں ہے تو چلتے چلتے اس کے ہاتھ سے گر گئی اس سوار کو لکڑی کے اٹھانے کی وجہ سے تکلیف پر جو اجر ملے گا وہ ۳۰۰ غلام آزاد کرنے سے زیادہ ہوگا۔

(بیاناتِ مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم)

(۲۴) عن ابی عبس رفعه ما اغبرت قد ما عبد فی سبیل الله فتمسه النار

(بخاری ترمذی' نسائی بحوالہ مجالس الابرار)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کے راستہ میں کسی بندے کے پیر غبار آلود ہوں اور ان کو آگ چھولے ایسا نہیں ہوگا

ف: اللہ کی راہ میں دینی تعلیم، تبلیغ، جہاد کسی حاجتمند کی امداد کرنے میں چلنا سب داخل ہے۔

(۲۵) آپ ﷺ نے فرمایا اس امت کے آخیر میں ایک ایسی قوم ہوگی جن کا اجر اسی طرح ہوگا جس طرح ان سے پہلے والوں کو اجر ملے گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے اور وہ فتنہ پیدا کرنے والوں سے جہاد کریں گے۔

(ابن ماجہ)

(۲۶) اسی طرح ابن ماجہ میں ایک اور حدیث اس سے ملتی جلتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اے میرے صحابہ) تمہیں اللہ کی قسم ہے کہ نیکیوں کا حکم کرو اور برائیوں سے روکو! اس وقت حسن عمل (یعنی دعوت تبلیغ) کرنے والوں کے لئے پچاس آدمیوں کا ثواب ہوگا، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اس

وقت کے پچاس آدمیوں کا ثواب۔ آپ نے فرمایا بلکہ تم جیسے پچاس آدمیوں کا ثواب۔ اس حدیث کے آخری فقرے کی عربی عبارت یہ ہے:

وللعامل فیهن اجر خمیسین رجلا یعملون مثل عمله قالوا یا رسول الله اجر خمسین منهم قال اجر خمسین منکم۔

(۲۷) ایک اللہ والے نے فرمایا کہ جو شخص دین کی بات بتائے یا پوچھے اس کو ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔

(مجالس ابرار)

(۲۸) حضرت ابن عطاءؒ نے فرمایا کہ مسلمان کو نفع پہنچانے کے لئے سعی کرنے والے کے نامہ اعمال میں ساٹھ برس کے عابد کی عبادت سے زیادہ ثواب لکھا جاتا ہے۔

(بحوالہ تجلی روح)

(۲۹) بقول ایک اللہ والے کے ایک گھڑی دین کی فکر کرنے سے ۷۰ سال کی عبادت کی نورانیت اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

راہ حق میں جان دینے والے کی لاش ۴ ماہ بعد بھی تروتازہ نکلی

ملتان (بیورو رپورٹ) چار ماہ قبل تیزرو کے حادثے میں جاں بحق ہونے والے آخری نامعلوم شخص کی لاش امانتاً دفن کی گئی، لاش ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کے حکم پر نشتر ہسپتال کے قبرستان سے قبر کشائی کے بعد جب نکال کر لواحقین کے حوالہ کی گئی تو نعش دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ تفصیل کے مطابق کرم ایجنسی کے گاؤں سخی زئی کا (۳۵) سالہ سردار خان ۳ مارچ، ۱۹۹۷ء کو کرم ایجنسی سے چار ماہ کے تبلیغی دورہ پر جانے کے لئے پہلے رائے ونڈ پہنچا اور وہاں سے تیزرو میں سکھر کیلئے روانہ ہوا جو مہر شاہ ریلوے اسٹیشن کے قریب حادثے کا

شکار ہو گئی جس میں سردار خان بھی تبلیغی جماعت کے دیگر ارکان کے ہمراہ جاں بحق ہو گیا۔ اس کی لاش ورثاء کے انتظار میں کئی دن تک نشتر ہسپتال کے سرد خانے میں پڑی رہی جسے طویل انتظار کے بعد امانتاً نشتر ہسپتال کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ بعد ازاں سردار خان کے بھائی سنک خان ولد بادشاہ نور نے نشتر ہسپتال ملتان رابطہ کیا تو اسے سردار خان کی لاش کی فوٹو دکھائی گئی تو وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ ڈسٹرک مجسٹریٹ کے حکم پر بالآخر سردار سعید احمد گورچانی کنٹونمنٹ مجسٹریٹ، پروفیسر شعبہ اناٹومی نشتر ہسپتال ڈاکٹر نصرت پاشا کی نگرانی میں قبر کشائی کی گئی۔ تابوت قبر سے باہر آیا تو سب خدا کی قدرت پر حیران رہ گئے کہ نعش سے ذرہ بھر بھی بدبو نہیں آ رہی تھی اور لکڑی کا تابوت بھی بالکل صحیح حالت میں تھا۔

قابل غور اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ سردار خان نامی شخص رائے ونڈ سے سکھر کے لئے تبلیغی دورے یعنی اللہ کے راستے پر چلتے ہوئے دوران سفر ہی حادثہ میں انتقال کر گیا تو اللہ نے اس کو یہ اجر دے رکھا تھا کہ چار ماہ میں اس کی لاش کو کچھ نہیں ہوا، اور دفن ہونے کے باوجود ترو تازہ رہی اور ان بزرگان دین کے بارے میں کیا کہیں گے جو قبروں میں ہیں لیکن جن کی پوری زندگی اللہ کے راستے میں اطاعت، عبادت، محبت اور تبلیغ واشاعت دین میں گزری۔

(طرز دلبری ص۱۱۸ تا ۱۱۹)

دعوتِ تبلیغ نہ کرنے پر وعیدیں احادیث کی روشنی میں

① نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص

کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اُس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دُنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

میرے مخلص بزرگو! اور ترقیٔ اسلام و مسلمین کے خواہشمند دوستو! یہ ہیں مسلمانوں کی تباہی کے اسباب اور روز افزوں بربادی کی وجوہ۔ ہر شخص اجنبیوں کو نہیں، برابر والوں کو نہیں، اپنے گھر کے لوگوں کو، اپنے چھوٹوں کو، اپنی اولاد کو، اپنے ماتحتوں کو ایک لحہ اس نظر سے دیکھ لے کہ کتنے کھلے ہوئے معاصی میں وہ لوگ مبتلا ہیں۔ اور آپ حضرات اپنی ذاتی وجاہت اور اثر سے انکو روکتے ہیں یا نہیں؟ روکنے کو چھوڑیئے روکنے کا ارادہ بھی کر لیتے ہیں یا نہیں؟ یا اپنے دل میں کسی وقت اسکا خطرہ بھی گزر جاتا ہے کہ یہ لاڈلا بیٹا کیا کر رہا ہے۔ اگر وہ حکومت کا کوئی جرم کرتا ہے، جرم بھی نہیں سیاسی مجالس میں شرکت ہی کر رہا ہے۔ تو آپکو فکر ہوتی ہے کہ کہیں ہم ملوث نہ ہو جائیں۔ اس کو تنبیہ کی جاتی ہے اور اپنی صفائی اور تبری کی تدبیریں اختیار کی جاتی ہیں، مگر کہیں احکم الحاکمین کے مجرم کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جاتا ہے جو معمولی حاکم عارضی کے مجرم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

ایسے بہت سے لوگ ملیں گے جو اپنے لڑکے سے اسلئے ناخوش ہیں کہ وہ مہدی ہے گھر پڑا رہتا ہے، ملازمت کی سعی نہیں کرتا ہے یا دوکان کا کام تندہی سے نہیں کرتا ہے لیکن ایسے لوگ بہت کم ملیں گے جو لڑکے سے اسلئے ناراض ہوں کہ وہ جماعت کی پرواہ نہیں کرتا یا نماز قضا کر دیتا ہے۔

حالانکہ احادیث میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سختی سے حکم دیا گیا ہے ایک حدیث میں وارد ہے کہ حضور ﷺ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے جوش میں

اٹھ کر بیٹھ گئے اور قسم کھا کر فرمایا کہ تم نجات نہیں پاؤ گے جب تک کہ ان کو ظلم سے نہ روک دو۔

② ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اور ظالموں کو ظلم سے روکتے رہو اور حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو ورنہ تمہارے قلوب بھی اسی طرح خلط کر دیئے جائینگے جسطرح ان پر یعنی بنی اسرائیل پر لعنت ہوئی۔ قرآن پاک کی آیت تائید میں اس لئے پڑھیں کہ ان آیات شریفہ میں ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے اور سبب لعنت منجملہ اور اسباب کے یہ بھی ہے کہ وہ منکرات سے ایک دوسرے کو نہیں روکتے تھے۔ (فضائل اعمال ص ۵۱۳)

دُرِّ منثور میں بروایت ترمذی حضرت حذیفہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ اللہ جل جلالہ، اپنا عذاب تم پر مسلط کر دیں گے پھر تم دعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہو گی۔

یہاں پہنچ کر میرے بزرگ اوّل یہ سوچ لیں کہ ہم لوگ اللہ کی کس قدر نافرمانیاں کرتے ہیں پھر معلوم ہو جائے گا کہ ہماری کوششیں بیکار کیوں جاتی ہیں، ہماری دُعائیں بے اثر کیوں رہتی ہیں۔ ہم اپنی ترقی کے بیج بو رہے ہیں یا تنزلی کے۔ (در منثور بحوالہ فضائل تبلیغ)

کٹے ہوئے کانوں والا بہرہ

③ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسی کو پتہ چلا کہ فلان شخص کسی برے کام میں ملوث ہے اور پھر باوجود قدرت کے وہ اسے نہ روکے تو قیامت کے دن وہ کٹے ہوئے کانوں والی شکل میں ہو گا۔ (تنبیہ المغترین)

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو وحی فرمائی: میں تمہارے علاقے میں چالیس ہزار نیک اور ساٹھ ہزار بُرے آدمیوں کو ہلاک کرنے لگا ہوں۔ عرض کیا اے رب تعالیٰ یہ بُرے تو ٹھیک (قابل ہلاک ہیں) مگر نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کرتے ہیں؟ فرمایا: وہ میرے نزدیک غضب کی وجہ سے غضب ناک نہیں ہوئے، بُرے لوگوں کے ساتھ کھانا پینا رکھتے تھے۔

(مکاشفۃ القلوب و احیاء العلوم)

④ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کے خطبات میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے۔

امر الله عزوجل الى جبرائيل عليه السلام
اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا
ان اقلب مدينة كذا وكذا باهلها
کہ جایئے فلاں بستی کو تباہ کر دیجئے، الٹ دیجئے،
قال يا ربى ان فيه عندك فلانا لم يعصك طرفته عين
کہا اے رب اس میں تیرا ایک فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کے برابر تیری نافرمانی نہیں کی،
قال ، فقال اقلبها عليه فعليهم
اللہ فرمائیں گے جاؤ پوری بستی کو تباہ کر دو اس نیک ولی کو بھی تباہ کر دو۔
فان وجه لم يتمعر فى ساعته قط
اس لئے کہ وہ اللہ کی نافرمانی دیکھتا تھا اور سنتا تھا مگر اس کے چہرے کا رنگ بھی نہیں بدلتا تھا اس لئے جاؤ اس کو بھی تباہ کر دو۔ (تسہیل المواعظ ص ۱۱۱ ج ۱ بحوالہ خطباتِ مجاہد)

خدا کے بندوں کو خدا کا پیار ابنانا یہ اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے ' ایک مضمون

لوگوں کو نفع پہنچانے والا اللہ کا محبوب ہے

صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ای الناس احب الی اللہ؟ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب بندہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انفع الناس للناس کہ وہ شخص اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔ (طبرانی وترغیب وترہیب)

معلوم ہوا کہ دوسروں کو نفع پہنچانا کتنی بڑی عبادت ہے اس کی بدولت بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

محبوب خدا کون ہے؟

نے ایک مرتبہ پوچھا اے اللہ مخلوق میں سب سے پیارا تجھے کون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وہ انسان جو دوسروں کے کانٹا چبھنے پر بھی غمگین ہو۔

(مکتوباتِ فقیر ص ۵۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ خدا کو وہی افراد محبوب ہیں جو اس کے بندوں میں خدا کی محبت پیدا کرتے ہیں اور انہیں خدا کا محبوب بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ روئے زمین پر ہر شخص کے ساتھ خیر خواہی کے ساتھ گامزن ہیں۔ (عوارف المعارف ص ۱۲۲)

مذکورہ حدیث شریف میں جو بیان کیا گیا ہے وہ مشائخ کا مرتبہ ہے۔ وہ خدا کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور در حقیقت خدا کے بندوں میں خدا کی محبت کا رشتہ جوڑتے ہیں، یہاں تک کہ خدا بھی ان سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اسی بناء پر طریقہ صوفیہ میں شیخ کا مرتبہ ایک اعلیٰ مرتبہ ہے۔ بلکہ خدائی دعوت کے سلسلے میں وہ پیغمبروں کی قائم مقامی کرتے ہیں۔ شیخ اپنے مرید میں خدائی محبت اس طرح پیدا کرتا ہے کہ وہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے راستے پر لگا دیتا ہے چنانچہ جو صحیح طریقہ سے آپ کی اتباع کرے اس سے خدا بھی محبت کرے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے

فَاِنَّ اَحَبَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ حَبَّبَ اللّٰهَ اِلَى عِبَادِهٖ وَحَبَّبَ عَبَادَ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ الدَّاعِىْ وَالْمُبَلِّغُ

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو اللہ کے نزدیک پیارا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے نزدیک اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارا اور محبوب بنائے اور وہ شخص دعوت و تبلیغ کرنے والا ہے۔ (ارشاداتِ مجدد الف ثانیؒ)

حضرت انسؓ کا قول

حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ قوم نہ بتادوں جو نہ تو نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن بروز قیامت انبیاء اور شہداء اُن کے مراتب پر غبطہ کریں گے۔ اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کی طرف سے نور کے ممبروں پر ہوں گے اور پہچانے جا رہے ہوں گے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کے بندوں کو اللہ کا دوست بنائیں گے اور اللہ کو اس کے بندوں کا دوست بنائیں گے اور زمین پر امر بالمعروف کرتے ہوئے چلتے ہیں، انسؓ فرماتے ہیں میں نے کہا یہ بات کہ اللہ پاک کو اللہ کے بندوں کا محبوب بنادے (یہ تو ٹھیک ہے) مگر یہ لوگ اللہ کے بندوں کو اللہ کا محبوب کیسے بنادیتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا لوگوں کو ان باتوں کو حکم دیتے ہیں جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ان باتوں سے منع کرتے ہیں جن کو اللہ ناپسند کرتا ہے، جب لوگ ان کا کہنا مان لیتے ہین تو ان کو اللہ عزوجل دوست بنالیتا ہے۔ (حیاۃ الصحابہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے اللہ کے بڑے پیارے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت اُس کے بندوں سے اور بندوں کی محبت اللہ تعالیٰ سے کرائیں اور نصیحت کے ساتھ وہ زمین پر چلتے ہیں۔ (عوارف المعارف)

اللہ کے ہاں سب سے محبوب عمل

ایک موقع پر ایک صحابی نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ہاں سب سے محبوب عمل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، پھر کونسا عمل ہے، ارشانبوی ﷺ ہوا کہ صلہ رحمی کرنا وہ سائل صحابی کہنے لگے اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو محبوب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی کی (اچھی بات کی دعوت و تبلیغ کی) تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔

(تنبیہ الغافلین)

ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو اللہ کے قریب کرو۔ (منہاج القاصدین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ یَّضُرُّ النَّاسَ

لوگوں میں بہترین وہ ہے جو لوگوں کو نفع دے اور بدترین وہ ہے جو لوگوں کو دکھ دے۔

کنزالعمال میں ایک حدیث لکھی ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم خدا کے بندوں کو اپنی بات سے خدا کا پیار ابنادو خدا تمہیں اپنا پیار ابنالیں گے۔ (کنزالاعمال)

اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کا آسان راستہ

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ایک روایت لکھی ہے کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے اللہ آپ کی محبت کو حاصل کرنیکا آسان راستہ کونسا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے داؤد تو لوگوں کو مجھ سے قریب کر میں تجھے اپنا محبوب بنالوں گا۔

مضمونِ ہٰذا سے متعلق ایک بزرگ کا قول

مقام قطبیت کو حاصل کرنے کا راستہ

امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے مقام قطبیت حاصل کرنے کی ایک تدبیر لکھی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی زمین پر جہاں جہاں جو جو معروفات مٹے ہوئے ہیں اور وہ مردہ ہوگئے ہیں ان کا تصور کرے پھر دل میں ان کے مٹنے کا ایک درد محسوس کرے اور پورے الحاح اور تضرع کے ساتھ ان کے زندہ اور رائج کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اپنی قلبی قوت کو بھی ان کے احیاء کیلئے استعمال کرے اور پھر ان کے فروغ کی وجہ سے جو منکرات پھیلے ہوئے ہیں

ان کا بھی دھیان کرے اور پھر ان کے فروغ کی وجہ سے اپنے اندر ایک سوزش اور دکھ محسوس کرے بھرپورے تضرع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ان کو مٹا دینے کے لئے دعا کرے اور اپنی ہمت و توجہ کو بھی ان کے استیصال کے لئے استعمال کرے۔

امام عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ جو شخص ایسا کرتا رہے گا انشاء اللہ وہ قطبِ عصر ہو گا۔ (ملفوظاتِ مولوی الیاسؒ ص ٦٨)

> اسی ملفوظ کو عبد الوہاب صاحب دامت برکاتہم نے اس انداز میں فرمایا کہ امام شعرانیؒ نے فرمایا جب احکامات مٹ رہے ہوں تو جو شخص ان احکامات کو زندہ کرنے کی محنت کرے گا اور اپنے آپ کو اس میں کھپائے گا اور اسکا یہ جذبہ بن جائے کہ اللہ کے احکامات مٹنے پر میں کیوں نہ مٹا تو وہ شخص اپنے دور کا قطب ہو گا۔ (سمعت عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم)

خدا کے بندوں کو خدا کا پیارا ابنانا' یہ حصولِ محبت الٰہی کا ذریعہ ہے' مضمون ہٰذا پر واقعات

مولانا محمد یوسف صاحبؒ کا واقعہ

۱ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بچپن میں میزان و منشعب پڑھ رہے تھے تو حضرت جی سے حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے فرمایا،

> اے یوسف! تجھے میں قطب بننے کا راستہ بتاؤں؟ حضرت مولٰینا محمد یوسف صاحبؒ نے فرمایا کہ، میں نے اپنے دل میں بغیر قطب وابدال کے مراتب پر غور کئے اور غور یہی کیا کرتا اس وقت تو طفلِ مکتب تھا، عرض کیا حضرت بتایئے قطب بننے کا کیا راستہ ہے (حضرت جی نے فرمایا کہ چونکہ بحث معروف چل رہی تھی اس لئے حضرت جی کا ذہن اس معروف سے اعلیٰ معروف کی جانب منتقل ہو گیا)۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے ارشاد فرمایا:

> اے یوسف! جس جگہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل ہو رہا ہو اس کے مقابلہ مین سنت کو رواج دینے کے لئے محنت بغیر جگہ اور وقت کی قید کے کرنا، یہ قطب وابدال بننے کا راستہ ہے۔ (سوانح حضرت مولانا یوسفؒ)

حضرت ابان بن عیاش کو ان کی وفات کے بعد خواب میں کسی نے دیکھا، یہ لوگوں کو رخصت کی روایات بتایا کرتے اور انہیں خوب امید دلاتے، انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے ساتھ کھڑا کیا اور پوچھا، تجھے کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو مجھ سے معلوم شدہ رخصتوں کو بیان کرتا رہے؟ انہوں نے عرض کیا، اے پروردگار! میں نے چاہا کہ میں تیری مخلوق کے نزدیک تجھے محبوب بنادوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے تجھے بخش دیا،

حضرت مالک بن دینارؒ سے منقول ہے وہ حضرت ابانؒ سے ملے اور کہا تو لوگوں کو کب تک رخصتیں بتاتا رہے گا؟ انہوں نے جواب دیا، اے ابو یحییٰ! مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز تو اللہ کا اس قدر عفو دیکھے گا کہ تیری یہ چادر خوشی کے مارے پھٹ جائے۔ (قوت القلوب)

ایک انتہائی عجیب و غریب واقعہ

۲ احقر مؤلف نے یہ واقعہ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم سے سنا، ارشاد فرمایا کہ گجرانوالے کا ایک بہت بڑا تاجر اللہ نے اسے تبلیغ میں نکالا اس کی برکت سے اسنے اپنے بیٹے کو اسکول سے اٹھا کر مدرسہ میں داخل کرادیا اور اسکا نام عبد اللہ تھا وہ جوان، بہت خوبصورت لمبا چوڑا جوان تھا، حافظ قرآن تھا، مولانا فرمانے لگے کہ پڑھائی کے اعتبار سے وہ ایک سال مجھ سے پیچھے کے درجے میں تھا رات کو جب ہم تہجد میں اٹھتے تو وہ چائے بناتا خود بھی پیتا مجھے بھی پلاتا اور قرآن ایسا پڑھتا کہ جی چاہتا کہ پڑھتا ہی چلا جائے۔

جب میں دورہ حدیث سے فارغ ہوا تو اس کی اور میری آخری ملاقات رائے ونڈ میں ہوئی (حضرت مولانا طارق جمیل صاحب اور عبد اللہ یہ دونوں رائے ونڈ ہی کے مدرسہ میں اکٹھے پڑھتے تھے) میں جمات میں چلا گیا کراچی میری تشکیل ہوئی میرے جانے کے بعد اس نوجوان کو برین ہیمرج ہو گیا وہ نوجوان ۳ دن سقراط میں رہا اس حالت میں بھی وہ قرآن پڑھتا رہتا تھا اسی مرض میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کا باپ ایسا عجیب کہ اس کو اٹھا کر فوراً مدرسہ میں لے آیا حتیٰ کے قریبی رشتہ دار تک اس سے نہ مل سکے پھر اسے رائے ونڈ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ مولانا فرمانے لگے کیونکہ وہ میرا جگری دوست تھا لہٰذا جب مجھے اس کے انتقال کی خبر ملی تو میں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ تو مجھے دکھادے کہ تو نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا، اللہ کی شان وہ وقت دعا کی قبولیت کا تھا۔ بحر حال میں نے ایک رات عبد اللہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ سفید لباس پہنے ہوئے تھا، میں نے کہا عبد اللہ تمہارا کیا حال ہے؟ تو اس نے سورۃ یٰسین کی آیات اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ سے لے کر سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍ

الرَّحِيْم تک پڑھا اور کہنے لگا، ارے طارق کیا پوچھتے ہو جنت میں ہم اپنی بیویوں کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں اور جو چاہتے ہیں ہمارا رب ہمیں دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ ہمیں سلام بھی کرتا ہے۔

میں نے اس سے پوچھا کہ ارے یار تمہیں موت میں کوئی تکلیف ہوئی، کہنے لگا اللہ کی قسم کوئی تکلیف نہیں ہوئی بس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے میرے شانے کو ہلایا اور کہا کہ عبد اللہ چلو اللہ تمہیں بلاتا ہے میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیری روح کیسے نکلی؟ اس نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ ایسے ہی نکل گئی۔

اس خواب کے بعد ایک دن میری ملاقات اس کی والدہ سے ہوئی میں نے ان سے خواب کا تذکرہ کیا تو ان کے دل میں بھی بیٹے کو دیکھنے کی تڑپ پیدا ہوئی پھر ایک دن عبد اللہ کے والد میرے پاس آئے اور بڑے خوش نظر آرہے تھے۔ کہنے لگے مولوی صاحب میں نے بھی اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا کہ وہ بستر لٹکائے جا رہا ہے (بستر لٹکانے سے مراد یہ بنتا تھا کہ وہ نوجوان اللہ کے راستے میں دور دور پھرتا جماعت کی صورت میں اور بستر ابھی ساتھ ہوتا تھا تو اللہ کو اس کی یہ ادا پسند آگئی) اور ایک لمبی سی دیوار اسکے سامنے آئی اور وہ اس کے دروازے سے اندر داخل ہو گیا عبد اللہ کے والد کہنے لگے جب میں نے دیوار کو دیکھا تو دیوار پر لکھا ہوا تھا رضی اللہ عنہ ورضو عنہ اللہ اس سے راضی ہو گیا اور یہ اللہ سے راضی ہو گیا۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کو صحابہ کی طرف دین کو پھیلانے کے لئے در در پھرنا یہ بہت پسند ہے بقول ایک اللہ والے کہ جو اس راستے میں نکلتا ہو تو اس کے بستر کو بھی قیامت والے دن تولا جائے گا۔ (سمعت حضرت مولانا طارق جمیل صاحب

دامت برکاتہم)

ختم نبوت کی ذمہ داری پر ایک مضمون

مضمونِ ہذا سے متعلق احادیث

میرے عزیزو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کے صدقے یہ ذمہ داری اس امت کے اوپر لگائی یعنی خود دین پر چلنا اور دوسروں کو دین پر چلنے کی دعوت دینا۔ اب اس وجہ سے ختم نبوت کی ذمہ داری اس امت کے ایک ایک فرد کے ذمہ لگائی گئی چاہے وہ دوکاندار ہو، تاجر ہو، انجینئر ہو، موچی ہو، رکشہ چلانے والا ہو، حتیٰ کہ لنگڑے لولے، اندھے، بہرے کے ذمہ بھی اللہ نے یہ دعوت والا کام لگایا ہے۔ اور اس امت کے ایک ایک فرد کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس محنت کو کرنے کی صلاحیت رکھی ورنہ اللہ اس امت میں پیدا ہی نہ فرماتے۔

ایک حدیث میں آتا ہے

۱ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا ھل بلغت کیا میں نے تم تک دین پہنچادیا؟ صحابہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول آپ نے دین ہی نہیں پہنچایا بلکہ پہنچانے کا حق بھی ادا کردیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللھم اشھد اللھم اشھد

اے اللہ تو گواہ رہنا اے اللہ تو گواہ رہنا (کہ میں نے ان تک تیرا دین پہنچادیا)

اس کے بعد حضرت مولانا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

الا فلیبلغ الشاھد الغائب

خبردار! جو حاضرین ہیں اب وہ غائبین تک (اس دین کو) پہنچاتے رہیں۔

فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذمہ داری صحابہؓ کے ذمہ ڈالی۔

(خطباتِ محمود ج ۲ ص ۱۲۱)

ھل بلغ الخ کی تفسیر میں ابن مسعودؓ فرماتے ہیں یہ وصیت ہے آپ ﷺ کی اپنے امتیوں کو۔

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر معارف القرآن میں لکھا ہے: غائبین میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو اس وقت دنیا میں موجود تھے مگر مجمع میں نہ تھے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جو پیدا نہیں ہوئے۔ (معارف القرآن)

ایک اور حدیث میں ختم نبوت کی ذمہ داری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۲ بلغو عنی ولو آیہ

(لوگوں تک) پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

اس حدیث میں واقع الفاظ میں آپ نے فرمایا کہ اگر ایک دین کی بات بھی ایک مسئلہ بھی ایک حدیث بھی معلوم ہو اسے دوسروں تک پہنچاؤ۔

(خطباتِ محمود)

۳ بندہ نے ایک حدیث حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مد ظلہ العالی سے سنی فرمایا کہ:

> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ اے لوگو میرا رب مجھ سے قیامت کے دن پوچھے گا کہ میں نے تم تک دین پہنچادیا تو میں کہوں گا کہ اے اللہ میں نے آپ کا دین پہنچادیا ہے۔ پھر فرمایا اے میرے صحابہ اب تمہارے ذمہ ہے کہ تم اس دین کو آگے پہنچاؤ۔

۴ مشکوٰۃ میں ایک حدیث لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

﴿اے عیسیٰ تمہارے بعد ایک امت کو مبعوث کروں گا﴾ (مشکوٰۃ)

یہاں یہ بات واضع رہے کہ بعثت کا لفظ اللہ تعالیٰ نے اس انبیاء کے لئے استعمال کیا ہے اور یہاں پر اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے استعمال فرمارہے ہیں گویا کہ اس حدیث سے پتہ چلا کہ جیسے اللہ تعالیٰ انبیاء کو مبعوث فرماتے تھے ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دعوت والے کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور یہ تو خود سوچنے کی بات ہے کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے جو امتیں گزری ہیں ان میں سے ہر ایک وقت میں مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے ۷۰ نبی ایک وقت میں بھیجے اور موجودہ امت کی آبادی پچھلی امتوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ ہے اس کے باوجود کیا اللہ نے ان کو ایسے ہی بے آسرا چھوڑ دیا۔ کسی کو انکی ھدایت کے لئے نہیں بھیجا؟ نہیں نہیں ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذمہ داری اس امت کے ذمہ لگائی ہے جو اس محنت کو کرے گا وہ دنیا میں بھی چمکے گا اور آخرت میں بھی چمکے گا۔

---

۵ حیاۃ الصحابہ جلد ۱ میں حضرت مولانا یوسف کاندھلویؒ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد سے فرمایا کہ اے داؤد میں نے امت محمدیہ کو نبیوں والی محنت کے لئے چن لیا ہے جب وہ قیامت کے دن میرے سامنے آئے گی تو ان کے چہروں پر نبیوں جیسا نور ہوگا۔ (حیاۃ الصحابہ ج ۱)

۶ امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو دین کو پھیلائے گا وہ اللہ کا خلیفہ ہے وہ میرا خلیفہ ہے وہ قرآن کا خلیفہ ہے۔ (احیاء العلوم ص ۵۷۰)

۷ حضرت جیلانیؒ نے فیوض یزدانی میں یہ حدیث لکھی ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے پڑوس میں ایسے لوگ ہیں جو دین سے دور، اور تم ان کی فکر نہیں کررہے۔ (فیوض یزدانی)

میرے نائبوں پر خدا کی رحمت ہو

۸ احیاء العلوم میں یہ بھی روایت لکھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے نائبوں پر خدا کی رحمت ہو، پھر فرمایا کہ میرے نائب وہ ہیں جو بھلائیوں کو پھیلاتے ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۵۷۰)

مدارج النبوۃ میں ایک حدیث قدسی

۹ لکھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کو بیان کیا گیا ہے، اس میں ایک صفت یہ بھی لکھی ہے واجعل امة خير امة اخرجت للناس میں آپ کی امت کو بہترین امت قرار دونگا جو انسانوں کی ہدایت کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (بحوالہ اسوۂ رسول ص ۴۷)

ختم نبوت کی ذمہ داری پر اقوال صوفیاء

ملفوظ نمبر (۱): بقول ایک اللہ والے کے اگر قیامت کے دن کسی کا فریا پڑوسی نے ہمارا گریبان پکڑ لیا کے اے اللہ اس نے مجھ تک آپ کا کلمہ نہ پہنچایا یا پھر اس نے مجھے نماز کی دعوت نہیں دی تو اس وقت ہم کیا جواب دیں گے۔

میرے دوستو! آج لاکھوں انسان اللہ سے دور ہوئے ہیں کسی ماں کا کوئی بچہ گم ہو جائے، کوئی ڈھونڈ ڈھانڈ کر اس بچے کو ماں سے ملادے تو ماں کتنی خوش ہوتی ہے۔ اللہ تو اپنے بندوں سے ماں سے ٧٠ گنا زیادہ محبت کرتے ہیں جب کوئی بندہ کسی بندہ کا تعلق اللہ سے جوڑتا ہے تو اسپر اللہ تعالیٰ کتنے خوش ہونگے۔ اس کو بندہ تحریر میں نہیں لاسکتا۔

ملفوظ نمبر (۲): امام غزالیؒ نے فرمایا

دنیا کے کسی بھی کونے میں اگر کوئی شخص اس حال میں مرا کہ اس تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو تو اس کی ذمہ داری امت مسلمہ پر ہوگی۔

ملفوظ نمبر (۳): ایک اللہ والے نے فرمایا

ہم نے سوا لاکھ نبیوں کے کام کو فٹبال سمجھ رکھا ہے۔ دوکاندر کہتا ہے کہ میرا کام نہیں، تاجر کہتا ہے کہ میرا کام نہیں۔ اگر یہ ہمارا کام نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے سلسلہ کو بند کیوں کیا کوئی اس کا جواب دینے والا ہے؟

ملفوظ نمبر (۴): دعوت سے انکار کفر ہے

حضرت مولانا سعید احمد خانؒ نے فرمایا کہ جس نے دعوت والے کام سے انکار کیا گویا کہ اس نے ختم نبوت سے انکار کیا۔

ملفوظ نمبر (۵) : ہندوستان کے اللہ والے نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

> جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے کام کو اپنا کام نہیں سمجھتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکا عقیدہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی بھی آئے گا (جس کا وہ انتظار کر رہا ہے)

آج ہم نماز چھوڑنے کو برا سمجھتے ہیں پر جس عمل سے نماز زندہ ہوتی ہے حالانکہ تمام اعمال صالحہ زندہ ہوتے ہیں اس کو چھوڑنے کو جرم نہیں سمجھتے۔

ملفوظ نمبر (٦): میرے عزیزو! آپ ﷺ آخری نبی ہیں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کے صدقے اس امت کی ذمہ دو کام لگائے ہیں: پہلا کام خود دین پر چلنا اور دوسرا کام دوسروں کو دین پر چلنے کی دعوت دینا چونکہ دعوت والا کام اس امت کے ذمہ لگا ہے اس وجہ سے پورے قرآن کو اللہ نے دعوت سے بھر دیا ہے۔ اسی لئے ایک جگہ ارشاد باری ہے کہ ھٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسُ یہ میرا پیغام ہے آگے پہنچانے کے لئے۔ اسی طرح ایک اور جگہ اروشاد باری ہے کہ بیانُ للنّاس یہ میرا پیغام ہے بیان کرنے کے لئے۔

ارشاد باری ہے:

> ﴿ كَذَالِكَ اَوْ حَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ﴾
>
> کتاب اتاری ہے کہ آپ مکہ والوں کو ڈرائیں۔ مکہ کے ارد گرد ساری دنیا کو ڈرائیں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری دنیا کے پاس نہیں گئے وَمَنْ حَوْلَهَا مکہ کے ارد گرد رہے پوری دنیا مکہ کے گرد ہے مکہ وسط میں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو عرب سے آگے نہیں گئے تو من حولها پورا نہیں ہو رہا من حولها

کی تکمیل امت کے ساتھ ہوتی ہے کہ جب آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو لے کر آگے پھریں گے پھر دوسری جگہ فرمایا:

﴿ كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ. ﴾

ہم نے آپ پر کتاب اتاری ہے تاکہ آپ ساری دنیا کے انسانوں کو ظلمت سے نکالیں اور نور کی طرف لے آئیں۔

آپ تو عرب سے باہر نہیں گئے یہ آیت کیسے زندہ ہو گی جبکہ آپ کا قدم مبارک تبوک سے آگے نہیں گیا۔ یہ آیت کیسے زندہ ہو گی یہ اسی طرح زندہ ہو گی کہ اب آپ کے جانے کے بعد یہ امت ساری دنیا میں پھیل کر ان کو ظلمات سے نکال کر نور میں لانے کی کوشش کرے گی تیسری آیت:

﴿ تَبَارَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْراً ﴾

بابرکت ہے وہ ذات جس نے کتاب کو اپنے بندے پر اتارا تاکہ تمام عالمین کو اللہ سے ڈرائے۔

جو عالم اللہ کے علم میں ہے وہ اللہ جانتا ہے لیکن عالم دنیا کے اعتبار سے آپ عرب کے حدود سے آگے نہیں گئے تبوک آپ کا آخری سفر ہے اس کے آگے آپ نہیں گئے دعوت کے لئے معراج کے لئے تشریف لے گئے۔ بیت المقدس گئے وہاں دو نفل پڑھ کر اوپر گئے نیچے آئے پھر وہاں سے دوبارہ واپس آئے اس دعوت کے لئے آپ کا آخری سفر تبوک ہے تبوک سے آگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے لِلْعَالَمِيْنَ تو جو عالم غیب میں ہے وہ تو اللہ جانے اللہ کا رسول جانے۔ جو عالم دنیا ہے اس کا تقاضہ تو یہ تھا کہ آپ ساتوں براعظم میں خود جاتے اور اس کا پیغام سناتے یا صحابہ جاتے۔ صحابہ کی بھی ایک حد ہے ایک سو سال کے اندر اندر کوئی صحابی زندہ نہیں بچا سارے دنیا سے چلے گئے تابعین کی ایک حد ہے تبع تابعین کی بھی ایک حد ہے۔

آج بھی اس دنیا میں لاکھو کروڑوں انسان ایسے ہیں جنہیں یہ پتہ ہی نہیں اور اسلام بھی دنیا میں کوئی دین ہے اور قرآن بھی کوئی کتاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول ہیں کروڑوں انسانوں کو پتہ کوئی نہیں ہے کیونکہ ہر دور میں نسل نئی آرہی ہے تو وہ پیغام بھی ہر دور میں پہنچانا ضروری ہے تو یہ جو بلاغ کا کام ہے اور یہ جو انسانیت کو جہنم سے نکالنے کا کام ہے اور یہ جو انسانیت تک پیغام پہنچانے کی محنت ہے اور ان کو ظلمت سے نکالنے کی محنت ہے میرے بھائی یہ آیات زندہ ہی تب ہوتی ہیں جبکہ امت بھی اس کو ساتھ لے کر چلنے والی بنے، اگر سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک بند سمجھا جائے یا صحابہ کرام تک بند سمجھا جائے تو پھر ان آیات کا صحیح مصداق زندہ ہی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کہہ رہا ہے لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ آپ نکالیں ظلمت سے انسانوں کو آپ تو تبوک سے آگے نہیں گئے۔

ہماری طرف میں دیپالپور اور کشمیر آخری حدود ہے جہاں تک تابعین پہنچے ہیں صحابہ مکران تک آئے ہیں آگے صحابہ نہیں آئے۔ صحابہ کے بعد تابعین آئے دیپالپور تک کشمیر تک اور اس طرف سے ترکستان میں بجستان تک صحابہ کے قدم ہیں آگے نہیں ہیں، اسکے آگے تابعین کے قدم ہیں جو کاشغر تک چلے جاتے ہیں۔ پھر ادھر استنبول تک ابو ایوب انصاری ؓ کے قدم ہیں استنبول سے آگے قدم نہیں بڑھے ہیں۔ پھر اس طرف شمالی افریقہ میں سینیگال اور چاڈ کی حدود ہیں لیکن صحابہ کے دور میں تیونس الجزائر، مراکش، لیبیا اس سے آگے نہیں وہ بھی تھوڑا سا

پھر آگے تابعین کے دور میں گاڑی آگے چلی ہے تابعین کے دور میں اندلس میں داخل ہوئے ہیں پرتگال میں داخل ہوئے ہیں جنوبی فرانس میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ تابعین کا دور ہے پھر اس سے آگے ان کے قدم بھی نہیں پڑے پھر نیچے جو افریقہ پڑا تھا تو اس میں تبع تابعین بھی کوئی نہیں گئے سینگال چاڈ کی طرف پھر مشرق بعید کی طرف آسٹریلیا کی طرف پھر امریکہ جنوبی شمالی امریکہ کی طرف تو کوئی نہیں گیا تو آج بھی اللہ تعالیٰ کا امر اسی طرح ہمارے اوپر کھڑا ہوا ہے۔ لِتُخْرِجَ النَّاس مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْر کہ انسانوں کو ظلمت سے نکالو اور نور میں لاؤ۔ اب بھی کروڑوں انسان ہیں اگر وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے تو ہمیشہ کی جہنم کا شکار ہو جائیں۔

(بیاناتِ حضرت مولانا طارق جمیل' کتابچہ)

ملفوظ نمبر (۷): ختم نبوت کی دلیل

میرے دوستو! ہر عقیدہ کی ایک دلیل ہوتی ہے:

۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے **لا الہ الا اللہ** اس کی دلیل ہے ہم بتوں کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔

۲۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ نماز پانچ وقت فرض ہے اس کی دلیل کیا ہے؟ لوگوں کا مساجد میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے۔

۳۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ روزہ فرض ہے اس کی دلیل کیا ہے۔ رمضان میں روٹی سامنے ہونے کے باوجود نہیں کھاتے۔

۴۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حج فرض ہے اسکی دلیل کیا ہے کہ ہر سال ۲۰ لاکھ آدمی **اللهم لبيك** کہتے ہوئے بیت اللہ کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں۔

۵۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے چنانچہ جو لوگ صاحب زکوٰۃ ہیں وہ اپنی کمائی اٹھائے غریبوں کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

۶۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اس کی دلیل کیا ہے؟ نماز، روزہ اس کی دلیل نہیں بلکہ اس کی دلیل تبلیغ کا کام ہے اس دلیل پر بہت سے واقعات مشاہد ہیں چنانچہ بندہ چند واقعات یہاں لکھتا ہے۔

ملفوظ نمبر (۸): فرانس میں جانے والی جماعت

۱۹۸۹ء میں وزیرستان کی ایک جماعت فرانس میں پیدل چل رہی تھی۔ سردیاں بھی سخت تھیں تو اچانک ایک گاڑی رکی اسمیں سے دو لڑکیاں اتریں اور انہوں نے روپے نکال کر کہا کہ آپ بڑے نیک آدمی نظر آتے ہیں اور آپ پیدل بھی چل رہے ہیں اس وجہ سے آپ یہ روپے رکھ لیں اور ویگن کروالیں ساتھیوں نے کہا ہمارے پیدل چلنے کی وجہ پیسے کی کمی نہیں بلکہ کچھ اور وجہ ہے۔ لڑکیوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں کے اسطرح چلنے کی کیا وجہ ہے تو ان سے کہا کہ اللہ اور بندہ کا رشتہ صحیح ہو جائے۔ اللہ کی مخلوق اللہ کو راضی کرنے والی بن جائے اور اس چاہت پر زندگی گزارنے والی بن جائے اس وجہ سے ہم پیدل چل رہے ہیں پھر کہا کہ ہم آپ لوگوں کی ہدایت کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ سننا تھا کہ لڑکیوں نے کہا کہ ہم آپ کو بتائیں آپ کون ہیں تو کہا کہ آپ نبی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نبی نہیں ہمارا نبی آخری تھا انہوں نے یہ ذمہ داری ہمارے ذمہ لگائی ہے اس طرح ان سے کچھ دیر تک بات ہوتی رہی حتی کہ وہ مسلمان ہو گئیں اور جماعت کی آگے کی منزل کا بھی پوچھ لیا ایک ہفتہ بعد یہ دونوں لڑکیاں اس جگہ پہنچیں جہاں جماعت ٹھہری ہوئی تھی اور اپنے ساتھ آٹھ لڑکیوں کو لے کر آئیں اور وہ بھی تھوڑی دیر کے بعد مسلمان ہو گئیں یہ ختم نبوت کی دلیل ہے۔

اسی طرح افریقہ میں جب پیدل جماعتیں چلیں تو ہزاروں قبیلے جو مرتد ہو چکے تھے وہ سارے اسلام میں داخل ہو گئے۔

تنزانیہ جماعت گئی صرف اس ایک جماعت کو پورے سال نقل حرکت پر ۲۰ ہزار لوگ مسلمان ہوئے۔

ایک نوجوان کا واقعہ

غالباً ۱۹۹۵ء کی بات یہ کہ ایک نوجوان اللہ کی محبت میں امت کا درد غم لئے اللہ کے راستے میں ایک سال کی جماعت میں چل رہا تھا بھائی واصف منظور صاحب مدظلہ العالی نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ پہلے جب تم نے چار مہینے لگائے پھر سال میں نکلے اس میں کیا فرق محسوس کیا۔ تو اس نے کہا جب میں چار ماہ میں چل رہا تھا اس وقت میں نے بھائی عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم سے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ساری دنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لئے اس دنیا میں بھیجا ہے تبلیغ ہمارا مقصد زندگی ہے۔

اس نوجوان نے کہا چار ماہ میں تو یہ بھیجنے والی بات سمجھ میں نہ آئی لیکن جب سال کے لئے آیا تو پہلے ہی چلہ میں اللہ نے اس بات کو دل میں اتار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے کام کے لئے بھیجا ہے۔

پھر بھائی واصف منظور صاحب نے بھیجنے کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بھیجنے سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کپڑے کا کام کرتا ہے۔ ۱۸، ۱۸ گھنٹے یعنی وہ اپنے کو اس کام کے لئے بھیجا ہوا سمجھتا ہے چنانچہ جب وہ کسی جنازہ میں جاتا ہے تو وہاں بھی لوگوں کے کپڑے دیکھتا ہے۔ اسی طرح جوتے کی فیکٹری والے کی مثال بھی دی تو پھر فرمایا کہ بھیجنے سے مراد یہ ہے کہ ہم تبلیغ والے چاہے کسی تقریب میں جائیں یا جنازہ میں جائیں ہر جگہ اپنے کو بھیجا ہوا سمجھیں

فرمایا کہ جوڑیا بازار کے دو تاجر بیت اللہ میں پہنچے حج کرنے کے لئے لیکن چونکہ انہوں نے اپنے کو تجارت کے لئے بھیجا ہوا سمجھا تھا لہذا بیت اللہ آئے تو حج کرلے لیکن مقصد انکے سامنے آگیا۔ وہ کہنے لگا اگر ہم یہاں پر الائچی وغیرہ درآمد کریں تو بڑا نفع ہو سکتا ہے اسی طرح میرے دوستو! ہم جہاں جائیں جس ماحول میں جائیں اپنے کو حضور ﷺ والے کام کے لئے بھیجا ہوا سمجھیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی شرعی حیثیت

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو تمام علمائے متقدمین و متاخرین نے اساس دین کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اس کے وجوب پر تمام امت مسلمہ متفق ہے۔ امام نووی لکھتے ہیں:

قد تطابق على وجوب الامر بالمعروف ونهى عن المنكر الكتاب والسنة واجماع الامة

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لازم ہونے پر کتاب وسنت اور اجماع امت سب ہی متحد ہیں۔ (شرح مسلم ج ۱، ص ۵۱)

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں

اتفقت الامة كلها على وجوب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر بلا خوف من احد منهم

امت ساری کی ساری اس بات پر متفق ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر لازم ہے اور اس میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ (الفصل فی الملل والاہواء والنحل جلد ۴ ص ۱۷۱)

امام شوکانی ؒ فرماتے ہیں

وجوب ثابت بالكتاب والسنة (فتح القدیر جلد ۱ ص ۳۳)

اس (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کا لازم ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں

امر بالمعروف مسلمہ ہے، واجب ہے اس کو بلا عذر ترک کرنے والا گنہگار ہے۔

☆ تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہؒ نے لکھا ہے بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے اس کو ترک کرنے والا خاسر ہے۔
(تفسیر مظہری)

☆ ایک موقع پر حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ تبلیغ ہم پر فرض ہے اس کے بغیر ایمان کامل حاصل نہیں ہو سکتا۔ (خطباتِ حکیم الامت)

☆ امر بالمعروف یقیناً واجب ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور حکم سب کو عام ہے مگر اس میں بھی ایک تفصیل ہے وہ یہ کہ اس کی دو قسمیں ہیں ایک خطاب عام، دوسرا خطابِ خاص۔ تبلیغ خاص تو ہر شخص پر ہے یہ کسی فرد بشر سے ساقط نہیں ہوتی اور امر بالمعروف (تبلیغ) عام یعنی وعظ کہنا یہ سب کے ذمہ فرض نہیں بلکہ یہ صرف علماء پر واجب ہے (مگر عوام مسلمین کے ذمہ سفر خرچ و دیگر اسباب کا مہیا کرنا ہے)

☆ حکیم الاسلام قاری طیب صاحبؒ نے فرمایا کہ جنس تبلیغ واجب اور فرض ہے جیسے نماز، روزہ۔ (خطباتِ حکیم الاسلام ج۱)

☆ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مسلمان کے ذمہ فرض عین ہے مگر آج ہم اس کی فرضیت سے غافل ہیں۔ (اصلاحی خطبات ج۹)

انفرادی دعوت و تبلیغ فرض عین ہے نہ اجتماعی دعوت و تبلیغ

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اجتماعی دعوت و تبلیغ فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں ہے (البتہ) انفرادی دعوت و تبلیغ فرض عین ہے

انفرادی دعوت و تبلیغ یہ ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے ایک بُرائی ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں، یا ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کوئی شخص کسی فرض کو چھوڑ رہا ہے تو اس وقت اپنی استطاعت کی حد تک اس بُرائی کو روکنا فرض کفایہ نہیں، بلکہ فرض عین ہے، اور فرض عین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائے کہ یہ کام دوسرے لوگ کر لیں گے، یا یہ تو مولویوں کا کام ہے، یا تبلیغی جماعت والوں کے کرنے کا کام ہے، یہ درست نہیں، اس حدیث کی رو سے یہ کام ہر ہر مسلمان کے ذمے فرض عین ہے۔ لہٰذا یہ انفرادی دعوت و تبلیغ فرض عین ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرض عین ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار آیتوں میں نیک بندوں کے بنیادی اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: **یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر** یعنی وہ نیک بندے دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مسلمان کے ذمے فرض عین ہے۔

آج ہم لوگ اس کی فرضیت ہی سے غافل ہیں، اپنی آنکھوں سے اپنی اولاد کو اپنے گھر والوں کو غلط راستے پر جاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اپنے ملنے جلنے

والوں کو غلط کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس بُرائی پر ان کو متنبہ کرنے کا کوئی جذبہ اور کوئی داعیہ ہمارے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ ایک مستقل فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا ہے۔ جس طرح ہر مسلمان پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے، جس طرح رمضان کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں۔ زکوٰۃ اور حج فرض ہے، بالکل اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی فرض ہے۔ اسلئے سب سے پہلے اس کام کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے، اگر کسی نے ساری عمر نیکیوں میں گزار دی، ایک نماز نہیں چھوڑی، روزہ ایک نہیں چھوڑا، زکوٰۃ اور حج ادا کرتا رہا، اور اپنی طرف سے کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب بھی نہیں کیا، لیکن اس شخص نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام بھی انجام نہیں دیا اور دوسروں کو بُرائیوں سے بچانے کی فکر بھی نہیں کی' یاد رکھئے! اپنی ذاتی نیکیوں کے باوجود آخرت میں اس شخص کی پکڑ ہو جائے گی کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ بُرائیاں ہو رہی تھیں، اور ان منکرات کا سیلاب اُمڈ رہا تھا، تم نے اس کو روکنے کا کیا اقدام کیا؟ لہٰذا تنہا اپنے آپ کو سدھار لینا کافی نہیں، بلکہ دوسروں کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کب فرض ہے؟

دوسری بات یہ سمجھ لیجئے کہ عبادات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عبادت وہ ہے جو فرض یا واجب ہے۔ جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ حج وغیرہ دوسری عبادت ہے جو سنت یا مستحب ہے، جیسے مسواک کرنا، کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، تین سانس میں پانی پینا، وغیرہ، اس میں حضور اقدس ﷺ کی تمام سنتیں داخل ہیں۔ اسی طرح بُرائیوں کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک بُرائی وہ ہے جو حرام اور گناہ ہے اور قطعی طور پر شریعت میں ممنوع ہے۔ دوسری بُرائی وہ ہے جو حرام اور ناجائز نہیں، بلکہ خلاف سنت ہے۔ یا خلاف اولیٰ ہے۔ یا ادب کے خلاف ہے۔ اگر کوئی

شخص فرائض یا واجبات کو چھوڑ رہا ہو، یا حرام اور ناجائز کام کا ارتکاب کر رہا ہو تو وہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض عین ہے۔ مثلاً کوئی شخص شراب پی رہا ہے، یا بدکاری کے اندر مبتلا ہے، یا غیبت کر رہا ہے، یا جھوٹ بول رہا ہے۔ چونکہ یہ سب صریح گناہ ہیں، یہاں نہی عن المنکر فرض ہے۔ یا مثلاً کوئی شخص فرض نماز چھوڑ رہا ہے، یا زکوٰۃ نہیں دے رہا، یا رمضان کے روزے نہیں رکھ رہا ہے تو اسکو اسکی ادائیگی کیلئے کہنا فرض ہے۔

اس وقت نہی عن المنکر فرض نہیں

اور پھر اس میں بھی تفصیل ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ اس وقت فرض ہوتا ہے جب اس کو بتانے یا اس کو روکنے کے نتیجے میں اس کے مان لینے کا احتمال ہو۔ اور اس کو بتانے کے نتیجے میں بتانے والے کو کوئی تکلیف پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص گناہ کے اندر مبتلا ہے، اور آپ کو یہ خیال ہے کہ اگر میں اس کو گناہ سے روکوں گا تو یقین ہے کہ یہ شخص مانے گا نہیں، بلکہ یہ شخص الٹا شریعت کے حکم کا مذاق اڑائے گا۔ اور اس کی توہین کرے گا، اور اس توہین کے نتیجے میں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کفر میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس لئے کہ شریعت کے کسی حکم کی توہین کرنا صرف گناہ نہیں، بلکہ یہ عمل انسان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور کافر بنا دیتا ہے۔ لہٰذا اگر اس بات کا غالب گمان ہو کہ اگر میں اس شخص کو اس وقت اس گناہ سے روکوں گا تو یہ شریعت کے حکم کی توہین کرے گا تو ایسی صورت میں اس وقت نہی عن المنکر کا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر اس کو اس گناہ سے نہیں روکنا چاہئے، بلکہ اپنے آپ کو اس گناہ کے کام سے الگ کر لینا چاہئے۔ اور اس شخص کے حق میں دعا کرنا چاہئے کہ یا اللہ! آپ کا یہ بندہ ایک بیماری میں مبتلا ہے، اپنے فضل و کرم سے اس کو اس بیماری سے

نکال دیجئے۔ (اصلاحی خطبات)

ایک استفتاء مع جواب

استفتاء: ایک دیندار شخص کے لئے جو کسی دینی شعبہ سے تعلق نہیں رکھتا، ملازم ہے، کاروباری و تاجر ہے، مزدور پیشہ ہے یا کاشتکار وغیرہ، دعوت و تبلیغ کے کام کے لئے معروف عالمی تحریک سے تعاون کرتے ہوئے سہ روزہ چلہ وغیرہ کے لئے گھر سے نکلنا فرض و واجب ہے یا امر مستحب؟

جواب: فریضہ دعوت و تبلیغ کی انجام دہی پوری امت کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور اسکی ادائیگی باعث اجر و ثواب ہے کیونکہ اس کام کو قرآن کریم مین اس امت کا تمغہ امتیاز بتلایا گیا ہے۔

دعوت الی الخیر کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک تو مسلمانوں کو دین کے احکام کی دعوت دینا ہے جسکے دو درجے ہیں ایک خصوصی یا انفرادی دعوت اور دوسرا عمومی یا اجتماعی دعوت۔

(الف) خصوصی درجہ تو یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے ماتحتوں اور گھروالوں کو دین کے احکام سے آگاہ کرے اور منکرات سے منع کرے کیونکہ قرآن و حدیث کی صریح نصوص میں ہر شخص کے ذمے اپنے اہل وعیال اور متعلقین کی اصلاح کو فرض قرار دے رہی ہیں۔

اسی طرح اگر ایسی صورت ہے کہ سوائے کسی خاص شخص کے بری بات سے کوئی اور نہیں روک سکتا یا اچھی بات کی تلقین نہیں کر سکتا اور ظن غالب ہے کہ اسکی بات مفید ثابت ہوگی تو پھر اس خاص شخص پر اصلاح فرض عین ہو جاتی ہے اگرچہ شریعت کی خلاف ورزی کرنے والا، اس داعی کے اہل و عیال اور ماتحتوں میں سے نہ ہو جیسے وہ شخص جس کو کسی کی برائی کی اطلاع ہو اور یہ اطلاع کسی دوسرے کو نہ ہو، اور وہ اصلاح کی قدرت بھی رکھتا ہو، دعوت کا یہ درجہ فرض عین ہے۔

(ب) دوسرا عمومی درجہ یہ ہے کہ عامۃ الناس لو اجتماعی خطاب کے ذریعہ کی دعوت دی جائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مسلمان دعوت الیٰ الخیر کی سعی کریں اور اپنے قول و عمل سے لوگوں کو قرآن و سنت کی طرف بلائیں اور جب لوگوں کو بھلائی کے کاموں میں سست اور برائی میں مبتلا دیکھیں اس وقت انہیں بھلائی کی طرف متوجہ کرنے اور برائی سے روکنے کی حسب استطاعت کوشش کریں۔ یہ پوری امت کی اجتماعی ذمہ داری ہے جس کو فقہ کی اصطلاح میں فرض کفایہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ اصلاً ایسے تمام مسلمانوں پر دعوت و تبلیغ کا کام فرض ہے جو اسکی اہلیت رکھتے ہوں لیکن ان میں سے بعض کے ادا کرنے سے سب بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر ان میں سے کسی نے بھی یہ کام نہ کیا تو سب گنہگار ہوں گے۔

اس اجتماعی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے جو صحیح شرعی آداب کے ساتھ اس کام کو پورا کر سکے۔ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے کہ اگر حکومت یہ فریضہ سرانجام نہ دے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ ایک ایسی جماعت قائم کریں جو یہ ذمہ داری ادا کر سکے۔ اور جماعت قائم کرنے سے یہ مراد نہیں کہ کوئی رسمی جماعت ضرور قائم کی جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ معتد بہ افراد اس کام کے لئے کھڑے ہوں اور ان کے درمیان کوئی رسمی جماعتی تعلق ہو یا نہ ہو۔

(۲) اور دعوت کی دوسری قسم غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا ہے کہ ہر مسلمان عموماً اور یہ خاص جماعت خصوصاً دنیا کی تمام قوموں کو اسلام کی

دعوت دے۔

اور اسلام کی دعوت دیئے بغیر کفار سے قتال جائز نہیں لیکن یہ وجوب اس وقت تک ہے جب تک اسلام کی دعوت کفار تک نہ پہنچی ہو۔ اگر کفار تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو خواہ حقیقتاً ہو یعنی خود مسلمانوں نے جاکر انہیں اسلام کی دعوت دی ہو یا حکماً ہو، یعنی اسلام کی شہرت ان تک پہنچ گئی ہو۔ اور یہ بات انکے علم میں آگئی ہو کہ مسلمان کس بات کی دعوت دیتے ہیں اور کس مقصد کے لئے قتال کرتے ہیں تو یہ شہرت، دعوت کے قائم مقام ہو گی اور انہیں اسلام کی دوبارہ دعوت دینا واجب نہ رہے گا۔ تاہم اس صورت میں بھی دوبارہ دعوت دینا مستحب ضرور ہے۔

لیکن یہ واضح رہے کہ چونکہ شریعت نے دعوت الی الخیر کی کسی بھی قسم کے لئے کوئی خاص طرز مقرر نہیں کیا لہٰذا دعوت خواہ گھر جاکر اس طرز پر دی جائے جس طرز پر مروجہ تبلیغی کام کی ترتیب ہے یا تصنیف و تالیف کے ذریعہ ہو یا اور کسی طریقہ سے۔ اس سے فریضہ دعوت ادا ہو جائے گا۔ **لعموم الادلة**

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ ہر مسلمان کے لئے ہر حال میں مروجہ تبلیغی جماعت میں بغرض دعوت و تبلیغ شامل ہونا یا اس میں وقت لگانا فرض عین نہیں ہے، کیونکہ اول تو عمومی دعوت فرض عین نہیں، دوسرے دعوت و تبلیغ کے لئے یہ خاص طریقہ شرعاً متعین نہیں۔

البتہ بعض صورتیں ایسی ہو سکتی ہیں جب کسی شخص کے لئے اس جماعت میں حصہ لینا فرض عین ہو جائے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص دین سے وابستگی نہیں رکھتا اور اپنے شعبہ کے مسائل ضروریہ سے بھی ناواقف ہے اس پر واجب ہے کہ وہ ایسا طریق اختیار کرے جس سے اسے دین کا ضروری علم حاصل

ہو اور اس پر عمل کرنے کا طریقہ آئے۔ اگر اس شخص کے لئے اپنی ظاہری و باطنی اصلاح اور ضروری دینی معلومات کے حاصل کرنے کے لئے جماعت میں نکلنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ میسر نہ ہو تو اس پر مروجہ تبلیغی جماعت کے ساتھ نکلنا ضروری ہو گا کیونکہ اس میں بڑی حد تک اپنی اصلاح بھی ہوتی ہے اور دوسرے مسلمانوں میں احیاء دین کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے اور بہت سے مسائل ضروریہ سے بھی آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے تاثرات

جواب صحیح ہے اور فرض عین اور فرض کفایہ کی جو بحث اس فتوے میں لکھی گئی ہے وہ نصوص فقہیہ کے مطابق ہے البتہ اس سے تبلیغی کام کی اہمیت کم نہیں ہوتی نہ اسے تبلیغی کام میں تساہل کی بنیاد بنانا چاہئے، بالخصوص اس دور میں جہاں شر کی قوتیں اپنے مفاسد پھیلا رہی ہیں۔ مختلف جہتوں سے تبلیغ و دعوت کا کام خصوصی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اور ماشاء اللہ تبلیغی جماعت بحیثیت مجموعی اس کام کو بطریق احسن پورا کر رہی ہے، لہٰذا مسلمانوں کو اسکے ساتھ تعاون کرنا چاہئے، اور بعض افراد کی طرف سے غلو کی جو باتیں سامنے آتی ہیں، انکی اصلاح کی کوشش بھی ساتھ ساتھ جاری رہنی چاہئے۔

واللہ سبحانہ اعلم۔

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۲-۸-۱۴۱۹ھ

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے تاثرات

ماشاء اللہ جواب صحیح ہے اور شرعی دلائل کے مطابق ہے جس کا حاصل یہ

ہے کہ بعض خاص صورتوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض عین ہو سکتا ہے اور عام حالات میں نیکیوں کی ترغیب اور برائیوں سے روکنے کی مقدور بھر کوشش کرنا اس امت کی اجتماعی ذمہ داری ہے یعنی فرض کفایہ ہے۔ اور موجودہ مروجہ تبلیغی جماعت اس اہم دینی ذمہ داری کے ایک اہم حصے کو بڑی جانفشانی سے مؤثر طور پر انجام دے رہی ہے لہٰذا اس کام میں اُن کے ساتھ لگنا، اور تعاون کرنا بہت بڑی سعادت اور باعث اجر و ثواب ہے۔ واللہ المستعان وھو اعلم ۔ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ، دار الافتاء دار لعلوم کراچی، کراچی ۱۴۔

۳/۱۱/۱۴۱۶ھ (ماہنامہ البلاغ)

دعوت و تبلیغ سے متعلق صوفیاء کے ارشادات

ملفوظ نمبر (۱) : حضرت عثمانؓ کا قول

فرماتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اس سے پہلے پہلے کہ تمہارے اُوپر تمہارے شریر مسلط کر دیئے جائیں اور ان پر تمہارے بھلے بدُعا کریں مگر اس کی اجابت نہ کی جائے۔

ملفوظ نمبر (۲): حضرت علیؓ کا قول

فرماتے ہیں کہ تم ضرور امر بالمعروف اور ضرور نہی عن المنکر کرو اور ضرور اللہ کے اس امر میں کوشش کرو، کیا تم میں کچھ لوگ ایسے نہیں جو تمہیں ستاتے ہیں؟

ملفوظ نمبر (۳): حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول

فرماتے ہیں کہ آدمی تو صرف تین ہی ہیں اور ان کے علاوہ میں کوئی بھلائی نہیں ایک وہ آدمی جس نے کسی جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہی ہے تو اس نے بھی اپنی جان و مال سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ دوسرا وہ شخص جن نے اپنی زبان سے جہاد کیا، بھلی بات کا حکم دیا اور بُری بات سے روکا۔ تیسرا وہ شخص جس نے حق بات کو اپنے دل میں جگہ دی۔ (حیاۃ الصحابہ)

ملفوظ نمبر (۴): حضرت حذیفہؓ کا قول

فرماتے ہیں خدا کی قسم تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو ورنہ (اس عظیم عمل کو نہ کرنے کی وجہ سے) تم میں آپس میں لڑائیاں ہونگیں اور تمہارے برے لوگ اچھوں پر غالب آجائیں گے۔ (حیاۃ الصحابہ)

ملفوظ نمبر (۵): حضرت ابودرداءؓ کا قول

فرماتے ہیں کہ میں بھلی بات کا حکم تو کرتا ہوں مگر بعض اوقات اس عمل کو خود نہیں کر سکتا لیکن اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے اس پر اجر دیا جائیگا۔

(حیاۃ الصحابہ)

ملفوظ نمبر (٦): مولانا الیاسؒ کے ملفوظات

مولانا الیاس نے فرمایا کہ تبلیغ میں لاکھوں لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اصل میں وہ لگا ہوا ہے جس کو لگی ہوئی ہے۔ اور لگی ہوئی اس کو ہے جو لوگوں کو لگانے میں لگا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو لگانے میں وہ شخص لگا ہوا ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا غم نصیب ہو اور حضور ﷺ والا غم اسے نصیب ہوتا ہے، جو قربانی کے درجوں سے آگے بڑھتا ہے۔

☆ فرمایا کہ جو اس گئے گزرے دور میں نبی کے کام کو لے کر گھروں کو چھوڑ کر جان قربان کر کے نبی کے کام کو کرے گا اور در در پھرے گا۔ اپنے خون پسینے کو بہائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اسے اپنے ہاتھوں سے آب کوثر پلائیں گے اور بقول ایک اللہ والے کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

دین کی محنت کرنے والوں پر قیامت کے دن فخر فرمائیں گے اور فرمایا کہ میرے دل کا وجدان کہتا ہے کہ انبیاء سے کہیں گے دیکھو یہ میرا امتی ہے جو میرے دین کو لے کر در در پھرا ہے۔

☆ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دین کو اپنا خون بہا کر سرسبز کیا ہے تم اپنا پسینہ تو بہالو (اس پر کیا کچھ ملے گا وہ تو اللہ ہی سب سے بڑھ کر جانتا ہے)۔

☆ فرمایا کہ دین کی کوشش میں لگا ہوا شخص قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخ روئی سے چہرہ کر سکے گا اور دین محمد ﷺ سے غفلت میں مرنے والا شخص روسیاہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منہ نہ کر سکے گا۔ (حضرت جی نمبر)

☆ ارشاد فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو اس حالت میں دیکھتا ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھتے اس کے باوجود اس بات کا اس کے دل میں رنج و غم پیدا نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے عمل سے یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ کا دین مٹتا ہے تو مٹ جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ (ماہنامہ بنوریہ)

☆ ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں نکلنا در حقیقت ایک بہت بڑے درجہ کی دریافت ہے افسوس لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے نہیں۔

☆ ارشاد فرمایا کہ اس بات کا ضرور یقین کرنا چاہئے کہ دشمن اسلام کے مٹنے کا درد لئے بغیر مرے گا اس کو موت بدترین موت ہوگی۔ دین کو زندہ کرنے کی فکر سے غفلت برتنے وال شخص قیامت کے دن روسیاہ اٹھے گا اور دین (کو زندہ کرنے) کی کوشش کرنے والا شخص قیامت کے دن ترو تازہ اور اللہ کے سامنے سرخ روئی سے منہ کر سکے گا۔ (ماہانہ بنوریہ)

☆ ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا کہ میرا مقصد اس دعوت و تبلیغ سے یہ ہے لوگ اس محنت میں لگنے کے بعد تعلیم کی اہمیت و ضرورت کو محسوس کریں تاکہ معلمین کے پاس جاکر دین سیکھیں اور مشائخ کے پاس جاکر اپنے اخلاق کی تربیت کرائیں۔ (خطباتِ حکیم الاسلام ج۱ص۱۹۰)

ملفوظ نمبر (۷): مولانا یوسف صاحبؒ کے ارشادات

فرمایا جس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو اس پر کمانا فرض نہیں ہے آج ہم خود محاسبہ کرلیں کہ ہزاروں لاکھوں دنوں کے کھانے کا پیسہ موجود ہونے کے باوجود کاروبار کی ذمہ داری کا بہانہ کر کے تبلیغ میں نہیں جاتے اسی پر مولانا احسان صاحب نے فرمایا کہ تم لوگ ہمارے سامنے تو عذر کر لیتے ہو پر اللہ کے سامنے نہیں کر سکتے۔

☆ فرمایا دین جب بھی چمکا ہے تو قربانی سے چمکا ہے اور آج بھی قربانی سے چمکے گا اسلام کے لئے قربانیاں ہوں تو چاروں طرف دشمن ہونے کے باوجود بھی چمکے گا اور اگر قربانیاں نہ ہوں تو بادشاہت میں بھی مٹ جاتا ہے۔

(ماہنامہ بنوریہ)

ملفوظ نمبر (۸): امام مالکؒ کا قول

(اللہ ہم پر رحم فرمائے) نہ ہم ایک دوسرے کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں نہ برائی سے روکتے ہیں اللہ ہم کو معاف نہیں کریگا نا معلوم ہم پر کونسا عذاب آئے۔ (احیاء العلوم)

ملفوظ نمبر (۹): فتاوائے عالمگیری

لکھا ہے کہ اگر مخاطب کے بات کو سن لینے کی امید ہو تو تبلیغ واجب ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۰): حضرت افغانیؒ کا قول

خطبات افغانی میں حضرت افغانیؒ کا ایک ملفوظ لکھا ہے کہ ارشاد فرمایا اگر تم نے اللہ کے دین کی خدمت نہ کی اللہ تعالیٰ کسی اور مخلوق سے بھی اس محنت کو لے سکتا ہے۔ عربوں نے جب اس کام کو کرنا چھوڑ دیا اور ان میں سستی پیدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے عجمیوں سے اس محنت کو لے لیا پھر فرمایا کہ امام بخاریؒ عجمی تھے اسی طرح ابن ماجہ، امام نسائی، امام ابن جریر، حضرت جیلانیؒ، بایزید، یہ سب عجمی (امام) تھے۔ پھر جب عجمیوں نے اس کام میں سستی کی تو اللہ تعالیٰ نے ہندوستان والوں سے کام لیا حضرت ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی (حضرت تھانوی، حضرت گنگوہی، حاجی امداد اللہ، قاسم نانوتویؒ) وغیرہ سے کام لیا۔ (خطبات افغانی ص ۱۵۰)

ملفوظ نمبر (۱۱): ایک اللہ والے کا قول

یہ محنت تو اتنی عظیم ہے کہ ہمیں تو رو رو کر اللہ سے مانگنا چاہئے کہ اے اللہ آپ ہم سے اپنے فضل سے دین کا کام لے لیں۔

ملفوظ نمبر (۱۲): مولانا زکریا صاحبؒ کا قول

فرمایا کہ تبلیغی محنت دینداری پیدا کرنے کے لئے ہے۔ (صحبت با اولیاء)

ملفوظ نمبر (۱۳): مولانا طارق جمیل صاحب کا قول

فرمایا کہ ساری دنیا کے علم کو جمع کر لیا جائے عمل کے ایک ذرہ کے برابر نہیں۔ ساری دنیا کے عمل کو جمع کیا جائے اخلاص کے ایک ذرہ کے برابر نہیں۔

ملفوظ نمبر (۱۴): ایک اللہ والے نے فرمایا

یہ امت بازاری نہیں ہے کاروباری نہیں ہے، نہ یہ زمینداری والی امت ہے بلکہ یہ امت تو لوگوں کو بازاروں سے نکال کر مساجد میں لانے والی ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۵): حضرت بنوریؒ کا قول

مولوی فاروق صاحب نے فرمایا کہ حضرت بنوریؒ نے مجھ سے فرمایا کہ اے فاروق تو میرے کہنے پر تبلیغ پر نکل جا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت مولانا فاروق صاحب نے یہ بھی فرمایا حضرت بنوریؒ نے فرمایا کہ اس راستہ میں نکلنا قبولیت کی علامت ہے، اگر میرے بس میں ہوتا تو میں سب طالب علموں کو اللہ کے راستے میں نکالتا۔ (سمعت مولوی فاروق)

ملفوظ نمبر (۱۶): حضرت مولانا زکریا صاحبؒ

نے شمائل ترمذی میں ۱۸ گناہ کبیرہ لکھے ہیں اس میں سے ایک گناہ کبیرہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرنا بھی لکھا ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۷): حضرت مفتی محمود الحسنؒ

لکھا ہے کہ اس دین کو غالب کرنا اللہ کا کام ہے لیکن تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ کے راستے میں جدوجہد کرو اور یہ ایسی سوداگری ہے جسمیں کبھی خسارہ نہیں ہوگا۔

ملفوظ نمبر (۱۸): ایک اللہ والے نے فرمایا

اگر قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا اے میرے امتی لوگ میری سنت کا جنازہ نکال رہے تھے، اللہ کی نافرمانی کر رہے تھے اس کے باوجود بھی تم نے ان کو دعوت نہیں دی۔ پھر فرمایا کہ اے دعوت و تبلیغ کی مخالفت کرنے والو اگر تم سے یہ پوچھ لیا گیا تو تم کیا جواب دو گے۔

فرمایا کہ اس محنت میں دو باتیں ہیں: (۱) ہر ہر انسان کے دل کا تعلق اللہ سے جوڑنا (۲) ہر مسلمان کو مبلغ اسلام بنانا۔

ملفوظ نمبر (۱۹): ایک اللہ والے نے فرمایا

جس کو دیکھو یہ کہتا ہے کہ میاں اپنی نماز پڑھتے رہو۔ بتاؤ تو بھلا کہ دنیا میں ساڑھے چار ارب سے زیادہ کافر ہیں ان کو تبلیغ بعد کی بات ہے مگر سوا ارب سے زائد مسلمانوں میں ۸۵ فیصد بے نماز ہیں اگر ہر کوئی اپنی نماز کی فکر کرے گا تو ان بے نمازیوں کو نماز پر کون لائے گا۔

ملفوظ نمبر (۲۰): حضرت مولانا طارق جمیل صاحب

نے فرمایا اگر امت نے فرائض چھوڑ دئے ہوں تو تبلیغ کرنا فرض ہے اور اگر واجب چھوڑ دیئے ہوں تو تبلیغ واجب ہے اگر سنت چھوڑ دی ہوں تو تبلیغ کرنا سنت ہے۔ اب ہم خود اندازہ لگالیں کہ امت کیا کیا چھوڑ رہی ہے۔

میرے دوستو! آج بھی اس دنیا میں لاکھوں انسان ایسے ہی جنہیں یہ پتہ ہی نہیں کہ دین اسلام بھی کوئی دین ہے، قرآن بھی کوئی کتاب ہے، محمد ﷺ بھی کوئی رسول ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے کہ ہر دور میں نئی نسل آرہی ہے اس وقت کتنے ارب انسان حالت کفر میں زندگی گذار رہے ہیں اگر یہ اسلام نہ لائے تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں چلے جائیں گے۔

آج شیطان نے بڑے عجیب چکر میں ڈال رکھا ہے، دیندار طبقہ کو یہ چکر دے رکھا ہے کہ تم اپنی نماز پڑھتے رہو اور جاہل طبقہ کے دل میں یہ ڈال دیا ہے کہ تم (بس) کس منہ سے لوگوں کے پاس جاؤ گے۔

ملفوظ نمبر (۲۱): میاں اپنی اپنی کرو

آج کل اگر کسی کی اصلاح کی کوئی بات کی جائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے، میاں اپنی اپنی کرو، ایسا جواب نہایت ہی مذموم ہے اور گناہ پر بڑی دلیری ہے چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ

کے نزدیک یہ ایک بڑا گناہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو بطور نصیحت کہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ تو بُرائی کرنے والا اس کا جواب دے ”تُو اپنے آپ کو سنبھال“ (تنبیہ الغافلین)

میرے دوستو! آج گنڈیری والا آواز لگا رہا ہے، پان سگریٹ والا آواز لگا رہا ہے، پھر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر کلمہ، نماز کی آواز لگاتے ہوئے شرماتے ہیں (مراد دعوت دیتے ہوئے شرمانے والے ہیں)۔

ملفوظ نمبر (۲۲): مولانا یوسف کاندھلوی صاحبؒ کا ایک عجیب ملفوظ

ارشاد فرمایا کہ تبلیغ میں لگ کر ہماری مغفرت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن صحابہ اور ہمیں ایک صف میں کھڑا کرے اور صحابہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میرے دین کو پھیلانے کیلئے قربانیاں دیں اور ہماری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میرے دین کو پھیلانے کیلئے اپنے گھربار کو چھوڑا۔

ملفوظ نمبر (۲۳): ایک اللہ والے نے فرمایا:

یہ محنت (تبلیغ) خدا کے روٹھے ہوئے بندوں کو خدا کے دروازے پہ کھڑا کرنے کا نام ہے۔

ملفوظ نمبر (۲۴):

فرمایا کہ ہم دوکانداری کو اپنا کام سمجھتے ہیں، ملازمت کو اپنا کام سمجھتے ہیں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے کام کو اپنا کام نہیں سمجھتے۔

ملفوظ نمبر (۲۵): ایک اللہ والے نے فرمایا

کہ صحابہؓ نے تین کاموں کو مقصد زندگی بنایا ہوا تھا (۱) دین سیکھنا، (۲)

اس پر عمل کرنا اور تیسرے ساری دنیا میں پھیلانا۔ بس صحابہ کی طرح یہ تین کام ہمارے بھی ذمہ ہیں البتہ ہم اسے اپنی ذمہ داری نہ سمجھیں تو یہ دوسری بات ہے۔

ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی محبت بٹھانا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ بیٹے کا تذکرہ چھڑ جائے تو باپ آدھا آدھا گھنٹہ اس کی تعریف کرتا ہے کہ میرا بیٹا ایسا ہے، ایسا ہے، اگر کاروبار کا تذکرہ چھڑ جائے تو ہر کاروباری اپنی کہانی سناتا ہے۔ کسی زمیندار سے بات کرو تو وہ کپاس کی لمبی کہانی سناتا ہے۔ کسی ڈاکٹر سے بات کرو تو ڈاکٹری کے تجربوں کا تذکرہ کرتا ہے۔ ہم سب اللہ کے بندے ہیں اللہ ہمارا مطلوب ہے، مقصود ہے اور محبوب ہے، مسجود ہے، ہمارا آقا ہے، ان تمام باتوں کے باوجود اگر کسی سے کہا جائے کہ اللہ کے بارے میں سناؤ اللہ کی بڑائی کا تذکرہ کرو اللہ کی محبت کا تذکرہ کرو، تو وہ کہتا ہے کہ مجھے آتی ہی نہیں۔ میرے دوستو یہ کتنے افسوس کی بات ہے، جس اللہ کے ہم پر اتنے احسنات ہیں آج ہم مخلوق کے سامنے اس کی محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے شرماتے ہی۔ حقیقت میں بندے کی اللہ سے محبت کا حق یہ ہے کہ ہر جگہ اللہ کی محبت کا تذکرہ کیا جائے۔

حضور ﷺ اور فکر امت ، غم امت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا کتنا درد و غم تھا کہ جب آپ امت کی فکر میں روتے تو ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آپ کے سینہ اطہر سے آتی تھی۔

اس درد کہ وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلیف کو برداشت کیا ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُبیتُ فِی اللہِ مَالَمْ یأذابِہٖ اَحداً مجھے اتنا ستایا گیا ہے کہ اتنا کسی کو نہیں ستایا گیا۔ لوگ صبح جاتے بازار میں کمائی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازار جاتے لوگوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے اور لوگ شام کو واپس آتے درہم دینار لے کر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو واپس آتے لوگوں کی گالیوں کو سن کر لوگوں کے دھکے کو برداشت کر کے۔ جس کو اللہ نے دنیا و آخرت کی سرداری دی، جس کو اپنا حبیب بنایا اس کو اس دین کی خاطر اتنا پیٹا گیا کہ اتنا کسی اور کو نہیں پیٹا گیا۔

لوگ تجوریاں بھرتے اور ہمارے نبی کا سینہ زخموں سے چھلنی ہوتا۔ لوگ میلہ لگاتے اپنے نفع کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میلہ لگاتے لوگوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کیلئے۔ لوگ میلے سے سودا خریدتے اور آپ ﷺ میلے سے کیا خریدتے، ایک صحابی فرماتے ہیں میں نے حالت جہالت میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے گرد میلا لگا ہوا تھا وہ شخص لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا، لوگ اس کا مذاق اڑا رہے تھے یہاں تک کہ حتی ططفاً النہار سورج سر پر آگیا، پھر آخر میں کیا ہوا، ایک شخص آیا اس نے آپ کے چاند سے چہرے پر تھوکا دوسرا آیا اس نے آپ کا گریبان جھٹکا کر پھاڑ ڈالا، تیسرا شخص آیا اس نے آپ کے چہرے و سر پر مٹی ڈالی، چوتھا شخص آیا اس نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر پتھر مارا ایک اور روایت میں لکھا ہے کہ آپ کو اسی وقت لوگوں نے پتھروں سے مارا۔

(حیاۃ الصحابہ)

☆اسی طرح طائف میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی تکالیف پہنچائی گئیں۔ ایک روایت کے مطابق آپ کو ۶ میل تک لوگوں نے پتھر مارے جب پتھر کھا کر گر جاتے تو وہ آپ کو دوبارہ بھگاتے آپ کو طائف میں اتنا مارا کہ پنڈلیوں سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ اور نعلین مبارک خون سے رنگین ہو گئیں۔ جیسا کہ مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اس وقت فرشتے

بھی روئے کہ اللہ کے حبیب کو مارا جا رہا ہے فرمایا کہ حدیث میں یہ الفاظ ملتے ہیں رَجَّةِ ملائکہ آسمانوں فرشتوں میں بھی چیخ و پکار مچ گئی دن تو آپ کا ایسے گزر تا تھا جب شام کو تھک ہار کر واپس آتے تو قریش مکہ اپنی گندگی آپ کے دروازے پر رکھ دیا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے اے قریش مکہ اچھے دوست نہ بنے تو اچھے پڑوسی تو بن جاؤ۔

☆ آپ کے قلب اطہر میں امت کا کتنا درد و غم تھا اس پر ایک اور واقعہ حیاۃ الصحابہ میں لکھا ہے کہ آپ بنو حنیفہ کے پاس گئے تبلیغ کے لئے گئے اور فرمایا میں اللہ کا نبی ہوں میری بات سنو مجھے پناہ دو اس پر لوگوں نے کہا کہ ہمارا سردار آجائے تو اس سے بات کر لینا، کچھ دیر بعد سردار آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام کی دعوت دی اس ملعون سردار نے کہا تو وہی قریشی ہے جو ہمارے لوگوں کو بہکاتا ہے، پھر اس نے کہا اس حج کے موسم میں تو لوگوں میں سب سے بدترین انسان ہے (نعوذ باللہ من ذلک) الحق بقومك لو لا انك عند قومی اگر تجھ میں خیر ہوتی تو تجھے تیری قوم ضرور پناہ دیتی۔ اگر تو میرے خیمے میں نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ آپ کس غم کے ساتھ وہاں سے اٹھے ہوں گے یہ پڑھنے والے خود اندازہ لگالیں۔ آپ وہاں سے اٹھے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو پیچھے سے ایک دشمن نے اونٹنی کو تیر مارا آپ ﷺ اونٹنی سے نیچے گر پڑے۔ قربان جائیں اللہ کے حبیب پر، اتنی تکالیف دینے والوں کو بھی جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر۔ یہ غم امت نہیں تو اور کیا ہے؟

☆ ایک روایت میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا سرور دو عالم نے پوچھا یہ کون ہے، بتایا گیا فلاں ابن فلاں، یہ سنتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہائے افسوس) میرا ایک امتی جہنم

کی نذر ہو گیا۔

☆ ایک دوسری روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ ایک شخص نے کفر کی حالت میں حالت مرض میں کلمہ پڑھا تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مارے خوشی کے فرمایا) کہ میرا ایک امتی جہنم سے بچ گیا۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تڑپ و فکر تھی کہ آپ کا ایک امتی بھی جہنم میں جانے نہ پائے۔ چنانچہ ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک وحشی جس نے آپ کے چچا کو قتل کیا جس کی بیوی ہندہ نے آپ کے چچا کا کلیجہ چبایا جس چچا کی نماز جنازہ آپ نے ستر مرتبہ پڑھی حتی کے آپ کثرت سے روئے بھی اتنا بڑا گناہگار اس کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے کلمے کی دعوت دی حتی کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا۔

☆ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر اونٹ کی بھاری اوجڑی کافروں نے ڈالدی اس کی وجہ صرف اور صرف دعوت تھی۔

(حیاۃ الصحابہ)

☆ اسی دعوت کی وجہ سے عطیہ بن ابی لہب مجمع میں آپ کے گریبان کو پھاڑ ڈالا، اور نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر تھوکا اور آپ کی بیٹیوں کو طلاق دی۔ میرے دوستو جس کی جوان بیٹیوں کو طلاق ملے تو اس کا دل جانتا ہے کہ یہ کتنا سخت مرحلہ ہے۔ (حیاۃ الصحابہ)

☆ ایک اور موقع پر حرم میں نماز پڑھتے ہوئے عقبہ بن ابی معیط نے آپ کے گلے میں چادر ڈال کر بل دیئے حتی کہ آپ کی انکھیں ابل آئیں اور آپ زمین پر گر پڑے۔ (حیاۃ الصحابہ)

☆ بقول حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم کے کہ آپ

ابو جہل کو دین اسلام کی دعوت دینے اتنی مرتبہ گئے کہ ایک مرتبہ ابو جہل کہنے لگا اے محمد تو میرے پاس نہ آیا کر میں تیرے رب سے کہہ دونگا تو نے مجھ کو کلمہ پڑھنے کی دعوت دی تھی۔

☆ صحابہ کی ایک جماعت نے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں سے اتر تا دیکھا جب آپ ﷺ سے پوچھا، تو فرمایا کہ مجھے پتہ چلا پہاڑوں کی دوسری طرف ایک قافلہ ٹھہرا ہوا ہے تو میں ان کو دعوت دینے گیا تھا۔

☆ ایک موقع پر عرفات کے میدان میں مسلسل پانچ گھنٹے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کی مغفرت کے لئے دعائیں مانگتے رہے۔

☆ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ما اوذی نبی مثل ما اوذیت** کسی نبی کو اتنی ایذاء نہیں پہنچی جتنی مجھے پہنچی ہے۔

حضور ﷺ والا غم اور صحابہؓ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے قلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے امت کا وہ غم پیدا ہو گیا تھا جس کی نذیر شاذ و نادر ہی مل سکتی ہے۔ صحابہ کو امت کی کتنی فکر تھی اس پر سیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں، یہاں پر اختصار کی غرض سے چند واقعات لکھے گئے ہیں۔

دعوت تبلیغ صحابہؓ کا مقصد زندگی تھا

مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ نے فرمایا ہر صحابی نے تبلیغ کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا تھا، تجارت بھی کرتے تھے، مگر تبلیغ کو مقدم رکھتے تھے، تجارت میں جاتے، تبلیغ بھی کرتے جاتے، لوگ ان کی عادات اور خصلتوں کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہوتے جاتے (صحابہؓ) جہاں جاتے (وہاں) اسلام پھیلتا جاتا یعنی (اسلام) زندہ ہوتا چلا جاتا۔ (خطباتِ محمود ج۲ ص۲۰۸)

☆ فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی بہت بڑی جماعت اللہ کے دین کے پھیلانے کی خاطر چلی اور فرمایا حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہا جب اللہ تم سے پوچھیں گے کیا میرے نبی نے دین کے احکامات کی تبلیغ کی تھی تو تم اس وقت کیا جواب دو گے؟ تمام صحابہ نے کہا جی ہاں ہم سب کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی تھی۔ تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اللھم اشھد اللھم اشھد** اے اللہ تو گواہ رہ اے اللہ تو گواہ رہ (میں نے تبلیغ کر دی)۔

☆ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضرین ہیں وہ غائبین تک اس دین کو لیکر پھریں، پس یہ سننا تھا کہ صحابہؓ اللہ کے راستے میں دور دور تک نکل گئے کسی نے اپنی قبر پہاڑوں پر بنائی، کسی نے جنگل میں، کسی نے دریا کے کنارے، حتی کہ دین پھیلاتے پھیلاتے اکثر صحابہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے۔

میرے دوستو! صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ تھے اسی وجہ سے آپ والا غم صحابہ کے قلب میں منتقل ہوا تمام صحابہ کا یہ جذبہ تھا ہم اپنے آپ کو تو مٹا سکتے ہیں پر اللہ کے دین کو مٹتا نہیں دیکھ سکتے۔

صحابہ کے اندر دین کو پھیلانے کا ایسا جذبہ تھا کہ جس کی نظیر ملنا ناممکن ہے، ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ جس کا مفہوم ہے کہ فلاں بادشاہ کے پاس ایک خط (دعوت و تبلیغ سے متعلق) لے کر جانا ہے مگر واپسی کی امید مشکل ہے اب یہاں موت کی تشکیل ہو رہی ہے مگر تمام صحابہ نے کھڑے ہو کر لبیک کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم تیار ہیں، پھر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ اندازی کے ذریعہ ایک صحابی کو بادشاہ کے پاس بھیجا۔ جب اس نے اس خط کو پڑھا تو سخت غصہ میں آگیا، ان صحابی کے سینے میں نیزہ مارا جس سے وہ شہید ہو گئے مگر مرنے سے پہلے کہا کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

☆ کچھ قبیلے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ہاں چند صحابہ کو بھیجیں جو ہمارے قبیلے والوں کو دین سکھائیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چند صحابہ کی تشکیل فرمائی۔

☆ حیاۃ صحابہ میں لکھا ہے قبیلہ بنو سعید بن بکر نے ایک شخص کو اپنا نمائندہ بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان کو نصیحتیں کیں، چنانچہ جب واپس قبیلہ پہنچے تو سب کو جمع کر کے دین اسلام کی دعوت دی راوی کہتے ہیں کہ شام ہونے سے پہلے پہلے ساری بستی مسلمان ہو گئی۔

☆ امام مالک فرماتے ہیں کہ ۱،۲۵،۰۰۰ ایک لاکھ پچیس ہزار صحابہ میں سے ۱۰، ۱۲ ہزار صحابہ کی قبریں مکہ مدینہ میں ملتی ہیں بقیہ تمام صحابہ کی قبریں دنیا کے کونے کونے میں بنی ہوئی ہیں۔

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ اور غم امت

۱ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریشی تھے، مدینہ سے دین پھیلانے کے لئے چلے اور بہت سے ملکوں سے ہوتے ہوئے تیونس، الجزائر، لیبیا کے بعد جب مراکش پر پہنچے تو سامنے ایک سمندر دیکھا تو کہا، یا عاشفا! ہائے افسوس! (اس سمندر نے میرا راستہ روک لیا) پھر اپنے گھوڑے کو سینے تک پانی میں لے گئے اور اپنی تلوار کو میان سے نکال کر بلند کیا اور کہا اے اللہ تو گواہ

رہنا، میں ذوالقرنین کی طرح تیرے دین کو پھیلانے کیلئے نکلا تھا، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آگے بھی کوئی مخلوق ہے تو میں اس تک بھی اس دین اسلام کو پہنچاتا۔

میرے دوستو! صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانی و غم و فا کے بھی کیا کہنے ان کے سینے میں کیسا درد غم تھا کہ ہم قربان ہو جائیں ہم مٹ جائیں پر اللہ کا دین بلند ہو جائے۔ صحابہ کا تو رونا بھی دین کے لئے تھا ہنسنا بھی دین کے لئے تھا، جس جگہ آپ نے یا عاشفا کہا تھا وہ شہر آج بھی عاشفا کے نام سے معروف ہے۔

میرے دوستو صحابہ کا تو ہنسنا بھی دین کے لئے تھا اور رونا بھی دین کے لئے تھا چنانچہ صحابہ کے اس بول کو (یعنی عاشفا) اللہ نے شہر کا لقب دے دیا۔

ایک صحابی کی لیبیا میں آمد

۲ لیبیا میں ایک جماعت گئی تو وہاں پر ایک صحابی کی قبر کو دیکھا جس پر ان کا نام بھی لکھا ہوا تھا تو ان جماعتیوں نے حیاۃ الصحابہ کو کھول کر دیکھا ("حیاۃ الصحابہ" صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت پر ۳ جلدوں کی ۲۵۰۰ صفحات سے زائد کی کتاب ہے) کہ وہ صحابی کرتے کیا تھے؟ تو پتہ چلا کہ وہ آپ ﷺ کی زلفوں کو تراشا کرتے تھے لیکن دین کا ایسا درد و غم کہ آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد دین کو پھیلانے نکلے اور لیبیا میں قبر بنی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور فکر امت

۳ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ۱۰ سال تک مدینے میں آذان دیتے رہے اور آپ ﷺ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آذان دے رہے تھے سامنے سے آپ ﷺ کو آتے دیکھا تو جب اشهد ان محمداً رسول الله پر پہنچے تو ایک ہاتھ کان پر اور دوسرے ہاتھ سے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہا اشهد ان محمداً رسول الله میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ

کے حبیب ہیں۔ تو آپ ﷺ سے اتنی نسبت کی وجہ سے مدینے سے بھی بے انتہا محبت تھی آپ ﷺ پردہ فرما گئے تو پھر اللہ کی محبت میں اس مبارک شہر کو چھوڑ دیا اور زندگی دین کی خدمت میں گزاری اسی وجہ سے آپ کی قبر مدینے میں نہیں ملتی بلکہ دمشق میں ملتی ہے۔

حضرت ایوب انصاریؓ اور فکر امت

۴ اسی طرح حضرت ایوب انصاریؓ اللہ کے راستے میں (جہاد) پر نکلے حتیٰ کہ ۸۰ سال سے زائد عمر تھی پھر بھی اللہ کے راستے میں نکلے لیکن اپنی قبر استنبول میں بنائی۔

اس پر ایک کارگزاری یاد آگئی جو بندہ نے بھائی عبدالقیوم صاحب سے سنی۔ فرمانے لگے کراچی کی ایک جماعت ایک سال کیلئے استنبول گئی اللہ کا کرنا ایسا ہوا جماعت کے ایک ساتھی جس کا نام اللہ بخش تھا وہیں بیماری کی وجہ سے استنبول میں شہید ہو گیا۔ اب تمام ساتھیوں کا مشورہ ہوا کہ اس اللہ کے بندے کو کہاں دفن کیا جائے کسی نے کہا کہ فلاں جگہ بڑا مشہور قبرستان ہے وہاں دفن کیا جائے کسی نے کچھ کسی نے کچھ مشورہ دیا۔ ایک ساتھی کہنے لگا کہ قریب ہی ایوب انصاریؓ دفن ہیں اس اللہ کے بندے کو وہیں قریب ہی دفنا دیا جائے تاکہ جب یہ دونوں قیامت کے دن اٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اے ایوب تو نے میرے لئے کیا کیا۔ تو وہ کہیں گے اے اللہ مدینے سے چلا تیرے دین کو پھیلانے کے لئے اور استنبول میں قبر بنائی اور اس اللہ بخش سے پوچھا جائے گا کہ تو میرے لئے کیا لایا۔ تو یہ کہہ سکے گا اے اللہ کراچی سے چلا تیرے دین کو پھیلانے کے لئے اور استنبول میں قبر بنائی۔

حضرت ابن عباسؓ اور فکر امت

۵ حضرت ابن عباسؓ کے دس بیٹے تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ دس کے دس بیٹوں کی قبریں الگ الگ جگہوں پر ہیں نہ کہ ایک جگہ، جن کے نام یہ ہیں:

① فضل ابن عباسؓ شام میں دفن ہیں
② عبداللہ ابن عباسؓ طائف میں دفن ہیں
③ عبید ابن عباسؓ یمن میں دفن ہیں
④ قثم ابن عباسؓ سمرقند میں دفن ہیں
⑤ معبد ابن عباسؓ تیونس میں دفن ہیں
⑥ کثیر ابن عباسؓ جموں میں دفن ہیں
⑦ عبدالرحمٰن ابن عباس شمالی افریقہ میں دفن ہیں

صحابہ کرامؓ کی جائے وفات

① بلالؓ دمشق میں دفن ہیں ② ایوب انصاریؓ استنبول میں
③ ابو طلحہ انصاریؓ بحر روم میں ④ حضرت ابی وقاصؓ چین میں
⑤ ابو لبابہؓ مدینہ کے زمیندار تیونس میں ⑥ عقبہ بن نافعؓ الجزائر میں
⑦ خبابؓ عراق میں ⑧ امر ابن عاصؓ اردن میں
⑨ عبدالرحمٰنؓ ابن عباسؓ شمالی افریقہ میں
⑩ ۵ صحابہؓ پنجگور (پاکستان) میں[1]
⑪ ۲۵ صحابہؓ ہندوستان میں ⑫ معاذؓ اردن میں[2]
⑬ ۸ صحابہؓ چین میں ⑭ ۷۵ صحابہؓ افغانستان میں

---

[1] ان ہی کی وجہ سے یہ آبادی پنجگور کے نام سے مشہور ہے [2] قیامت میں علماء کا جھنڈا انکے پاس ہو گا

حضرت معاذؓ اور فکر امت

٦ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ سے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ، اے معاذ تم یمن چلے جاؤ وہاں تمہاری ضرورت ہے۔ پھر آپ نے تبلیغ سے متعلق کچھ نصیحتیں فرما کر کہا کہ اے معاذ واپسی میں شاید تم مجھ سے نہ مل سکو گے۔ یہ سنا تھا کہ معاذؓ کے آنسو بہہ پڑے آپ ﷺ کے بھی آنسو شدت محبت کی وجہ سے بہہ پڑے۔ پھر جب آپؓ گھوڑے پر سوار ہوئے تو بار پیچھے مڑ کر آپ ﷺ کو دیکھتے رہے۔

میرے دوستو! صحابہؓ کی آپ ﷺ سے محبت کے بھی کیا کہنے، لیکن اللہ کی محبت میں اس کو بھی قربان کر کے دین کے تقاضے کو مقدم رکھا۔

ایک صحابیؓ کے جذبات

٧ حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا ایک صحابی نے امیر جماعت سے کہا کہ مجھ سے پوچھا نہ کرو فلاں جگہ جانا ہے یا نہیں مجھے تو ترکش کا تیر سمجھا کرو، تیر سے پوچھا تھوڑی جاتا ہے کہ کہاں جانا ہے۔

سبحان اللہ کیا جذبات تھے۔

آٹھ صحابہ کی چین میں آمد اور ان کی دعوتِ اسلام

٩ کہا جاتا ہے کہ چین کے اندر آٹھ حضرات صحابہؓ پہنچے اور تاجر بن کر پہنچے اور تجارت کی لائن سے انہوں نے تبلیغ اسلام کی دیانت اور معاملے کی صفائی اور سچائی پر عمل کر کے انہوں نے دکھلایا اور لوگوں کو آمادہ بھی کیا تو ہزاروں آدمی ان کے ساتھ ہو گئے اور ان چیزوں پر چلنے لگے کہ واقعی یہ دیانت کا راستہ ہے۔

اس سے مقامی چینیوں کے اندر حسد پیدا ہوا کہ ان کی دکانیں چل رہی ہیں اور مقامی دکانیں ٹھپ ہیں۔ یہ حضرات سچے تھے اس لئے تجارت میں فروغ ہوا۔ اور دوسرے دغل فسل کرتے تھے۔ تو مقامی تجار حکومت کے پاس پہنچے کہ یہ غیر ملکی تاجر کہاں سے آگئے ہیں، انہوں نے بازار ٹھنڈے کر دیئے ہیں، ان کو یہاں سے نکالا جائے۔

چنانچہ آٹھوں حضرات کو حکومت نے بلایا اور کہا کہ تم ہمارے ملک کو کیوں تباہ کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تباہ کر رہے ہیں یا آباد کر رہے ہیں؟ ہم نے دیانت داری سکھلائی، معاملے کی سچائی سکھلائی تو یہ کام ملک کے فروغ کا ہے تباہی کا نہیں ہے۔ مگر انہوں نے کہا کہ تم لوگ نکل جاؤ تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ ہماری غلطیاں بتلا دیں ہم ان کی اصلاح کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم زبردستی نکالیں گے۔ تو ان آٹھوں آدمیوں نے پوری چینی حکومت کو چیلنج کر دیا کہ ہم نہیں جائیں گے وہاں سے جبراً حکم ہوا کہ انہیں یہاں سے نکالو۔ جب ان کے نکلنے کا وقت آیا تو چین کے سارے عوام ان کے ساتھ تھے کہ جہاں یہ جائیں گے ہم بھی وہیں جائیں گے۔ یہ منظر دیکھ کر ذمہ دارانِ حکومت نے کہا کہ جب اس قدر لوگ ان کے ساتھ چلے جائیں گے تو آپ حکومت کس پر کریں گے؟

نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو آڈر واپس لینا پڑا۔ اور کہا کہ تم اپنے کام میں لگے رہو۔ ان آٹھوں آدمیوں کا ثمرہ ہے کہ آج چین میں آٹھ کروڑ مسلمان ہیں تو انہوں نے تجارت کی لائن سے دین پھیلایا۔ (خطبات حکیم الاسلام)

کوفہ اور قرقیسیہ میں جماعت صحابہؓ تبلیغ کیلئے کا جانا

١٠ فتح القدیر کتاب الزکوٰۃ میں مذکور ہے حضرت عمرؓ نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو ایک جماعت کے ساتھ کوفہ بھیجا اور حضرت معقل بن یسارؓ، عبد

اللہ بن مغفلؓ ، عمران بن حصینؓ کی جماعت کو بصرہ اور عبادہ ابن الصامتؓ و ابو درداءؓ کی جماعت کو شام بھیجا۔ یہ جماعتیں مسلمانوں کے پاس گئیں جیسا کہ ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ٦ میں مذکور ہے۔

میرے دوستو! صحابہؓ تو اللہ کے راستے کی آواز سن کر ایسے نکلتے جیسے اذان کی آواز سن کر نمازی مسجد کی طرف آتا ہے۔ ایسے ہی دین کی آواز سن کر صحابہ تمام کاروبار، بیوی، بچوں کو چھوڑ کر اللہ کے راستے میں نکلتے تھے۔

☆ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ اگر میری شادی کی پہلی رات ہو، بیوی انتہائی خوبصورت ہو، اور بچہ پیدا ہونے کا بھی گمان ہو لیکن پھر بھی میں اللہ کے راستے کی آواز کو ترجیح دوں گا۔

☆ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غنم میں بھیجا آپ ﷺ کی محبت کی برکت سے آدھے سے زیادہ قبیلہ کے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔ (حیاۃ الصحابہ)

☆ ابو اسامہؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی قوم کے پاس جا کر دعوت دو حضرت اسامہؓ نے جا کر دعوت دی لیکن آپکی قوم نے دعوت کو قبول نہ کیا پھر آپکی قوم نے پینے کا پانی آپ پر بند کر دیا حتیٰ کہ سخت پیاس کے باوجود انہوں نے پانی نہیں پلایا۔ تو چونکہ آپؓ داعی تھے اور داعی اللہ کا سفیر ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی پوری مدد و نصرت ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے لئے غیب سے پانی کا انتظام کیا۔ جب قبیلہ والوں کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ (حیاۃ الصحابہ)

☆ عمرو بن زبیرؓ قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے تھے جب مسلمان ہوئے تو

آپ ﷺ نے انہیں انکے قبیلہ کی طرف دعوت دینے کیلئے بھیجا۔ چونکہ آپ کی قوم آپ کی بڑی عزت کرتی تھی اس وجہ سے جب تک آپ اپنی قوم کی طرف گئے تو پورا قبیلہ آپ سے ملنے آیا۔ حضرت عمروؓ نے ان کو دین اسلام کی دعوت دی تو غصہ میں آگئے اور کہنے لگے یہ کونسے نئے مذہب کی تم دعوت دے رہے ہو، پھر آپ کو اتنا مارا کہ آپ شہید ہو گئے۔ (حیاۃ الصحابہ)

☆ حضرت طفیل دوسیؓ بڑے شاعر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعوت دی اور کلام اللہ سنایا۔ طفیل دوسی نے کہا اللہ کی قسم میں نے اس سے اچھا کلام نہیں سنا۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ جانے سے پہلے طفیل دوسیؓ نے کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی نشانی دے دیں جس سے مجھے اپنی قوم کو دعوت دینے میں مدد ملے پھر اللہ کے حکم سے آپ کے جسم سے نور کی روشنی نکلنے لگی۔ وہ روشنی قندیل کی طرح معلوم ہوتی تھی۔ چنانچہ جب آپ نے اپنی قوم کو دعوت دی تو ۷۵ گھرانے مسلمان ہو گئے۔

(حیاۃ الصحابہ)

حضرت عمرؓ اور فکر امت

۱۰ حضرت عمرؓ کے قلب میں امت کا کتنا درد و غم تھا اس کے متعلق بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ فی الحال ایک واقعہ بندہ نے یہاں لکھا ہے۔

عمرؓ کے دور میں ایک شخص جس کا نام جبلا تھا اور وہ صحابہ رسول بھی تھے لیکن بعد میں مرتد ہو کر دور دراز کے ایک ملک کی حکومت کے خاص عہدے پر

اس بادشاہ نے آپ کو رکھا۔ حضرت عمرؓ کو جبلہ کے مرتد ہونے کا بڑا غم تھا۔ چنانچہ آپؓ نے دو صحابہ کو ان کے ملک کی طرف بھیجا۔ یہ دونوں مجاہد ہزاروں کلو میٹر کا سفر کئی دنوں میں طے کر کے وہاں پہنچے اور جبلا کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا کہ میری دو شرطیں ہیں:

۱۔ حضرت عمرؓ اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دیں۔

۲۔ دوسری شرط کے بارے میں کہا کہ خلافت مجھے دے دی جائے۔

چونکہ وہ صحابی جانتے تھے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں امت کا بڑا درد ہے، چنانچہ اس وجہ سے انہوں نے نکاح کا تو وعدہ کر لیا مگر دوسری شرط کے بارے میں کہا کہ ہم عمرؓ سے پوچھیں گے۔ چنانچہ یہ دونوں صحابہ ہزاروں کلو میٹر کا سفر کر کے جب دوبارہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو آپؓ نے سفر نامہ سن کر فرمایا کہ ارے اللہ کے بندو تم خلافت کا بھی وعدہ کر لیتے، اس وجہ سے ایک آدمی جہنم سے بچ جائیگا۔ چنانچہ یہ صحابہ دوبارہ سفر کر کے وہاں پہنچے تو سامنے سے ایک جنازہ کو آتا ہوا دیکھا جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ جبلا کا جنازہ تھا۔

(خطبات حکیم الاسلام)

ابو طالب مکیؒ نے لکھا ہے

۱۱ قوت القلوب میں ابو طالب مکیؒ نے لکھا ہے صحابہ اور تابعین ۵ باتوں کا بہت اہتمام کرتے تھے:

۱۔ تلاوت قرآن۔

۲۔ مسجد کو آباد کرنا نوافل وغیرہ سے۔

۳۔ ذکر اللہ۔

۴۔ نیکی کا حکم کرنا۔

۵۔ برائی سے روکنا۔

بقول ایک اللہ والے کے

۱۲ حضرت عمرؓ کو امت کا ایسا درد و فکر تھا کہ جب بھی مسلمانوں پر کوئی آزمائش آجاتی یا وہ کسی مصیبت سے دوچار ہوتے تو آپؓ بیمار ہو جاتے اور یہی حالت حضرت علیؓ اور سیدنا عمر بن عبد العزیزؒ کی تھی۔

امام شعرانیؒ

۱۳ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب بھی مسلمان کسی مصیبت سے دوچار ہوتے تو یہ کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے۔ اور ان کی یہ حالت برقرار رہتی۔ یہاں تک کہ مصیبت ختم ہو جاتی۔ حقیقتاً وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان پر کاربند تھے۔ ارشاد رسول عربی ﷺ ہے:

وَمَن لَّم یَتم بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْهُمْ

(رواہ الطبرانی)

اور جس نے مسلمانوں کے امور کا صحیح طور پر اہتمام نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (الحدیث)

حضور ﷺ والا غم اور تابعین و تبع تابعین

حضرت عمرؓ نے ایک خط میں لکھا کہ میری آرزو ہے کہ تمام لوگ مسلمان ہو جائیں آپؓ کے زمانے میں بے شمار فتوحات ہوئیں اور ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں ۱۰ تابعین کی جماعت بھیجی تھی۔ (دین کی محنت کیلئے)۔

روس میں تابعین کی آمد کا منظر

روس میں جماعت گئی پوچھا دین کیسے پھیلا؟ کہا یہاں حضرت عمرؓ نے ۴۰ کے قریب تابعین کی جماعت کو روس بھیجا اور اس جماعت میں دو صحابہ بھی تھے جب یہ جماعت روس پہنچی تو وہاں کے پادری کہنے لگے یہ کونسا مذہب لے کر آگئے۔ چنانچہ ان سب کو شہید کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس جگہ پر کچھ پادریوں کا گزر ہوا، انہوں نے دیکھا کہ ان کے جسم ایک عرصہ گزرنے کے بعد بھی تازہ ہیں۔ یقیناً یہ اللہ کے خاص بندے ہیں۔ چنانچہ اس واقعہ سے ان کا دل نرم ہو گیا۔ اور ان کے دل ان لوگوں سے مرعوب ہو گئے۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ کو ان کی شہادت کا پتہ چلا تو آپ نے دوسری جماعت بھیجی اس کی برکت سے وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اور فکر امت

ایک موقع پر عمر بن عبد العزیزؒ نے خط میں کسی کو لکھا کہ میری آرزو ہے کہ تمام لوگ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ آپ نے ایک اور موقع پر ۱۰ تابعین کی جماعت کو افریقہ میں بھیجا، دین سکھانے کیلئے۔

ہارون رشید اور فکر امت

حیاۃ الحیوان میں علامہ دمیریؒ نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید کے زمانہ میں علماء نے مشورہ کیا کہ دنیا میں کوئی ایسی جگہ ڈھونڈی جائے جہاں دین اسلام نہ پہنچا ہو۔ چنانچہ ایک جگہ جماعت بھیجنے کا مشورہ ہوا اور وہ جماعت اس جگہ تین سال تک سفر کر کے پہنچی تو دیکھا کہ وہاں اذان ہو رہی ہے۔ وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں پر اسلام کیسے آیا۔ وہ لوگ ایک قبر پر لے گئے اور کہا کہ یہ "صاحب قبر" یہاں آئے تھے۔ پھر انہوں نے اونٹ کی ہڈیاں اور کچھ قرآن کا

حصہ دکھایا جسے وہ صحابی لکھ کر یا لکھا ہوا لائے تھے۔

میرے دوستو! قربان جائیں صحابہ پر کتنی دور دور تک انہوں نے اس کلمہ کو پہنچایا، نہ گھر کو دیکھا نہ بیوی بچوں کو دیکھا، نہ کاروبار کو دیکھا، دیکھا تو صرف اللہ کے دین کو دیکھا۔ بس ہر موقع پر دین کے تقاضے کو معلوم کیا اور مقدم رکھا۔

(حیاۃ الحیوان)

ہارون الرشید کے پوتے کا خواب

ہارون الرشید کا پوتا (غالباً قاسم) نام تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ ذوالقرنین نے جو دیوار یاجوج ماجوج سے بچنے کیلئے کھڑی کی ہے وہ ٹوٹ گئی ہے۔ چنانچہ اس نے ۱۰۰۰ سے اوپر نوجوانوں کو اس علاقے میں بھیجا جب یہ گھڑ سوار اس جگہ پر کئی مہینوں کا سفر کر کے پہنچے تو دیکھا وہ دیوار تو قائم ہے البتہ انہوں نے ایک عجیب بات دیکھی وہ یہ کہ اس دیوار کے قریب ایک مسلمانوں کی بستی تھی، یہ لوگ بڑے حیران ہوئے کہ ان تک اسلام کس نے پہنچایا۔ جب تحقیق کی تو پتہ چلا فلاں صحابی آئے تھے۔ یہ ان کی محنت کے ثمرات ہیں۔

عمر بن عبد العزیزؒ اور فکر امت

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے قلب میں امت کا بڑا درد تھا۔ چنانچہ آپؒ نے سندھ میں سرداروں کے نام خطوط لکھے جن میں ان کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ آپؒ نے بہت سے علماء کو معلم کی حیثیت سے سندھ میں بھیجا۔

(الفاروق، شعبان ۱۴۱۳ھ)

حضرت فرّوخؒ اور فکر امت

حضرت فروّخؒ تابعی تھے دین کو پھیلانے کیلئے اللہ کے راستے میں نکلے اور واپسی ۲۷ سال کے بعد ہوئی اور بیوی بھی ایسی مجاہد کے ۲۷ سال تک پتہ نہ چلا

کہ شوہر زندہ ہے یا شہید ہو گیا۔ نہ کوئی خط نہ اتہ نہ پتہ بس اپنے چھوٹے بچے کی پرورش میں لگی رہی، حتیٰ کہ وہ بچہ جوان ہو گیا۔

ستائیس (۲۷) سال بعد انکے والد گھر واپس آئے۔ گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا، باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے سے ناواقف تھے۔ ربیعہ باہر نکلے تو دروازہ پر ایک اجنبی کو دیکھ کر سخت برہم ہوئے اور کہا دشمن خدا تو میرے گھر پر حملہ کرتا ہے۔ فروخ نے جواب دیا دشمن خدا تو میرے حرم میں گھسا ہوا ہے۔ دونوں میں یہاں تک گفتگو بڑھی کہ باہم دست و گریباں ہو گئے۔ یہ شور ہنگامہ سن کر پاس پڑوس کے آدمی جمع ہو گئے۔ یہاں آکر دیکھا تو دونوں آدمی گتھے ہوئے تھے۔

ربیعہ، فروخ سے لپٹے ہوئے کہہ رہے تھے کہ خدا کی قسم تجھ کو حاکم شہر کے پاس لے جائے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ فروخ کی زبان پر بھی یہی کلمات تھے۔ اتنے میں حضرت مالک بن انسؒ پہنچ گئے اور فروخ سے کہا بڑے میاں آپ کسی دوسرے گھر میں ٹھہر جایئے، اس وقت فروخ نے اپنا تعارف کرایا کہ بنی فلاں کا غلام ہوں، میرا نام فروخ ہے اور یہ میرا گھر ہے۔

ان کی آواز سن کر بیوی گھر سے نکل آئیں اور انہیں پہچان کر بیٹے سے کہا کہ یہ تمہارے والد ہیں اور شوہر کو بتایا کہ یہ تمہارا فرزند ہے جسے تم حمل کی حالت میں چھوڑ گئے تھے۔ یہ پردہ اٹھنے کے بعد دونوں باپ بیٹے گلے مل کر خوب روئے۔ گھر میں داخل ہونے کے بعد فروخ نے بیوی سے اندوختہ کے متعلق پوچھا اور کہا میرے پاس چار ہزار دینار اور ہیں۔ بیوی کل روپے بیٹے کی تعلیم پر خرچ کر چکی تھی۔ جواب دیا ابھی ایسی جلدی ہی کیا ہے، روپیہ حفاظت سے دفن ہے اطمینان سے نکالوں گی۔ اس وقت ربیعہؒ کی ذات طالبانِ علم کا مرجع بن چکی تھی، مسجد نبوی میں ان کا حلقہ درس قائم تھا جس میں مدینہ کے بڑے بڑے ارباب علم، عمائد اور اشراف شریک ہوتے تھے۔

ربیعہؒ معمول کے مطابق وقت پر مسجد چلے گئے۔ ان کی ماں نے درس کا وقت پہچان کر شوہر سے کہا ذرا مسجد نبوی میں جا کر نماز پڑھ آؤ۔ فروخ مسجد چلے گئے تو دیکھا کہ ایک شخص کے گرد لوگوں کا ہجوم لگا ہوا ہے۔ امام مالکؒ، حسن بن زیدؒ، ابن ابو علی لہبیؒ اور مساحقی وغیرہ مدینہ کے شرفاء اور اکابر حلقہ درس میں شریک ہیں۔ فروخ یہ ہجوم دیکھ کر قریب چلے گئے۔ لوگوں نے راستہ دے دیا۔ ربیعہؒ نے درس میں خلل پڑنے کے خیال سے سر جھکا لیا۔ فروخ نے لوگوں سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں؟ انہوں نے بتایا ربیعہ بن عبدالرحمٰن فروخ، یہ سن کر وہ فرطِ مسرت سے بول اٹھے خدا نے میرے لڑکے کو رتبہ عطا کیا اور گھر جا کر بیوی سے کہا میں نے تمہارے لڑکے کو ایسے رتبہ پر دیکھا کہ اس سے قبل کسی صاحب علم فقیہ کو نہ دیکھا تھا۔ شوہر کی زبان سے یہ اعتراف سننے کے بعد بیوی بھی بڑی خوش ہوئیں کہ میری تربیت اور میرے شوہر کی قربانی رائیگاں نہیں گئی۔ (علمی وادبی جواہر پارے)

حضور ﷺ والا غم اور اکابرین امت

محمد بن قاسم اور فکر امت

محمد بن قاسمؒ کی محنت سے سندھ اور پنجاب میں اسلام آیا یہ اللہ کا بندہ اس نے اتنی بڑی قربانی دین اسلام کو زندہ کرنے میں دی جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے آپ کے بارے میں بندہ نے حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ العالی سے سنا کہ آپ کی جب شادی ہوئی تو شادی کے بعد صرف ۴ ماہ اپنی بیوی کے ساتھ رہ سکے پھر اللہ کے راستے میں نکلنے کا وقت آیا تو اپنے قدم پیچھے نہیں

ہٹائے بلکہ آگے بڑھائے اور پھر سوا دو سال تک اللہ کے راستے میں رہ کر شہید ہو گئے۔

اولیاء اللہ اور فکر امت

حضرت گنج شکرؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت قطب بختیار کاکیؒ، حضرت علاؤالدین کلیریؒ، حضرت خواجہ باقی باللہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت خواجہ گیسو دراز ، حضرت بہاء الدین زکریاؒ، حضرت شاہ رکن عالمؒ، وغیرہ وغیرہ، تمام حضرات اپنے گھر اور وطن چھوڑ کر اس علاقہ میں کس غرض سے آئے؟ کیا مال و دولت اور حکومت کے حصول کے لئے آئے تھے؟ ظاہر ہے کہ یہ حضرات صرف اللہ کے دین کی تبلیغ اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان کا مقصد وہی تھا جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا تھا۔ ہمارے ملک میں موجودہ مسلمانوں کی تعداد اور کثرت انہی حضرات کی تبلیغ کا صدقہ ہے۔ ان بزرگوں نے اتباع سنت میں فقیرانہ زندگی گزاری مجاہدے کیے۔ سختی اور تکالیف میں بسر گزر کی، لیکن فرض کی ادائیگی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے درجات بلند فرمائے اور ان کے فیض کو جاری رکھے۔ آمین

امام احمد بن حنبل اور فکر امت

امام احمد بن حنبلؒ کے ہاتھوں ہزاروں آدمی اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کے جنازے میں ۲۵ لاکھ آدمی شریک ہوئے اور ۲۵ ہزار آدمی مسلمان ہوئے۔

ابن جوزیؒ اور فکر امت

ابن جوزیؒ کے بھی صرف ایک بیان میں ہزاروں آدمی تائب ہوتے اور آپ کے ہاتھوں ۲۲ ہزار آدمی مسلمان ہوئے۔ (آنسوؤں کا سمندر)

شیخ زکریا ملتانیؒ اور فکر امت

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ نے فرمایا شیخ زکریا صاحب ملتانیؒ کے ہاتھ پر ۸۰ ہزار آدمی ایمان لائے۔ (خطبات محمود ج ۲ ص ۲۴۵)

ہندوستان میں اسلام کیسے پھیلا

معزز حضرات! جس طرح اسلام وسط ایشیا وغیرہ میں اپنی حقانیت اور علماء و صلحاء کی مساعی کی بناء پر پھیلا۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی اسلام اسی قسم کی مساعی اور اپنی سچائی کی بناء پر مقبول عام ہوا۔ ۳۹۵ھ میں سید اسماعیل لاہوری بخارا سے تشریف لائے آپ علوم ظاہری اور باطنی، علم فقہ و تفسیر وغیرہ میں امام وقت تھے۔ سب سے پہلے اسلامی واعظین میں سے آپ یہاں آئے۔ آپ کی مجلس وعظ میں ہزاروں آدمی آتے اور فیضیاب ہوتے تھے آپ کا بیان اس قدر مؤثر ہوتا تھا کہ ہر روز سینکڑوں آدمی مشرف بااسلام ہوتے تھے۔ جب یہ پہلے لاہور میں تشریف لائے ہیں اور پہلے جمعہ کو آپ نے ممبر پر بیان کیا ہے تو دو سو پچاس آدمی مشرف بااسلام ہوئے۔ دوسرے جمعہ کو پانچ سو آدمی مشرف بااسلام ہوئے۔ تیسرے جمعہ کو ایک ہزار کفار و مشرکین زمرۂ اہل توحید میں داخل ہوئے اس طرح آپکے ذریعے نہایت کثرت سے لوگ داخل اسلام ہوتے رہے۔ آپکی وفات ۴۴۵ھ میں لاہور میں واقع ہوئے۔ (تاریخ اولیاء جلد اول ص ۳۲۳)

شیخ احمد سرہندیؒ اور فکر امت

شیخ احمد سرہندیؒ کے دست مبارک پر ۹ لاکھ آدمیوں نے توبہ کی اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور آپ نے مخلوق کو اللہ کی طرف دعوت دینے، لوگوں کو راہِ حق دکھانے اور ان کی دینی تربیت کے لئے نو ہزار افراد کو خلافت سے سرفراز کیا۔ (اخسر العالم ابوالحسن ندوی ص ۲۳۶)

تھی تو میں نے طالبین کو ذکر کی تلقین شروع کی، اور ادھر میری توجہ زیادہ ہوئی۔ اللہ کا کرنا، آنے والوں پر اتنی جلدی کیفیات اور احوال کا ورود شروع ہوا اور اتنی تیزی سے حالات میں ترقی ہوئی کہ خود مجھے حیرت ہوئی اور میں سوچنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور اس کام میں لگے رہنے کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ زیادہ سے زیادہ یہی کہ کچھ اصحاب احوال اور ذاکر اور شاغل لوگ پیدا ہو جائیں۔

پھر لوگوں میں ان کی شہرت ہو جائے تو کوئی مقدمہ جیتنے کی دعا کے لئے آئے، کوئی اولاد کے لئے تعویذ کی درخواست کرے، کوئی تجارت اور کاروبار میں ترقی کی دعا کرائے، اور زیادہ سے زیادہ یہ کہ ان کے ذریعہ بھی آگے کو چند طالبین میں ذکر و تلقین کا سلسلہ چلے۔ یہ سوچ کر ادھر سے بھی میری توجہ ہٹ گئی اور میں نے یہ طے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر و باطن کی جو قوتیں عطا فرمائی ہیں ان کا صحیح مصرف یہ ہے کہ ان کو اسی کام میں لگایا جائے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوتیں صرف فرمائیں۔ اور وہ کام ہے اللہ کے بندوں کو اور خاص کر غافلوں اور بے طلبوں کو اللہ کی طرف لانا اور اللہ کی باتوں کو فروغ دینے کے لئے جان کو بے قیمت کرنے کا رواج دینا۔ بس یہی ہماری تحریک ہے اور یہی ہم سب سے کہتے ہیں۔ یہ کام اگر ہونے لگے تو اب سے ہزاروں گنا زیادہ مدرسے اور ہزاروں گنا ہی زیادہ خانقاہیں قائم ہو جائیں، بلکہ ہر مسلمان مدرسہ اور خانقاہ ہو جائے۔

(ملفوظات مولوی الیاسؒ ص۲۶ تا ۲۷)

پانچواں واقعہ

حضرت مولانا الیاسؒ کے سینے میں امت کا کتنا درد غم تھا اس سے متعلق چند باتیں عرض خدمت ہیں۔

چھٹا واقعہ

☆ حضرت مولانا الیاسؒ کا قد ۵ فٹ اور ۲ انچ تھا، زبان میں لکنت تھی، اور وزن ۴۰ کلو تھا۔ حتیٰ کہ امت کے فکر میں گھلتے، گھلتے آپ کے جسم کی کھال ہڈیوں سے لگ گئی تھی۔ آپ کے بارے میں یہ سنا کہ آپؒ تنہائیوں میں کثرت سے روتے تھے۔ امت کے لئے دعائیں کرتے۔ ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ اتنا کیوں روتے ہیں؟ کوئی کہتا ہے کہ میرے ذمے دوکانداری ہے، کوئی کہتا ہے کہ میرے ذمے کاروبار ہے، کوئی کہتا ہے کہ میرے ذمہ کھیتی باڑی ہے، پھر اگر لوگ یوں ہی کہتے اور کرتے رہے تو اس دین کی محنت کو کون کرے گا؟ (کون مقصد نبوی میں اپنی جان کھپائے گا)۔ اس پر ایک اللہ والے کا ملفوظ یاد آگیا کہ فرماتے تھے آج ہم نے تمام انبیاء کے کام کو فٹبال سمجھ رکھا ہے ہر کوئی اسے دوسرے کے ذمہ لگاتا ہے۔

ساتواں واقعہ

☆ ایک مرتبہ رات کو آپ کو امت کے غم کی وجہ سے نیند نہیں آرہی تھی آپ کی بیوی نے پوچھا آپ بار بار کروٹ کیوں بدل رہے ہیں۔ تو فرمایا اگر میں نے تجھے بتلا دیا تو جاگنے والے دو ہو جائیں گے۔

آٹھواں واقعہ

☆ ایک موقع پر آپ نے دعا کرتے ہوئے اشاد فرمایا کہ اے اللہ اگر آپ نے کافروں کے لئے جہنم کو طے کر دیا ہے تو اے اللہ جہاں یہ بات لکھی ہے اسے مٹا دیجئے۔

نواں واقعہ

☆ مولانا الیاسؒ ایک موقع پر سینما کے قریب سے گزرے تو لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ جو ٹکٹ لینے والوں کی لائن لگی ہوئی ہے ان کے بارے میں آپؒ کی کیا رائے ہے؟ مولانا نے فرمایا یہ لوگ تو بڑے ایمان والے ہیں اور ہم سے اچھے ہیں۔ (یہ مولانا کا حسن ظن تھا کہ ہم سے اچھے ہیں)۔ کہا حضرت یہ بات سمجھ میں نہیں آئی؟ ارشاد فرمایا ان لوگوں سے کہہ دیا جائے کہ فلاں مسجد میں ہندوؤں نے حملہ کر دیا ہے تو ان میں سے ایک بھی یہاں نظر نہیں آئے گا اتنا تو ایمان ان میں موجود ہے۔

میرے دوستو! حقیقت میں بھی ایسا ہی ہے۔ بقول ایک اللہ والے کے مسلمان کی مثال ایسے ہیرے کی ہے کہ اس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہو، جب تک اس کو صاف کیا جائے تو ہیرا چمک اٹھتا ہے مسلمان کی مثال ایسے ہی ہے۔ آج ہمارے دل میں دنیا کی محبت اور غیر اللہ سے ہونے کے یقین کی ایسی تہہ جمی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے مسلمان آج تک چمک نہیں رہے۔ تھوڑی سی محنت کی بات ہے کہ مسلمان بھی چمک سکتا ہے۔ اور اس چمکنے کا ذریعہ دعوت و تبلیغ اور خانقاہ ہے اور نیک صحبت ہے۔

☆ ایک موقع پر فرمایا کہ تبلیغ میں لاکھوں لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اصل میں وہ لگا ہوا ہے جسے لگی ہوئی ہے اور لگی ہوئی اس کو ہے جو لوگوں کو لگانے میں لگا ہوا ہے اور لوگوں کو لگانے میں وہ شخص لگا ہوا ہے جس کو حضور ﷺ والا غم نصیب ہو جائے اور یہ غم اسے نصیب ہوتا ہے جو قربانی کے درجوں میں آگے سے آگے بڑھتا ہے۔

☆ مولانا پر ایک دن ایسا بھی آیا کہ اہل علم کہنے لگے کہ مولانا نے علم کو

ذلیل کر دیا۔ اس وقت مولانا الیاسؒ نے فرمایا کہ ہائے میرا حبیب ﷺ تو ابو جہل کے پاس بار بار جا کر دعوت دیتا تھا۔ پھر میں مسلمانوں کی منت کر کے کیسے ذلیل ہو سکتا ہوں۔

احقر مؤلف عرض کرتا ہے آج امت دین اور اہل علم سے اس وجہ سے دور ہے کہ انہوں نے در در پھرنے والی سنت کو چھوڑ دیا اور خود کنواں بن کر بیٹھ گئے۔ یعنی جو دین کی بات پوچھنے آتا ہے تو اسے بتا دیتے ہیں مگر بادل کی طرح خود نہیں برستے کنوئیں کی طرح ایک جگہ رہتے ہیں۔ اس لئے احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ جس عالم کے اندر یہ پانچ (۵) صفات ہوں گی وہ اپنا محلہ نہیں اپنا شہر نہیں اپنا ملک نہیں بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ پر شرط خود چل کر جانے کی ہے اور آج سے اکثر اہل علم ہر روز درس دیتے ہیں اور ہر جمعے بیان کرتے ہیں لیکن مجمع کا حال جو ۴۰ سال پہلے تھا وہی ۴۰ سال کے بعد ہوتا ہے۔ ۴۰ سال پہلے بھی ڈاڑھی نہیں اور اب بھی نہیں ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف ان پانچ صفات میں کمزوری ہے۔ اللہ کے لئے تمام اہل علم اور خطیب حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اندر درج پانچ صفات کو پیدا فرمائیں۔ (۱) سنت کا اہتمام (۲) تقویٰ کا التزام (۳) مطالعہ کتب کا اہتمام (۴) فارغ اوقات میں آپؐ کی طرح خود لوگوں کے پاس چل کر جانا اور ان سے دین کی بات کرنا (۵) محبت اہل اللہ خاص طور پر در در پھرنے کا اور مطالعہ کر اہتمام کریں ورنہ تو بندہ نے اکثر یہی دیکھا ہے کہ خطیب حضرات اسلامی مہینوں کی خصوصیات پر یعنی خاص دن یا رات کی فضیلت ہی کا بیان کرتے ہیں یا پھر انبیاء کے واقعات رٹے رٹائے سنا دیتے ہیں، یا پھر اختلافی مسائل بیان کرتے ہیں۔ جمعہ کا قیمتی وقت صرف کرنے میں۔

اس کی بڑی وجہ اہل اللہ کی مجلس میں حاضری نہ دینا بھی ہے۔ ورنہ جو خطیب حضرات موجودہ دور کے کسی بزرگ سے اصلاحی تعلق قائم کئے ہوئے ہیں اور ان کی مجالس میں حاضری بھی دیتے ہیں۔ ان کے بیانات تو الحمد للہ اللہ کی محبت کی شمع دل میں روشن کرتے ہیں یعنی بڑے مؤثر ہوتے ہیں۔ ایسے حضرات کا تو صرف ایک بیان ہی زندگی کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ یہ بات بندہ نے کسی پر تنقید کرنے کیلئے نہیں لکھی بلکہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر لکھی۔ آپ حضرات خود سوچیں ہر مسجد میں روزانہ درس قرآن و حدیث ہو اور بیان کرنے والا اگر ان ۵ صفات سے بھرا ہوا ہو گا تو صرف ایک امام اپنا محلّہ نہیں بلکہ پورے علاقے کی دینی فضا بنا سکتا ہے۔

دسواں واقعہ

☆ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ دین کی تبلیغ کے سلسلہ میں بہت بے چین رہتے، بعض اوقات ماہی بے آب کی طرح تڑپتے اور فرماتے، میرے اللہ میں کیا کروں، کچھ ہوتا نہیں۔ کبھی کبھی دین کے اس درد اور اس فکر میں بستر پر کروٹیں بدلتے اور بے چینی بڑھتی تو اٹھ اٹھ کر ٹہلنے لگتے، ایک رات والدہ مولانا محمد یوسف صاحب نے پوچھا کہ، آخر کیا بات ہے کہ نیند نہیں آتی؟ فرمایا کیا بتلاؤں، اگر تم کو وہ بات معلوم ہو جائے تو جاگنے والا ایک نہ رہے دو ہو جائیں۔ (مولانا الیاسؒ اور انکی دینی دعوت ص۲۱۹)

گیارہواں واقعہ

☆ ایک مرتبہ دوران تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے ایک شخص (کے کندھے) پر ہاتھ رکھ دیا، وہ آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر اب کے تم نے ہاتھ لگایا تو میں لٹھ ماروں گا۔ مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے فوراً اس

کے پاؤں پکڑ لئے اور فرمایا، پاؤں پکڑنے پر مارنے کا تو نہیں کہا تھا۔ اسکا غصہ کافور ہو گیا اور وہ فوراً نرم پڑ گیا۔ (ایضاً)

بارہواں واقعہ

☆ مولانا الیاسؒ کے دور میں جماعتیں آپؒ سے مصافحہ کر کے اللہ کے راستے میں نکل رہی تھیں تو ایک میواتی نے مولانا کے کانوں میں کہا ارے مولوی الیاس کل رات کو میری بچی کا انتقال ہو گیا ہے میں تو اللہ کے راستے میں جا رہا ہوں کسی کو جنازے کے لئے بھیج دیجئے گا۔

سب سے پہلے نکلنے والی تبلیغی جماعت

سب سے پہلے آٹھ آدمیوں نے بڑی مشکل سے تین دن یا آٹھ دن کے لئے اپنا نام دیا۔ اب مولانا الیاس صاحبؒ خود اس کے امیر اور معلم بنے اپنے ساتھ آپ نے ایک قاری بھی لے لیا اور سارے راستے مولانا اپنے ہمراہیوں کو آداب مسجد بتلاتے ہوئے اور کلمہ ایمان کی باتیں سکھلاتے ہوئے اور چوبیس گھنٹے کی ایمانی اسلامی زندگی سمجھاتے ہوئے مسجد میں لے گئے جہاں آپ نے گشت کا عمل کروایا اور بے نمازیوں کو بڑی خوشامد در آمد اور بڑی منت سماجت کے ساتھ یہاں تک کہ پگڑیاں ان کے پاؤں میں رکھ کر مسجد میں بلوایا اس طرح آپ نے کام شروع کیا۔

حضرت مولانا یوسف کاندھلویؒ اور فکر امت

مولانا الیاسؒ نے اس دنیا سے رخصت فرمانے سے پہلے مولانا یوسفؒ کو امیر تبلیغ منتخب فرمایا۔ حضرت مولانا یوسف صاحبؒ کو امت کا کتنا درد و غم تھا اسے بندہ تحریر کے سانچے میں لانے سے قاصر ہے۔ البتہ اختصار کی غرض سے کچھ واقعات پیش خدمت ہیں۔

☆ بندہ نے یہ واقعہ فیصل آباد کی شوریٰ کے بھائی عبدالقیوم صاحب سے سنا کہ مولانا یوسفؒ نے خواب میں دیکھا کہ ایک دریا کے کنارے ۲ قبریں پھٹی، اسمیں سے دو نورانی شکلیں ظاہر ہوئیں۔ لیکن کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے اور جسم میں سے خون رس رہا تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا ہم وہ ہیں جنہوں نے ان آنکھوں سے اللہ کے حبیب ﷺ کو دیکھا۔ پھر کہا ارے مولوی یوسف اگر اللہ ہمیں اس دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو ہم تمہیں بتلائیں کہ تبلیغ کرنا کسے کہتے ہیں۔ اور پھر مزید یہ بھی فرمایا کہ ہم نے تو آپ میں لیٹ کر بھی اللہ کے دین کی دعوت دی! احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس خواب کا مقصد مولانا کی فکر میں اضافہ کرنا ہے

☆ بھوپال میں اجتماع تھا اور دوسری طرف مولانا یوسفؒ کی ران میں بڑا گہرا زخم تھا اور ڈاکٹروں نے آپ کو زیادہ حرکت کرنے سے منع کیا ہوا تھا پھر بھی مولانا نے بھوپال کے اجتماع میں بیانات کیئے۔ اس کے بعد وہاں سے ۴۰ میل کے فاصلے پر ایک اور جگہ اجتماع تھا۔ لوگوں کے منع کرنے کے باوجود مولانا نے اس اجتماع میں بھی مجمع سے بات کی تو مولانا کی فکر اور پر جوش لہجے کی وجہ سے خون کی گردش تیز ہوگئی جس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا۔ پھر بھی مولانا بات کرتے رہے حتیٰ کہ ۷،۸ کپڑے رکھے گئے وہ بھی خون سے بھر گئے۔

(ماہنامہ بنوریہ)

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب اور فکر امت

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم نے دارالعلوم کورنگی ہی کی ایک مجلس میں ایک واقعہ سنایا۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا کے سینے میں امت کا کتنا درد و غم ہے امت کی کتنی فکر ہے۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک گاؤں

میں میری تشکیل ہوگئی میں متکلم تھا میں ایک دوکاندار کے پاس گیا۔ میں نے اس سے کہا، بھائی ذرا بات سنو گے؟ کہنے لگا کہ نہیں سننی۔ میں نے کہا! چچا ہم سے کیا غلطی ہوگئی! کہنے لگا "تاڈا مذہب اور ساڈا مذہب اور ہے" یعنی تمہارا مذہب اور ہمارا مذہب اور ہے (حقیقت میں وہ بدعتی تھا) میں نے اس سے کہا! چچا اذان ہوگئی ہے، ہمارے ساتھ نماز کیلئے چلو! کہنے لگا، اے مولوی! کمانا بھی تو فرض ہے۔ میں نے کہا، اس سے بڑا فرض نماز ہے۔ کہنے لگا، مولوی! سر نہ کھا۔ مولانا نے اس سے کہا" آج تو سر کھانا ہی پڑے گا۔"

مولانا نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ لئے کہ تُو میری بات سن لے۔ اس نے بھی ہاتھ جوڑ کر کہا، اللہ کے واسطے سر نہ کھا، اللہ کے واسطے نہ سنا۔ مولانا نے کہا کہ میں نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا، اللہ کے واسطے میری بات سن لے۔ اس نے میرے ہاتھوں کو جھٹکا دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور باہر نکل گیا۔ مولانا کہنے لگے میں نے دل میں کہا اب تو اسے سنا کر ہی دم لوں گا۔ اتنے میں ایک اور آدمی بھی کھڑا ہو گیا، کہنے لگا یہ تمہیں کیا کہتے ہیں، سن لو اس کی بات تو اس کا دل تھوڑا نرم ہو گیا۔ کہنے لگا ارے مولوی بول کیا بولتا ہے؟ میں نے اس کو تھوڑی دعوت دی جو گشت میں دیتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ چلو مسجد میں اس طرح اس وقت بھی اس نے منع کیا، خیر اس کو اس طرح پکڑ دھکڑ کر مسجد میں لائے۔ پھر مولانا نے کہا اتفاق سے نماز کے بعد بیان بھی میرا ہی تھا۔

جب تشکیل کا وقت آیا تو سب سے پہلے اس نے کھڑے ہو کر چار مہینے لکھائے۔ بعد میں معافی بھی مانگی۔ تو میرے ایسے ہزاروں نمونے اس دنیا میں پھر رہے ہیں۔ پھر اپنے بارے میں فرمایا کہ ہم بھی خود ان میں سے تھے کہ ایک سال تک تبلیغ والے میرے کمرے کے دھکے کھاتے رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا غم اور ہم

میرے دوستو! اس دنیا میں ۶ ارب کے قریب انسان ہیں جس میں سے ۱/۴ مسلمان ہیں۔ پونے پانچ ارب کافر ہیں۔ ان سوا ارب مسلمانوں کے بارے میں اہل علم نے تحقیق کی تو پتہ چلا ان میں ۱۵، ۲۰ فیصد نماز پڑھتے ہیں بقیہ ۸۵ فیصد سے زائد بے نمازی ہیں ان فیصد نمازیوں میں کتنے صحیح سنت کے مطابق نماز پڑھتے ہیں۔ ان کا اندازہ آپ خود لگالیں۔ میرے عزیزو اب یہ کتنی فکر کی بات ہے۔ اربوں انسان کفر پر زندگی گزار رہے ہیں۔ انکا آخرت میں کیا بنے گا۔ ایک بات تو طے شدہ ہے، وہ یہ کہ اگر تمام انبیاء بھی مل کر کسی کافر کو جہنم کی آگ سے بچانا چاہیں تو بچا نہیں سکتے۔ آج ہمیں وہ امت کی فکر نہیں جو ہونی چاہئے۔

کسی کے جوان بیٹے کی لاش گھر میں رکھی ہوئی ہو تو کیا وہ کاروبار پر جائیگا کیونکہ اس کو ایک غم لگا ہوا ہے۔ ایسے ہی ہمیں امت کا غم لگ جائے کہ روزانہ ہزاروں آدمی بغیر کلمہ پڑھے دنیا سے جا رہے ہیں۔ ان کو جہنم کی آگ سے بچانا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم کاروبار کرنے کی نفی نہیں کرتے بلکہ کاروبار کو مقصد بنانے کی نفی کرتے ہیں۔

بقول ایک اللہ والے کے فرمایا کہ ؎

خنجر لگے کسی کو تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

فرمایا یہ شعر بھی ہمیں تبلیغ میں نکل کر سمجھ میں آیا، کیا مطلب دنیا کے کسی بھی کونے میں اگر کوئی شخص کفر پر مر رہا ہو یا نماز نہ پڑھتا ہو، تو ہمارے سینے میں ایک درد اٹھے۔ اسلئے کہا گیا کہ اللہ کا سب سے محبوب بندہ وہ ہے کہ کسی کو کانٹا بھی چبھے تو اس کو درد و فکر محسوس ہو کہ میرے بھائی کو تکلیف ہوئی۔

میرے دوستو! ہم میں سے جو جتنی قربانی دے گا، جتنی تبلیغ کرے گا وہ شخص اتنا ہی اللہ کا محبوب بنے گا اس کی قربانی پر اعمال صالحہ کا کھاتا کھلتا چلا جائیگا۔ اسی لئے کہا گیا بنیاد کا پتھر زیر زمین دفن ہوتا ہے، پھر اس کی قربانی پر عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ چند دانے زمین میں دفن ہو کر قربانی دیتے ہیں تو لاکھوں دانے وجود میں آتے ہیں۔ ہم قربانی دیں گے، بیوی بچوں کو گھر بار کو اللہ کی محبت میں دین کو پھیلانے کے لئے چھوڑیں گے تو انشاء اللہ ہماری قربانی سے کتنے لوگ جہنم کی آگ سے بچ جائیں گے۔

میرے دوستو! یہ امت اپنے لئے نہیں بھیجی گئی بلکہ پرایوں کیلئے بھیجی گئی ہے۔ یہ امت تو لوگوں کا تعلق اللہ سے جوڑنے کیلئے بھیجی گئی ہے۔

آج امت میں در در پھرنے کا جذبہ ہی ختم ہو گیا۔ آج لاکھوں نہیں کروڑوں نہیں کھربوں آدمی کفر کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور لاکھوں نہیں، کروڑوں آدمی نماز پڑھنے سے محروم ہیں۔ لاکھوں آدمی اعلانیہ گناہ کبیرہ، کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں تو ہمیں روٹی بھی اچھی نہیں لگنی چاہئے۔ کتنے انسان شراب پیتے ہوئے، زنا کرتے ہوئے مر گئے اور سانپ بچھوؤں کی وادی میں چلے گئے۔ اس پر ہمیں رونا بھی نہیں آیا۔ اللہ نے اپنے حبیب کے ذریعے ہمیں جو مقصد زندگی بتایا، آج ہم اس کو چھوڑ چکے ہیں، کتنے افسوس کی بات ہے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے آج ہمارا گھر آباد ہے، دوکانیں آباد ہیں، پر اللہ تعالیٰ کا گھر بے آباد ہے۔ اب مساجد میں ایسی فضا ایمان کی کمزوری کی وجہ سے بن چکی ہے کہ اب آذان کے وقت مساجد کھلنے لگی ہیں۔

آج ہمارے گھر کا پلستر اتر جائے تو سب فکر کرتے ہیں۔ اگر گھر میں پانی نہ ہو تو سارا گھر فکر میں لگ جاتا ہے، لیکن اگر گھر میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، اس کی فکر نہیں ہوتی۔

فکرِ امت پر موجودہ دور کے دو واقعات

فیضان کا درد بھرا واقعہ

بندہ نے بھائی عبد القیوم صاحب سے یہ حکایت سنی کہ کراچی کا ایک نوجوان جس کا نام فیضان تھا۔ اس نے رائے ونڈ میں چار ماہ لگائے اور جب محلے میں واپسی ہوئی تو دیکھا لوگوں کی اکثریت بے نمازی ہے۔ چنانچہ اس کے دل میں درد اٹھا وہ دردر پھرتا خود لوگوں کے پاس چل کر جاتا اور ان سے فکر آخرت و تعلق مع اللہ کی بات کرتا۔ ایک دن اس کی والدہ کہنے لگی بیٹا تیرا تو عجیب حال ہے تجھے نہ کھانے کی فکر ہے نہ سونے کی فکر ہے تو ہر وقت گشت کرتا رہتا ہے اور بھی لوگ چار مہینے لگاتے ہیں وہ تو ایسے نہیں ہیں۔ تو اس اللہ کے بندے نے عجیب بات کہی، کہا اماں کلاس میں ایک ہی لڑکا فرسٹ آتا ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی محبت میں اللہ کے نزدیک فرسٹ آجاؤں۔ خیر وہ نوجوان لوگوں پر محنت کرتا رہتا۔

پھر اللہ کے بندے کی سال کی بیرون ملک نائیجیریا میں تشکیل ہو گئی (الحمد للہ رائے ونڈ سے ہر سال ۲۰۰ کے قریب جماعتیں ایک سال بیرون ملک کیلئے نکلتی ہیں جو کہ دنیا کے کونے کونے میں پھر پھر کر اللہ کے نام کو بلند کرتی ہیں۔ اور ساڑھے چار ماہ کی بھی الگ جماعتیں نکلتی ہیں۔ اور ایک سال ملک کے اندر کی ۱۰۰ کے قریب جماعتیں رائے ونڈ سے نکلتی ہیں، جو ملک کے کونے کونے میں در در پھرتی ہیں۔ ان کی محنت کے کیا نتائج ہیں ان کو خدا کی قسم صرف تبلیغ میں نکلنے والا ہی سمجھ سکتا ہے، جو اس محنت میں نہیں لگا ہوا وہ اس محنت کے صحیح ثمرات و نتائج کو نہیں سمجھ سکتا۔

خیر وہ نوجوان سال میں نکلا پھر یہ جماعت واپسی میں حج کرنے بیت اللہ پہنچی اب اللہ کا کرنا ایسا ہوا وہ نوجوان بخار میں مبتلا ہو گیا اور واپسی سے ایک دن پہلے اس کا انتقال ہو گیا۔ اب جماعت کے ساتھیوں کا مشورہ ہوا کہ اس کو کہاں دفن کیا جائے، اس کی والدہ کو فون کیا گیا۔ دفن کے سلسلے میں تو اس کی والدہ کہنے لگی میں تو اپنے بیٹے کو اللہ کو دے چکی ہوں، وہ جن راہوں کا مسافر ہے اسے وہیں دفن کر دو۔ چنانچہ مشورہ سے اسے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے قدموں میں دفن کر دیا گیا۔

ہارون کا درد بھرا واقعہ

ملائشیا میں ایک نوجوان جس کا نام ہارون تھا رائے ونڈ میں (۴۰) چالیس دن لگانے آیا جب وہ وقت لگا کر اپنے محلے میں واپس پہنچا تو اسے بڑی فکر ہوئی کہ میرے محلے کی اکثریت اللہ سے روٹھی ہوئی ہے، میں کسی طرح ایسی محنت کروں کہ ایک ایک آدمی کے دل کا تعلق اللہ سے جڑ جائے۔ اسی فکر میں دن رات در، در پھرتا اور ہفتہ میں ایک دن مسجد میں بیان کے لئے کھڑا ہو جاتا لیکن کوئی اس کے بیان میں نہ بیٹھتا۔ تو آخر کار وہ جگہ جگہ ٹوپیاں پھیلا کر بیان کرتا کئی مہینہ یہ سلسلہ جاری رہا مگر کوئی بھی اس کے ساتھ نہیں جڑا۔ حتیٰ کہ اس کی محنت رنگ لائی۔ مزید چند ہفتے گزرنے کے بعد ۲ آدمی اس کے ہم ذہن ہوئے پھر وہ بھی اس کے ساتھ دردر پھرنے لگے۔

پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا ایک موقعہ ایسا آیا کہ اسی مسجد کو اللہ نے پوری ملائیشیا

کام کر کے بتادیا۔ ابھی حال ہی میں ملائشیا میں اجتماع ہوا تو لاکھوں آدمی جمع ہوئے اور ہزاروں آدمی اللہ کے راستے میں نکلے (یہاں ایک بات ضمناً عرض کر دوں، الحمد للہ رائے ونڈ کے زیر اہتمام دنیا کے ۲۰ کے قریب ملکوں میں ہر سال اجتماع ہوتا ہے) صرف وہاں (ملائشیا) کے ایک شہر لسٹر کی مسجد سے ۲۵ جماعتیں اللہ کے راستے میں نکلیں۔ حتیٰ کہ وہاں کے وزیر اعلیٰ داۃ الجعفر نے بھی تبلیغ میں وقت لگایا۔ اس کارگزاری کو سنانے کا مقصد یہ تھا کہ اس نوجوان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے کام کو اپنا کام سمجھا پھر اس کی قربانی و محنت کیا رنگ لائی، یہ آپ کے سامنے ہے۔ اب قیامت تک جو لوگ وہاں سے تبلیغ میں وقت لگائیں گے، تو اس کے نامہ اعمال میں بھی اس کا اجر لکھا جائے گا۔ کیونکہ وہ ان سب کے نکلنے کا ذریعہ بنا۔

ضرورتِ تبلیغ

① چند سال پہلے تنزانیہ جماعت گئی۔ اس جماعت کا خط رائے ونڈ آیا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہاں پر لوگوں میں دین کی اتنی طلب اور پیاس ہے، صرف ایک دن میں ہمارے ہاتھوں ۳ ہزار لوگ مسلمان ہوئے۔ اور جب وہ جماعت کام کر کے آئی تو انہوں نے کارگزاری سناتے ہوئے بتلایا کہ ہمارے ہاتھوں پورے سال میں ۲۰ ہزار لوگ مسلمان ہوئے۔

② متحدہ عرب امارات سے ۴۰ دن کی جماعت روس گئی۔ جب وہاں مسجد میں پہنچی تو دیکھا کہ مسجد میں تالا لگا ہوا تھا۔ تالا کھلوایا اور پھر جب مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ساری مسجد گرد سے اٹی ہوئی تھی۔ مسجد کو صاف کیا۔ پھر جب اذان دی تو ایک بوڑھی عورت روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی، میں نے ستر (۷۰) سال کے بعد اذان کی آواز سنی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ جماعت والوں نے گھر گھر، دوکان دوکان جا کر لوگوں کو اعمال صالحہ کی دعوت دی۔ پھر چند ہفتوں کی محنت کے بعد پورے علاقے میں دین کی فضا بن گئی اور پھر محلے والوں نے جماعت کی دعوت کی اور ۵۰۰ گز لمبا قالین بچھایا۔ اس دعوت میں جماعت والوں نے محلے کے لوگوں کو بتایا کہ ہم تو صرف ۴۰ دن کے لئے آئے تھے اور ہماری فلاں تاریخ کو واپسی ہے۔ بس یہ سننا تھا کہ لوگوں نے دھاڑیں مار کر رونا شروع کر دیا اور مرد کہنے لگے تم کیوں جا رہے ہو؟ اگر تمہیں یہاں پر گھر یا دوکان چاہئے وہ ہم تمہیں دیں گے۔ اور عورتیں کہنے لگیں کہ اگر تمہیں بیویاں چاہئیں تو ہم اپنی لڑکیاں نکاح کے لئے دے دیں گی لیکن تم ہمیں چھوڑ کر مت جاؤ، ہمیں دین سکھاؤ۔ لیکن جماعت والوں نے انکو اپنی مجبوریاں بتائیں اور یہ وعدہ کیا کہ ہم واپس جاتے ہی دوسری جماعت بھیجیں گے اس پر انہوں نے جماعت والوں کو جانے کی اجازت دی۔

میرے دوستو! آپ حضرات خود اندازہ لگائیں اس وقت تبلیغ کی محنت کی کتنی اشد ضرورت ہے۔ دنیا میں لاکھوں خطے ایسے ہیں جہاں کوئی نماز پڑھنے والا نہیں۔ ان خطوں کی فضا اللہ کے نام کی گونج کو ترستی رہتی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر آدمی حضور ﷺ والے کام کو اپنا کام بنائے اور حضور ﷺ والے مقصد کو اپنا مقصد زندگی بنائے۔

(۳) امریکہ میں ۵۲ صوبے ہیں۔ امریکہ والے رائے ونڈ گئے اور تقاضا یہ رکھا کہ ہمیں کم از کم ہر صوبے کے لئے ایک جماعت دے دی جائے جو وہاں در، در پھر کر دین کی محنت کرے۔

(۴) امریکہ میں ایک جماعت گئی ۲ دو ساتھی ایک جگہ دعوت دینے گئے تو وہاں پر ایک شخص نے تبلیغی ساتھی کا گریبان پکڑ لیا اور پھر روتے ہوئے کہنے لگا کہ تمہاری وجہ سے میرے باپ کی قبر میں پٹائی ہو رہی ہو گی۔

جب اس شخص کا دل ٹھنڈا ہو گیا تو ساتھیوں نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگا کہ میں کچھ عرصہ پہلے مسلمان ہوا ہوں اور میرے ماں باپ کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ اگر تم لوگ پہلے آجاتے تو میرے ماں باپ بھی مسلمان ہو جاتے۔ (یہاں پر تم لوگ سے مراد دوسرے تبلیغی احباب ہیں جو اس نوجوان کے پاس کچھ عرصہ پہلے دعوت دینے آئے تھے) اور نوجوان کی یہ کیفیت اس وجہ سے تھی کہ تم لوگوں کو اللہ نے اتنے بڑے کلمہ کی دولت سے نوازا ہے لیکن تم اسے ہم تک پہنچانے میں سستی کرتے ہو۔

(۵) بنگلہ دیش میں اجتماع ہوا تو ایک فرانسیسی اچانک ممبر پر آیا اور کہنے لگا اے لوگو ہم نے تم تک چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی پہنچائی، مگر اتنا قیمتی کلمہ تم نے ہم تک پہنچانے میں کنجوسی اختیار کی اس کا اللہ تم سے ضرور پوچھے گا۔

امتِ مسلمہ کی بے دینی کا نقشہ، دعوت و تبلیغ کو نہ کرنے کے نقصانات

(۱) ایک عالم ایک دن فرمانے لگے، ایک گاؤں میں ہم گئے ایک لڑکے سے پوچھا ہمارے نبی کا نام کیا ہے۔ کہنے لگا، پتہ نہیں۔ اس طرح سے ۲۰ لڑکوں سے پوچھا سب کے سب کہنے لگے پتہ نہیں۔

ہزاروں کی آبادی کوئی بھی نمازی نہیں

(۲) ڈیرہ غازی خان سے ایک جماعت کام کر کے آئی کہنے لگی وہاں ایک بستی ہے دو پہاڑوں کے درمیان میں۔ ہزاروں کی آبادی ہے کوئی گھر نہیں ہے لوگ پہاڑوں کے گھروں میں رہتے ہیں۔ وہاں لوگوں نے ڈاڑھی تک رکھی ہوئی ہے لیکن وہاں کوئی مسجد نہیں کوئی نماز نہیں پڑھتا ہے نہ کوئی قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

چالیس سال بعد مسجد میں قدم رکھا

(۳) فیصل آباد میں ایک جماعت گئی تو گشت کر کے دو آدمیوں کو مسجد میں لائی۔ جب اس سے ایمان ویقین کی بات ہوئی تو ان میں سے ایک آدمی نے رونا شروع کر دیا۔ کہنے لگا کہ میں نے ۴۰ سال پہلے مسجد میں قدم رکھا تھا۔ اور پھر ۴۰ سال گزر گئے مجھے مسجد میں داخل ہونے کی توفیق نہ ہوئی۔ ایسے کتنے نمونے اس دنیا میں موجود ہیں بس ضرورت اس بات کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے مقصد کو اپنا مقصد زندگی بنایا جائے۔

ستر سالہ نمازی مگر غسل کے فرائض معلوم نہیں

(۴) پنجاب میں ستر (۷۰) سال کے بوڑھے سے غسل کے فرض پوچھے

گئے، کہنے لگا نیڑے (نزدیک) نہر ہے اس میں ڈبکی لگا لینے سے غسل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ عموماً اس طرح نہانے سے ناک میں عموماً پانی نہیں جاتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگایئے اسکی ۷۰ سال کی نماز کا کیا بنے گا۔

مسجد کی بے حرمتی

(۵) سندھ میں ایک مسجد میں جماعت گئی تو دیکھا کہ مسجد میں ایک کتیا نے ۶ بچے دیئے ہوئے تھے۔ بعض تو ایسے علاقے ہیں پورا پورا سال مسجد بند پڑی رہتی ہے۔ پورے محلے میں ایک بھی نمازی نہیں ہوتا۔

اسی طرح ایک اور جماعت مسجد میں گئی تو دیکھا مسجد میں بھینس مری پڑی ہے اور اسکا پیٹ پھٹا ہوا تھا اور ساری مسجد بد بو سے بھری ہوئی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ دروازے کے جوپٹ ہوتے ہیں اس کو دھکا لگا کر اندر داخل تو ہو گئی مگر نکلے کیسے۔ کیونکہ دروازے جس طرف کھلتے ہیں وہ اس کے مخالف سمت زور لگا رہی تھی، حتیٰ کہ تھک گئی اور بھوک پیاس کی وجہ سے وہیں مر گئی۔

اسی طرح ایک اور مسجد میں مسجد کے دروازے مستقل بند رہتے، اس وجہ سے دروازوں کی سائڈوں میں بھڑ نے گھر بنا لئے تھے۔ جماعت جیسے ہی مسجد میں داخل ہوئی انہوں نے حملہ کر دیا۔ اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔

دین اسلام کا مرکز ویران بن گیا

(۶) اسپین میں نو سو سال (۹۰۰) مسلمانوں نے حکومت کی۔ وہاں سو (۱۰۰) فیصد مسلمان تھے۔ دین کی محنت نہ ہونے کی وجہ سے اب پانچ (۵) فیصد مسلمان ہیں۔ وہاں کی جامع مسجد قرطبہ جس کی ایک ایک

اینٹ پر ہزاروں سجدے کیئے گئے۔ اب وہاں لوگ جوتوں سمیت آتے ہیں۔ جس کے ایک ستون پر ہزاروں قرآن ختم کیئے، آج وہاں کی عوام قرآن سننے سے محروم ہیں۔ اس کی وجہ دعوت و تبلیغ کو چھوڑنا ہے۔

یہاں کوئی نمازِ جنازہ پڑھانے والا نہیں

(۷) پاکستان ہی کے ایک علاقے میں ایک جماعت گئی تو چند آدمی ایک بوڑھے کو لے کر آ گئے، جو کہ موت کے قریب ہی تھا وہ کہنے لگا آپ اس کا ابھی نماز جنازہ پڑھا دیں کیونکہ یہاں کسی کو نماز جنازہ پڑھانا نہیں آتا اسلئے یہاں بہت سے لوگوں کو بغیر نماز جنازہ کے دفن کیا گیا ہے۔

لاکھوں عربوں کے عیسائی بننے کی وجہ

(۸) برازیل میں لاکھوں عرب عیسائی مذہب اختیار کر چکے ہیں۔ اسی طرح آسٹریلیا میں ہزاروں عرب عیسائی بن چکے ہیں۔

(حضرت مولانا طارق جمیل)

ہزاروں کی آبادی کلمہ سے محروم

(۹) بقول مولانا احمد صاحب کے، کہ (اس دنیا میں) لاکھوں گاؤں ایسے ہیں جہاں کوئی بھی صحیح کلمہ پڑھنے والا نہیں ہے۔

پانچ سو مساجد کی شہادت کی وجہ

(۱۰) بوسنیا میں جہاد اور دعوت و تبلیغ کی محنت نہ ہونے کی وجہ سے ۵۰۰ مدرسے اور ۵۰۰ مساجد شہید کر دی گئیں۔ اسکی وجہ صرف اور صرف دعوت و تبلیغ اور جہاد کو چھوڑنا ہے۔

(۱۱) آج تو میرے دوستو بے دینی کی انتہا ہو چکی ہے۔ باپ کا انتقال ہوتا ہے تو لڑکے کو غسل دینا نہیں آتا کہ باپ کو سنت طریقے سے غسل دینے

کا طریقہ کونسا ہے۔ جس باپ نے اس کے لئے لاکھوں روپے چھوڑے جب اس پر مصیبت کا وقت آیا تو بیٹا باپ کے کام نہ آسکا۔ غسل تو درکنار ۹۹ فیصد مسلمانوں کو نماز جنازہ پڑھنا نہیں آتا۔

امریکہ میں پڑھانے کا انعام

(۱۲) ایک مسلمان بوڑھا ۲۵ دن سے آکسیجن میں پڑا ہوا تھا (یعنی مصنوعی طریقہ سے اسے سانس دیا جا رہا تھا)، حجامت نہ ہونے کی وجہ سے اس کی ڈاڑھی بڑھ گئی تھی۔ باپ کی نازک حالت کا سن کر بیٹا امریکہ سے آیا۔ اس وقت باپ کا انتقال ہو چکا تھا، باپ کے مرنے کے بعد ظالم نے حجام کو بلا کر باپ کی ڈاڑھی منڈائی اور کہنے لگا میں اپنے ابا کو اس خراب شکل میں دفن نہیں کروں گا۔

اٹھائیس سال بعد مسجد میں قدم رکھا

(۱۳) ساری دنیا میں رائے ونڈ وہ واحد جگہ ہے جہاں اعلیٰ پیمانے پر پورے پاکستان اور ساری دنیا کے ان علاقوں کو سوچا جاتا ہے جہاں بے دینی کی انتہا اور لوگوں کو اسلام کے کنارے پر کھڑے ہوئے ہوں۔ چنانچہ بہت کارگزاریاں رائے ونڈ میں سامنے آتی ہیں۔ ایک کارگزاری راجن پور کی آئی یہ سندھ اور پنجاب کے درمیان میں ایک علاقہ ہے۔ وہاں لوگوں کی اسلام سے دوری کی یہ حالت ہے کہ لوگوں کو کلمہ تک نہیں آتا۔ اور ایک جماعت ایک تانگے والے کو گشت کر کے مسجد میں لائی تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ۲۸ سال کے بعد آج مسجد میں قدم رکھا ہے۔

پچاسی فیصد امت دین سے دور ہے

(۱۴) میرے دوستو! اس وقت دنیا میں بے دینی کی آگ لگی ہوئی ہے ۸۵

فیصد امت دین سے دور ہے۔ اگر ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی محنت کو اپنی محنت نہ بنایا تو یہ بے دینی کی آگ کل بڑھتے بڑھتے ہمارے گھر تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ اس وقت امت کی اکثریت جہنم کے کنارے پر کھڑی ہوئی ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ در در پھر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی سنت کو زندہ کر کے لوگوں کا تعلق اللہ سے جوڑا جائے۔

حکیم الاسلامؒ نے فرمایا کہ امام اوزاعیؒ نے اپنے دور کے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ اگر صحابہؓ آج قبروں سے نکل کر آئیں تو جیسا کہ ہمارے اعمال ہین انکو دیکھ کر ہمیں مجنوں و کافر کہیں گے۔

بھائی عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم نے ایک موقع پر فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے جو ہر جگہ نظر آتی ہے، پھر فرمایا وہ اللہ کی نافرمانی ہے۔

مولوی فاروق صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ جو اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملانے کی محنت کریں گے، ان اللہ کے بندوں کو اللہ ملے یا نہ ملے پر جو انکو اللہ سے ملانے کی محنت کریں گے ان کو اللہ ضرور ملے گا۔

ایک عجیب افسوسناک واقعہ

(۱۵) ایک تبلیغی ساتھی کا مکہ جانا ہوا تو ائیرپورٹ سے بیت اللہ جانے کیلئے ٹیکسی مین بیٹھا۔ باتوں باتوں میں اس نے ساتھی ڈرائیور سے کہا یار تم تو بڑے خوش نصیب ہو اس مبارک جگہ (بیت اللہ) پر تو تم بہت زیادہ آتے ہوگے کہنے لگا ارے مولوی بارہ (۱۲) سال ہو چکے ہیں میں نے بیت اللہ میں قدم نہیں رکھا۔

مسجد میں گانے باجے

(۱۶) ایک کتاب میں بندہ نے بغداد کے حالات پڑھے کہ ایک جماعت کا بغداد میں جانا ہوا۔ ایک مسجد میں داخل ہوئے تو اس کے باہر لکھا ہوا تھا، ھذا بیت اللہ یہ اللہ کا گھر ہے۔ اس مسجد کی چھت میں مائک لگا ہوا تھا اور باقاعدہ موسیقی کے گانے بج رہے تھے۔

میرے دوستو! آپ حضرات خود سوچیں وہ عراق جو دین کا گڑھ تھا، اب وہاں کے مسلمانوں کی کیا حالت ہے اس کی وجہ صرف اور صرف دعوت و تبلیغ کو چھوڑنا ہے اس قافلہ والوں نے یہ بھی لکھا ہے پورے بغداد میں ایک بھی آدمی ہمیں ایسا نہ ملا جس نے ڈاڑھی رکھی ہو، حتیٰ کہ مساجد کے امام تک ڈاڑھی مونڈے تھے، لیکن چونکہ ہم تینوں باریش تھے، بغداد معلّٰی کی گلیوں میں جب ہم نکلتے تو لوگ ہمیں انتہائی حیرت سے تکتے رہتے اور چند بار تو نوبت یہاں تک آئی کہ ہمیں گھیر کر متعجبانہ سوال کیا گیا "ھَل اَنتُم مُسلِمُون" (کیا تم لوگ مسلمان ہو) جب ہم اقرار کرتے کہ "اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحنُ مُسلِمُون" یعنی الحمد للہ ہم مسلمان ہیں تو وہ خوش ہو کر آگے گزر جاتے۔

دین کا مرکز، بے دینی کا گڑھ بن گیا

(۱۷) بخارا میں ایک وقت تھا کہ ۴ ہزار مدارس تھے اور ۴۰ ہزار کے قریب مساجد تھیں، جو سب دعوت و تبلیغ کی محنت چھوڑنے کی وجہ سے کمیونسٹوں نے ختم کردیں۔ (علم اور اہل علم)

حضرت امام بخاریؒ جس مسجد میں درس دیا کرتے تھے اس کا وضو خانہ اتنا بڑا تھا کہ ایک وقت میں ۵ ہزار آدمی وضو کر سکتے تھے۔ پھر وہ

مسجد کتنی بڑی ہوگی۔ آج دعوت و تبلیغ اور جہاد کے چھوڑنے کی وجہ نے اس مسجد کی فضا اللہ کے نام کو سننے کے لئے ترستی ہے۔

بغداد میں دینی مدرسہ کی تلاش

مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے لکھا ہے کہ میرا بغداد جانا ہوا، بغداد وہ شہر ہے جو صدیوں تک عالم اسلام کا پایہ تخت رہا ہے، وہاں خلافت عباسیہ کا جاہ و جلال دنیا نے دیکھا، اور علوم و فنون کے بازار گرم ہوئے، جب میں وہاں پہنچا تو کسی سے معلوم کیا کہ یہاں کوئی مدرسہ ہے؟ علم دین کا کوئی مرکز ہے جہاں علم دین کی تعلیم دی جاتی ہو؟ میں اس کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔

کسی نے بتایا کہ یہاں ایسے مدرسے کا کوئی نام و نشان نہیں ہے، اب تو سارے مدارس اسکولوں اور کالجوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اب دین کی تعلیم کیلئے یونیورسٹیوں کی فیکلٹیز ہیں۔ ان میں دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے، ان کے اساتذہ کو دیکھ کر یہ پتا چلانا مشکل ہوتا ہے کہ عالم تو کجا، یہ مسلمان بھی ہیں یا نہیں؟ ان اداروں میں مخلوط تعلیم رائج ہے، مرد، عورتیں ایک ساتھ زیر تعلیم ہیں، اور اسلام محض ایک نظریہ ہو کر رہ گیا، جس کو تاریخی فلسفے کے طور پر پڑھایا جارہا ہے۔ زندگیوں میں اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ (اصلاحی خطبات)

(۱۸) حبشہ جسے آج کل (اریٹیریا) کے نام سے دنیا جانتی ہے، یہ بلال حبشیؓ کا وطن اور نجاشی کا مسکن تھا یہاں مسلمان حکمران تھے۔ ترک تبلیغ و ترک جہاد کی وجہ سے آج یہاں عیسائی حکمران ہیں۔

(۱۹) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں فلسطین فتح ہوا مسلمانوں نے

یہاں بارہ سو ساٹھ سال تک حکومت کی، ترک تبلیغ و ترک جہاد کے سبب آج یہاں یہودی حکمران بنے بیٹھے ہیں۔

۲۰ برما، تھائی لینڈ اور نیپال پر مسلمانوں کا قبضہ تھا، ترک تبلیغ و جہاد کے سبب آج بدھ مت یہاں مسلمانوں پر حکومت کر رہے ہیں۔

۲۱ بلغاریہ، روس اور چین کے بڑے بڑے علاقے مسلمانوں کے زیر نگین تھے ترک تبلیغ جہاد کے سبب کمیونسٹ آج یہاں مسلمانوں پر مسلط ہیں۔

۲۲ ہندوستان، کشمیر اور آسام مسلمانوں کے مفتوحہ علاقے تھے یہاں سات صدیوں تک مسلمان حکومت کرتے رہے۔ ترک تبلیغ و جہاد کے سبب آج یہاں ہندوؤں نے مسلمانوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔

۲۳ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں قبرص فتح ہوا۔ ترک تبلیغ و جہاد کے سبب آج وہ فرنگیوں کے قبضہ میں ہے۔

۲۴ معروف مسلم جرنیل طارق بن زیاد نے اسپین (اندلس) فتح کیا مسلمان یہاں آٹھ سو سال تک حکومت کرتے رہے۔ ترک تبلیغ و جہاد کے سبب اب یہاں صلیبی قابض ہیں۔

۲۵ اٹلی، فلپائن، پرتگال، پولینڈ، رومانیہ، یوگوسلاویہ، یونان وغیرہ کے وسیع علاقوں پر مسلمان فاتحین نے پرچم اسلام کو لہر دیا تھا اور عرصہ دراز تک مسلمان یہاں حکومت کرتے رہے ترک تبلیغ و جہاد کے سبب آج فرنگیوں کے قبضہ میں ہے۔

دعوت و تبلیغ کے ثمرات

۱ فرانس میں ایک وقت تھا کہ گنتی کی مساجد تھیں۔ اب فرانس میں اس تبلیغ کی محنت کی برکت سے کئی سو مساجد ہیں اور کئی لاکھ مسلمان ہیں۔

۲ فلپائن میں ۴۰۰ سال پہلے ۱۰۰فیصد مسلمان تھے۔ جب دعوت و تبلیغ کی محنت چھوٹی تو اس کا نقصان یہ ہوا کہ مسلمان دین سے دور ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ مرتد ہو گئے۔ باپ مسلمان بیٹا کافر، یہ حالات پیدا ہو گئے پھر فلپائن میں رائیونڈ سے جماعتیں گئیں تو وہاں دین کی فضا بنتی چلی گئی جب پہلے پہل ۱۹۸۶ میں جوڑ رکھا تو سات آدمی جمع ہوئے اور ۱۹۹۳ کے جوڑ میں ۱لاکھ آدمی جمع ہوئے۔

دو مساجد سے پندرہ سو مساجد

۳ انگلینڈ میں ۱۹۵۲ میں پہلی جماعت گئی اس وقت وہاں صرف ۲ مسجدیں تھیں۔ اور جب دین کی محنت شروع ہوئی تو اس کی برکت سے الحمد للہ اس وقت ۱۵۰۰ سے زائد مساجد ہیں۔ انگلینڈ والوں نے کہا کہ ہم نے ۱۰۰ گرجاگھروں کو خرید کر مسجدیں بنائی ہیں۔

گرجاگھر مسجد بن گئے

۴ انگلستان میں اس دین کی محنت کی برکت سے کئی گرجاگھر مسجد میں بدل گئے۔ انگلینڈ کے گرجاگھروں کا یہ حال ہے کہ پورے ہفتے بند پڑا رہتا ہے۔ صرف اتوار کے دن کھلتا ہے۔ ایک گرجاگھر فروخت ہو رہا تھا اسے مسلمان خریدنا چاہتے تھے اور ہندو بھی مندر بنانے کیلئے خریدنا چاہتے تھے۔ پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا مسلمانوں نے اس کو خریدنے میں

خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، حتیٰ کہ بہت سی عورتوں نے اپنے زیوروں کو بھی بیچ دیا اس طرح قربانی دے کر اس کو خرید اگیا۔

پھر انگلستان میں حکومت نے گرجا گھروں کو مسلمانوں کے ہاتھوں کثرت سے خریداری کی وجہ سے پابندی لگادی۔ لیکن الحمد للہ دین کی محنت کی کثرت کی وجہ سے مساجد کم پڑ رہی ہیں۔ اس وجہ سے مسلمانوں نے سینما گھروں کو اور مختلف جگہوں کو خرید کر مسجد بنایا۔

(۵) یوگوسلاویہ میں پہلی جماعت گئی تو وہ ہوٹل میں ٹھہری کیونکہ مسجدیں بہت کم تھیں اور دور دور تھیں۔ اب الحمد للہ دعوت و تبلیغ کی محنت کی برکت سے (۳،۵۰۰) ساڑھے تین ہزار مساجد ہیں۔

ہالینڈ میں تبلیغ کے ثمرات

(۶) ہالینڈ کا تبلیغ کا مرکز پہلے پادریوں کا مدرسہ تھا، جہاں پادریوں کو دینی تعلیم دی جاتی تھی۔ آج وہ تبلیغ کا مرکز ہے۔

لندن میں تبلیغ کے ثمرات

(۷) لندن میں جو تبلیغ کا مرکز ہے وہ پہلے عیسائیوں کا گرجا گھر تھا۔ آج وہ تبلیغ کا مرکز ہے۔

کینیڈا میں تبلیغ کے ثمرات

(۸) کینیڈا میں پادریوں کا ایک بہت بڑا مدرسہ تھا۔ آج وہاں، بخاری و مسلم پڑھائی جاتی ہے۔

کیوبا میں تبلیغ کے ثمرات

(۹) رائے ونڈ میں مشورہ ہوا کہ کیوبا جماعت بھیجی جائے۔ الحمد للہ ساری دنیا ہی میں رائے ونڈ سے جماعتیں جاتی ہیں۔ اس وجہ سے دنیا کے ہر

ملک میں کسی نہ کسی درجہ میں دعوت و تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ فرانس سے جماعت کیوبا پہنچی وہاں بہت محنت کی اور یہ اللہ کے بندے در در پھرتے رہے۔ حتیٰ کہ انکی محنت پر اور راتوں کو رو رو کر مانگنے پر اللہ نے وہاں پر تین ہزار سے زائد لوگ جو مرتد ہو چکے تھے دوبارہ اسلام لے آئے اور ۳۵ آدمی اس کے علاوہ مسلمان ہوئے۔

جب یہ جماعت واپس فرانس جانے لگی تو کیوبا کے مقامی احباب زار و قطار رو رہے تھے اور کہنے لگے، اپنے مسلمان بھائیوں سے کہنا، ہمیں بھول نہ جانا، ہماری خبر لیتے رہنا۔

فلپائن میں تبلیغ کے ثمرات

(۱۰) بندہ نے ایک اللہ والے سے سنا فرمانے لگے کہ ہماری جماعت فلپائن گئی تو وہاں عورتوں میں بیان ہوا۔ بیان کے بعد ۶۰ عورتوں نے کہا کہ ہمارے لئے برقعے لے کر آؤ چنانچہ انہوں نے اپنے گھروں سے برقعے منگوائے پھر وہاں سے باہر نکلیں اور اس کے اثرات یہ ہوئے کہ اپنے بچوں کو رائے ونڈ کے مدرسہ میں بھیجا قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے۔ اور ان کو جب یہ پتا چلا کہ ساری دنیا سے لوگ اپنے اپنے بچوں کو رائے ونڈ میں قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں اور کثرت طلبہ کی وجہ سے داخلہ میں کچھ سختی ہے تو بعض عورتوں نے خط میں لکھا کہ ہم اپنے زیوروں کو بیچ کر اپنے بچوں کو آپ کے مدرسہ میں بھیج رہے ہیں لہٰذا آپ ان کو واپس نہ کرنا۔

چور اللہ والا بن گیا

(۱۱) نارووال میں ایک چور رہتا تھا اور وہ میواتی قوم کا تھا۔ ایک اللہ والے

وہاں جماعت میں گئے۔ اس چور کی منت سماجت کر کے اس کو تین دن کے لئے تیار کیا۔ وہ تین دن کیلئے تیار ہو گیا، لیکن شیطان تو بڑا ظالم ہے اس نے سوچا اگر یہ تبلیغ میں لگ گیا اور اللہ والا بن گیا تو میری تو برسوں کی محنت بیکار ہو جائے گی۔ چنانچہ شیطان نے اسے ورغلانے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا۔

جب یہ اس چور کو لے کر اللہ کے راستے میں گئے تو جماعت کی تشکیل قریب ہی ایک مسجد میں ہوئی پتہ چلا کہ وہ چور واپس چلا گیا ہے۔ خیر اس کو دوبارہ ڈھونڈ کر واپس جماعت والوں کے پاس لائے اس طرح اس نے تین دن لگائے پھر وہ جماعت میں وقت لگاتا تھا۔ اس طرح اس کے دل میں ھدایت کی شمع روشن ہوتی چلی گئی اسکے یہ ثمرات ہوئے کہ اس چور نے لوگوں سے معافی بھی مانگ لی جسکا مال واپس کر سکتا تھا اسکا مال بھی واپس کر دیا۔ پھر اس چور کو اللہ نے کئی لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنایا حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آیا کہ جب اسکا انتقال ہوا تو وہ اس وقت تہجد کی نماز پڑھ رہا تھا اور سجدہ کی حالت میں تھا۔
(سبحان اللہ)

شرابی عاشقِ خدا بن گیا

(۱۲) بیلجیم میں جماعت گئی جس علاقے میں جماعت پہنچی تھی وہاں بے دینی بہت زیادہ تھی اور لوگ تبلیغ سے متعارف بھی نہیں تھے۔ وہاں پر لوگوں سے کہا کہ گشت کرواؤ پر کوئی گشت کروانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ پھر امام مسجد کو تیار کیا کہ وہ گشت کرائے وہ وہاں کے شراب خانے میں لے گئے۔

شراب خانے میں چار نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے وہ چاروں مسلمان تھے۔ جماعت والے نے ان سے دین کی اور فکر آخرت و تبلیغ کی بات کی تو ان میں سے ایک لڑکا جس کا نام عبداللہ تھا وہ مسجد میں آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اسکو مسجد میں لائے نہلا دھلا کر نماز پڑھائی پھر اس سے اللہ کے راستے میں نکلنے کی بات کی تو وہ دس دن کیلئے تیار ہو گیا جب وہ اللہ کے راستے میں دس دن لگا کر واپس آیا تو اس کے دل میں آخرت کی فکر اور اللہ کو راضی کرنے کا جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس دن لگانے کی یہ برکت ہوئی کہ اس نے اپنے محلے میں دین کی محنت شروع کر دی اور شراب خانے کا مالک اس کا دوست تھا۔ اس شرابی کی محنت سے شراب خانے کے مالک نے ۳ دن اللہ کے راستے میں لگائے اور یہ بھی دین دار بن گیا حتیٰ کہ اس نے شراب خانہ بند کر دیا۔

چھ انگریزوں کا مسلمان ہونا

(۱۳) لندن کے مرکز "ڈیوز بری" میں جماعت کے ایک ساتھی کی ۶ انگریز نوجوانوں سے ملاقات ہوئی۔ ان سے پوچھا تم لوگ کیسے مسلمان ہوئے۔ کہنے لگے ہم نے ایک جماعت والوں کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ اس اذان کو سن کر ایسی عجیب کیفیت ہوئی اور ہم پر اذان کا ایسا اثر ہوا کہ ہم ان کے پاس گئے۔ انہوں نے ہمیں اسلام کی دعوت دی اس پر ہم مسلمان ہو گئے۔ جب ان کے نام پوچھے تو سبحان اللہ ان کے نام بھی اللہ والوں کے تھے۔ ایک کا نام عبد اللہ دوسرے کا نام طلحہ تیسرے کا نام اسمٰعیل چوتھے کا نام ابراھیم وغیرہ تھا۔

مڈگاسکر میں تبلیغ کے ثمرات

۱۴ مڈگاسکر ایک جزیرہ ہے جہاں ایک جماعت گئی۔ جماعت کے ساتھیوں کی وہاں ایک قبیلے کے سردار سے بات ہوئی تو پتہ چلا کہ یہ لوگ پہلے مسلمان تھے پھر مرتد ہو گئے۔ اس قبیلے کے سردار کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اسکا نام ابراہیم رکھا گیا۔ اس سردار کی برکت سے سارے قبیلے والے جو کہ مرتد ہو چکے تھے سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

عاشق دنیا عاشق خدا بن گیا

۱۵ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں یہ واقعہ سنایا کہ انگلستان میں ہماری جماعت گئی۔ وہاں پر ایک ساتھی سے ملاقات ہوئی جو ہاشمی بھی تھا مِلائی بھی تھا۔ جو ساتھی اس سے ملنے گئے اس کی اس ہاشمی سے کچھ رشتہ داری تھی۔

اس ہاشمی نے عجیب سا حلیہ بنایا ہوا تھا۔ ٦،٥ کلو اس نے سونا پہنا ہوا تھا۔ اس سے جب بات ہوئی اور آنے کا مقصد بتایا تو کہنے لگا پاکستان والے سارے مسلمان ہو گئے جو یہاں پر ملنے آئے ہو؟ اس نے یہ اشکالات کرنے کے بعد ہماری ایک نہ سنی اور سلواتیں سنا کر ہم کو فارغ کر دیا۔ اور باتوں باتوں میں کہہ گیا مجھے پاکستانی کھانے بہت پسند ہیں۔ ایک دن جماعت والوں نے مشورہ کر کے اس کو کھانے کی دعوت دی۔ اسطرح دعوت کے ذریعے اس کو مسجد میں لائے جب وہ مسجد مین داخل ہوا تو کہنے لگا کہ آج ۲۷ سال کے بعد مسجد میں داخل ہوا ہوں۔ خیر واپسی میں وہ کہنے لگا کہ میں نماز بھول گیا ہوں۔ مولانا فرمانے لگے میں سمجھ گیا کہ تیر نشانے پر لگا ہے۔ اس میں احساس تو زندہ ہو گیا۔ اگلے دن اس کی دوبارہ دعوت رکھی لیکن دعوت کے بعد پھر اس سے تھوڑی سی بات بھی کی اس سے اس کا دل نرم ہوا۔ پھر تیسرے دن اس کو بیان سننے کی دعوت دی۔ تشکیل کے وقت اس نے تین دن کا ارادہ لکھایا اور کہنے لگا کہ تمہارے پاس یقیناً کوئی جادو ہے جو تم کر دیتے ہو پھر اس نے تین دن بھی اللہ کے راستے میں لگائے جب جماعت کی انگلستان سے واپسی ہوئی تو پانچ مہینے کے بعد اس کا خط آیا اس میں اس نے لکھا:

> آپ لوگ مجھ پر وہ احسان کر گئے ہو کہ مجھے دوبارہ مسلمان کر گئے ہو۔ میں نے آپ حضرات کی برکت سے ۲۷ سال کے بعد اللہ کا گھر دیکھا ہے۔ مجھے نہ نماز یاد تھی نہ قرآن یاد تھا۔ نہ احکامات یاد تھے۔ میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ یہ جو رمضان گزرا ہے اسمیں سارے روزے رکھے ہیں۔ اس تین دن کے بعد سے میری ایک نماز بھی نہیں چھوٹی۔ اور یہ بھی لکھا تم دوبارہ انگلستان آؤ تو میرے خرچے پر آؤ میں تمہارا سارا خرچہ برداشت کروں گا۔ یہاں تبلیغ کی بڑی ضرورت ہے۔

بعد میں وہ انگلستانی مزید وقت لگانے رائے ونڈ آیا تو جماعت میں وہ رات کو اتنا روتا کہ ٹشو کے پورے پورے بنڈل آنسو سے بھیگ جاتے۔ میرے دوستو! ایسے لاکھوں نمونے اس دنیا میں موجود ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ در در پھر کر ان لوگوں پر محنت کی جائے اور انکا تعلق اللہ سے جوڑا جائے۔

پچیس سال بعد آذان کی آواز سنی

⑯ ارجنٹائن میں ایک سال کی پیدل جماعت گئی۔ ایک عرب کی فیکٹری میں پہنچی اس سے ملاقات ہوئی۔ نماز کا وقت ہوا تو اسکی فیکٹری میں اذان دی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور کہا کہ آج میں نے ۲۵ سال کے بعد اذان کی آواز سنی ہے۔

دوسو (۲۰۰) گھرانے مسلمان ہو گئے

⑰ پیراگون ایک ملک ہے۔ وہاں ایک سال کی جماعت کی پیدل تشکیل ہوئی جو سال کے لئے جاتے ہیں ان کے گھر میں مشقت آتی ہے اور یقیناً تقاضے ٹوٹتے ہیں۔ کوئی مرتا ہے کوئی بیمار ہوتا ہے۔ لیکن اس قربانی پر اللہ ہدایت کے دروازے کھولتا ہے۔

پیراگون میں ۲۰۰ گھرانے مسلمان تھے۔ دعوت و تبلیغ کی محنت نہ ہونے کی وجہ سے سب کے سب عیسائی ہو گئے۔ وہاں صرف ایک مسلمان لڑکی تھی اسکا نام لیلیٰ تھا۔ اس سے فون پر بات ہوئی کہ اپنے خاوند کے ساتھ ہمارے پاس آؤ، چنانچہ اس سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ یہاں مسلمان گھرانے عیسائی ہو چکے ہیں۔ لیلیٰ سے کہا ان سے ہماری ملاقات کرواؤ۔ اس لڑکی نے ان مسلمانوں کو جمع کیا تو ۲۰، ۲۵ آدمی جمع ہو گئے۔

ڈاکٹر امجد بھی اسی جماعت میں تھے اور ڈاکٹر صاحب کا شمار کراچی کے بڑے سرجنوں میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب چار مہینے ہر سال تبلیغ میں لگاتے ہیں۔ اور ہر دو سال کے بعد ایک سال بیرون ملک تبلیغی سفر میں جاتے ہیں۔ ڈاکٹر امجد صاحب نے ان سے اسپینش زبان میں ۲۰ منٹ بات کی وہ لوگ کہنے لگے کہ اسلام ایسا مذہب ہے اس میں یہ یہ خانی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کے اشکالات کو دور کیا۔ اس کے بعد پھر دوبارہ بات کی اور اسلام کی حقانیت کو ان کے دل میں بٹھایا۔ وہ نہ مانے پھر بات شروع کی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے تین دن کے لئے نام لکھایا۔

یہ لوگ جب تین دن لگا کر آئے تو ان کے دل میں امت کا درد و غم پیدا ہو چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے محلے میں مزید محنت کی یہاں تک کہ ایک سال کی نقل و حرکت کے بعد وہاں مسجد قائم ہو گئی اور ۲۰۰ گھرانے بھی دوبارہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ میرے دوستو! ایک سال کی نقل و حرکت کی برکت سے ۲۰۰ گھرانے اگر مسلمان ہو جائیں تو اس پر ۵۰ سال لگانا بھی سستا سودا ہے۔

کلبوں میں جانے والی عاشق خدا بن گئی

⑱ حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ العالی نے لاہور میں مستورات کے بیان میں ایک کارگزاری سنائی۔ ارشاد فرمایا کہ ایک عرب نوجوان، اسکا نام فاضل تھا۔ امریکہ میں رہائش پذیر تھا اس کے دل میں دین کے مٹنے کا احساس پیدا ہوا اور ختم نبوت کی ذمہ داری کا احساس ہوا۔ چنانچہ اس نے رائے ونڈ میں چار مہینے لگائے۔ جب وہ چار مہینے لگا کر آیا تو اس کا سارا وجود سنت کے سانچے میں ڈھل چکا تھا۔

ایک دن وہ سڑک پر سواری کے انتظار میں کھڑا ہوا تھا تو ایک لڑکی آئی اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ لڑکے نے کہا میں مسلمان ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ کا لباس تو بہت باوقار ہے۔ اس طرح دوسرے مسلمان

کیوں نہیں ہیں؟ پھر اس نوجوان نے اس لڑکی کو پانچ منٹ اسلام کی دعوت دی۔ وہ لڑکی وہیں کھڑے کھڑے مسلمان ہو گئی۔

اب آگے سنو! کچھ دن گزرے فاضل اور چند نوجوان اپنے ہوسٹل کے کمرے میں بیٹھے ہوئے مشورہ کر رہے تھے اچانک ایک لڑکی کا ٹیلیفون آیا اس نے بڑے غصے سے کہا کہ مجھے فاضل سے بات کرنی ہے۔ فاضل نے ٹیلیفون کان سے لگایا وہ لڑکی کہنے لگی تو نے میری سہیلی کو برباد کر دیا۔ وہ جو فلاں جگہ تم کو ملی تھی تم نے اس کو اسلام کی دعوت دی تھی۔ اب اسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ پہلے وہ میرے ساتھ کلبوں میں جاتی تھی اور فلاں فلاں جگہ جاتی تھی۔ اب وہ گھر سے باہر نہیں نکلتی۔ یہ کون سی پابندیاں ہیں جو تم نے اس پر لگادی ہیں، یہ تمہارا کیسا دین ہے؟ فاضل نے کہا ارے اللہ کی بندی اگر بحث کرنی ہے تو میرے پاس وقت نہیں ہے، سمجھنا ہے تو آدھے گھنٹے بعد بات کرنا۔ اس نے آدھے گھنٹے بعد فون کیا فاضل نے اس سے کچھ دیر بات کی اور یہ بھی مسلمان ہو گئی۔

کچھ عرصے بعد فاضل کی شادی کی بات چلی اس کے ایک دوست نے بتایا کہ ایک لڑکی ابھی حال ہی میں مسلمان ہوئی ہے۔ اس سے بات کرتا ہوں چنانچہ وہاں بات چیت ہوئی اور دونوں کی شادی ہو گئی۔ اب دونوں میاں بیوی میں تعارف ہوا۔ لڑکی سے پوچھا کہ آپ کیسے مسلمان ہوئیں۔ اس نے ٹیلیفون والا قصہ سنایا۔ فاضل نے کہا آپ جانتی ہیں کہ وہ کون تھا۔ لڑکی نے کہا نہیں۔ فاضل نے کہا وہ آپ سے مخاطب آپ کا خادم تھا۔

ثمراتِ تبلیغ

۱۹ سعودی شہزادے شاہ فیصلؒ نے فرانس کے صدر سے کہا کہ ہمیں لندن اور پیرس (کوئی خاص جگہ کا نام لیا تھا وہ بندہ کے ذہن سے نکل گیا) میں مسجد بنانے دو۔ صدر ”متراں“ نے کہا تم ہمیں مکہ اور مدینہ کی سامنے گرجا گھر بنانے دو ہم تمہیں اسکی اجازت دے دیں گے۔ خیر معاملہ رفع دفع ہو گیا لیکن پھر اس تبلیغ کی محنت کی وجہ سے آج لندن اور پیرس میں ہزاروں مسجدیں بن چکی ہیں۔

۲۰ ایک یورپین جو کہ عیسائی تھا مسلمان ہونے کے بعد وقت لگانے رائے ونڈ آیا اس سے پوچھا کہ کیسے مسلمان ہوئے؟ کہنے لگا میں آج سے ۲۰ سال پہلے مسلمان ہو جاتا۔ ۲۰ سال پہلے میں نے قرآن کا مطالعہ کیا اس وقت سے اسلام میرے دل پر چھا گیا تھا مگر یورپ کی بے دینی میرے مسلمان ہونے میں رکاوٹ بنی رہی۔

ابھی حال ہی میں میں نے ایک عربوں کی جماعت کو دیکھا جو کہ تین دن کے لئے آئی ہوئی تھی پھر میں ان کے ساتھ اپنے شہر کے تبلیغی مرکز میں گیا (یہاں ایک بات ضمناً عرض کروں کہ دنیا کے تقریباً ۲۵۰ ملکوں میں سے ۱۵۰ کے قریب ممالک میں الحمد للہ تبلیغی مراکز ہیں اور وہاں سے اللہ کے راستے میں جماعتیں نکلتی رہتی ہیں اور بقیہ ملکوں میں بھی محنت ہوتی ہے اور جماعتیں جاتی ہیں مگر وہاں فی الحال کچھ کمی ہے) وہاں میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی جماعت بیرون ممالک سے آ بھی رہی ہیں اور جا بھی رہی ہیں۔ اس منظر کو دیکھ کر اسلام کی حقانیت میرے دل و دماغ میں بس گئی۔

نظریں جھکانا دعوتِ اسلام بن گیا

(۲۱) لاہور یونیورسٹی کے ایک بڑے خوبصورت نوجوان نے رائے ونڈ میں چار مہینے لگائے پھر وہ یونیورسٹی میں تبلیغ کی محنت کرتا، در در پھرتا۔ ایک دن اس نے اپنے زمانہ جاہلیت کی دوست سے (جو کہ غیر مسلم تھی) نظریں جھکا کر فکر آخرت، تعلق مع اللہ، تبلیغ اور اسلام کی حقانیت کی بات کی اور کافی دیر تک نظریں جھکا کر بات کرتا رہا حتی کہ وہ مسلمان ہوگئی اور کہنے لگی میں تمہاری دعوت سے مسلمان نہیں ہوئی بلکہ تمہارے نظریں جھکا کر بات کرنے سے میرے دل پر بڑا اثر پڑا ہے میں اس وجہ سے مسلمان ہوئی ہوں۔

ڈاکو اللہ والا بن گیا

(۲۲) حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مد ظلہ العالی نے فرمایا کہ ہم ایک کالج میں گشت کر رہے تھے۔ ہم نے ایک کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک لڑکا نکلا۔ اس سے آدھا گھنٹہ بات ہوئی تو اس نے رونا شروع کر دیا اور پھر پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ چار ماہ اللہ کے راستے میں لگا کر ایمانی زندگی سیکھ لو۔ اس نے کہا اچھا میں تیار ہوں۔

فرمایا ٹھیک چالیس دن بعد میری اس سے ملاقات ہوئی کہنے لگا ارے مولانا آپ جانتے نہیں کہ آپ نے مجھے کس زندگی سے نکالا ہے ہمارا پورا گینگ (گروہ) ڈاکوؤں کا تھا۔ بہاولپور میں، میں نے فلاں فلاں جگہ چوری کی، ڈاکے ڈالے۔ جب آپ لوگ مجھے دعوت دینے آئے تو اس وقت ہم فلاں جگہ ڈاکہ ڈالنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ مولانا فرمانے لگے پھر ایک وقت اس پر ایسا آیا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ لمبی ڈاڑھی، کرتا، عمامہ اس نے پہنا ہوا تھا۔

میرے دوستو! ایسے لاکھوں نمونے اس دنیا میں موجود ہیں۔ زمین تیار ہے لیکن ہل چلانے والا کوئی نہیں۔

(۲۳) ایک یونیورسٹی کے ایک جرمن پروفیسر نے اپنے دورہ میں یہ اعتراف کیا کہ گزشتہ سال کے دوران دس ہزار جرمن عورتوں نے اسلام قبول کیا۔

(۲۴) آج سے ۱۲ سال پہلے جرمنی کی مساجد انگلیوں پر گنی جاسکتی تھیں اور اب الحمد للہ دعوت و تبلیغ کی برکت سے ۱۲ سو سے زائد مساجد ہیں۔

(۲۵) ایک محتاط اندازے کے مطابق ہر سال فرانس میں ۱۰ تا ۱۲ ہزار لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ (ماہنامہ الفاروق، جمادی الثانی / رجب ۱۴۱۴ھ)

دعوتِ تبلیغ اور بشارتیں

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ نے فرمایا جو بشارتیں صحابہؓ کو حاصل تھی۔ ویسی ہی بشارتیں تبلیغ میں بھی موجود ہیں۔

فلسطین کے مفتی اعظم کا واقعہ

ایک جماعت فلسطین گئی وہاں کے جو مفتی اعظم تھے وہ جماعت کو دیکھتے تھے اور روتے تھے، بہت روتے تھے۔ ان سے پوچھا، کیا بات ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے مصافحہ کیا انہوں نے اپنا ہاتھ جھٹک دیا، اور فرما رہے ہیں میرے مہمان آرہے ہیں، میں ان کے پاس جا رہا ہوں۔ وہ کہتے تھے میں نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے، اس کو بھی دیکھا، اس کو بھی دیکھا ہے۔ خواب میں، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مہمان فرمایا اور

ان کے مصافحہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے ہیں۔

(خطبات محمود ج ۲)

جاپان کا ایک عجیب واقعہ

جاپان جماعت گئی، وہاں کے جو بُدھ مذہب کے سردار تھے وہ آئے اور جماعت کے ساتھ ٹھہرے، شرکت کی اور کہا ہمیں اجازت دو ہم نماز میں تمہارے ساتھ شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا مجھے میری روح نے بتایا کہ اس پہاڑ سے اتر کر فرشتے آئیں گے۔ سو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو فرشتہ کہا گیا ہے۔ ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس بہت کچھ ہے لیکن اس کے مقابلہ میں خاک نہیں۔ کہا جو کچھ ہے وہ تو بتایئے، جو امیر جماعت تھے ان کی طرف ایک نظر دیکھا تو وہ گر پڑے بے ہوش ہو کر کہ میرے پاس اتنی طاقت ہے، لیکن یہ جو کچھ آپ لوگ کہتے ہیں سبحان اللہ ، الحمد للہ ، لا الہ الا اللہ ، اللہ اکبر پڑھتے ہیں ان کی طاقت بہت بڑی ہے۔ ہر لفظ کے ساتھ ایک نور نکلتا ہے۔ جو آسمان تک جاتا ہے۔ ان کو وہ نظر آتا ہے۔

(خطبات محمود ج ۲)

اللہ تعالیٰ ہماری محبت کے محتاج نہیں ہیں

برگنیم کی کارگزاری

① بندہ نے بھائی عبدالقیوم صاحب سے یہ کارگزاری سنی، فرمانے لگے کہ برگینم میں ایک جماعت گئی۔ اس جماعت نے وہاں کے مسلمانوں کو جمع کر کے ان کے دلوں میں اللہ کی محبت کو اور فکر آخرت کو بٹھایا تو اس پر ان کے دلوں میں مسجد بنانے کا خیال آیا۔ اب مسجد کی جگہ کا بھی انتظام ہو گیا، مگر مسجد بنانے کے لئے کوئی مسلمان انجینئر نہیں ملا۔

بہر حال، مجبوراً ایک عیسائی سے نقشہ بنانے کی بات ہوئی وہ خوشی سے تیار ہو گیا۔ دو دن کے بعد بڑی پریشانی کی حالت میں آیا اس سے پوچھا یہ پریشانی کس وجہ سے ہے؟ کہنے لگا، کہ میں جب بھی مسجد کا گنبد بنانے کے لئے قلم چلاتا ہوں تو مجھے ایک غیبی آواز آتی ہے، پہلے کلمہ پڑھو پھر گنبد بنانا، اس طرح وہ عیسائی مسلمان ہو گیا۔ اس کا نام اکرم رکھا گیا پھر اس نے لمبی سی ڈاڑھی رکھی جو کہ سنہری تھی۔ پھر بعد میں اس کی بیوی بھی مسلمان ہو گئی۔ پھر وہ کہنے لگا میرے جی میں یہ بات آئی کہ اس کلمہ کو گھر گھر پہنچاؤں، حالانکہ یہ بات تو ابھی مسلمانوں میں بھی پیدا نہیں ہوئی۔

ایک یورپین کا خواب

② بندہ نے مولانا سعید احمد خان صاحبؒ سے ایک واقعہ سنا فرمانے لگے کہ ایک یورپین اسطرح مسلمان ہوا کہ روزانہ رات کو وہ خواب میں فضا میں کلمہ لکھا ہوا دیکھتا۔ جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ تو مسلمانوں کا کلمہ ہے، اس طرح بالآخر وہ مسلمان ہو گیا۔

یوگنڈا کی کارگزاری

③ یوگنڈا میں جماعت گئی۔ بیان کے بعد جب تشکیل ہوئی تو ایک شخص نے فوراً کھڑے ہو کر چار مہینے لکھوائے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے اتنی سی دیر میں چار ماہ کیسے لکھوا دیئے۔ کہنے لگا کہ میں پہلے غیر مسلم تھا۔ لیکن حق کی جستجو میں تھا، کہ حق راستہ (مذہب) مجھے مل جائے۔ چنانچہ مجھ سے خواب میں کہا گیا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ میں پریشان ہوا کہ میں اسلام کس طرح سیکھوں پھر مجھے خواب میں ایک مسجد دکھائی گئی۔

جس میں ایک کونے میں بستر رکھے ہوئے تھے اور کچھ آدمی حلقے کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بالآخر مین نے اس مسجد کو تلاش کر لیا اور وہ وہی مسجد تھی اور جب میں نے اس مسجد کو دیکھا تو مجھے اپنا خواب سچا معلوم ہوا۔ (سمعت شیخ طارق جمیل)

ایک اسپینش کا خواب

۴ رائے ونڈ میں اسپین سے ایک ساتھی چار مہینے لگانے آیا اس سے پوچھا کہ کیسے مسلمان ہوئے۔ کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا آگ کا الاؤ ہے جس میں لوگوں کو پھینکا جا رہا ہے، اچانک ایک آواز میں نے سنی کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا اگر تم اس آگ سے بچنا چاہتے ہو تو اسلام لے آؤ، کلمہ پڑھ لو، پھر میں نے قرآن کا مطالعہ کیا اس طرح میں مسلمان ہو گیا۔ (ایضاً)

عیسائیت کی تبلیغ کا مختصر نقشہ

۱ وزیر اعظم برطانیہ نے کہا کہ عیسائیت کی تبلیغ صرف ہمارا فرض ہی نہیں بلکہ ہماری کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہم عیسائیت کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں گے۔ اس وقت سرکاری سطح پر ساری دنیا میں عیسائیت کے تبلیغی مراکز ہیں۔

۲ انڈونیشیا میں عیسائیوں نے خوبصورت عورتوں کو تبلیغ کے لئے بھرتی کیا ہوا ہے۔ یہ عورتیں لوگوں کو ورغلا کر عیسائی بناتی ہیں۔

۳ سندھ میں بعض جگہوں پر عیسائی مشینری آنکھوں کے علاج کے کیمپ لگاتی ہے وہاں صرف اسی کا علاج کیا جاتا ہے جو عیسائیت کا کلمہ پڑھے۔

---

۴ افریقہ ایک دور دراز علاقے میں جماعت پہنچی تو بچے تحفے لے لے کر مسجد میں آنے لگے اور بڑے خوش خوش نظر آتے تھے۔ جماعت کے ساتھیوں نے پوچھا ان تحفوں کی اور اس خوشی کی کیا وجہ ہے۔ کہنے لگے یہاں پر عیسائیوں کی جماعتیں آتی ہیں اور عیسائیت کی تبلیغ کرتی ہیں۔ آپ لوگوں کے آنے سے ہمیں اس لئے خوشی ہوتی ہے کہ آپ لوگ ہمارے دین کی محنت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اب ہم ان سے کہہ سکیں گے ہمارے دین کی تبلیغ کے بھی لوگ در، در پھرتے ہیں۔

فوائد تبلیغ

۱ میرے دوستو! تبلیغ کا کام ایسا ہے کہ اس کے مقابلہ میں اعمال صالحہ میں سے کوئی بھی عمل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں فجر کے دو فرض ۲ مرتبہ پڑھوں تاکہ ڈبل ثواب حاصل ہو جائے تو ایسا کرنے والا جاہل کہلائے گا۔ مگر ایک شخص فجر کی نماز کا ثواب ۱۰۰ نہیں ۱۰۰۰ گنا زیادہ حاصل کر سکتا ہے۔ اسکا طریقہ یہ ہے ۱۰۰۰ آدمیوں کو فجر کا نمازی بنا دے۔ ایسے ہی میرے دوستو ایک آدمی ساری رات تہجد پڑھتا ہے دن بھر روزہ رکھتا ہے لیکن اسکا اعمال نامہ مرتے ہی بند ہو جائے گا۔ مگر داعی کا اعمال نامہ قیامت تک کھلا رہتا ہے۔

۲ حضرت مولانا سید ابو الحسن ندویؒ نے فرمایا اگر کوئی شخص دن بھر روزہ رکھے رات بھر نوافل پڑھے اور ہر روز ایک قرآن ختم کرے اور لاکھوں روپے روزانہ تقسیم کرے۔ پھر بھی ان لوگوں کے اجر و

ثواب تک نہیں پہنچ سکتا جو اللہ کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ انکا نکلنا ہزاروں آدمیوں کے دین پر آنے کا ذریعہ ہے۔

③ ایک اللہ والے کا ملفوظ یاد آیا کہ ارشا فرمایا ایک شخص کا اعمال نامہ اسے قیامت کے دن دیا جائے گا جب وہ اسے پڑھے گا تو حیران رہ جائے گا، اللہ تعالیٰ سے کہے گا کہ باری تعالیٰ میں نے تو اتنی نمازیں نہیں پڑھیں نہ اتنے حج کئے پھر اس میں کیسے لکھ دئے گئے۔ ارشاد ہو گا کہ تم نے فلاں کو نماز کی دعوت دی اسکی تمام نمازوں کا ثواب تمہارے اعمال نامہ میں لکھا گیا۔ اسی طرح تمہاری دعوت پر فلاں نے حج کیا اسے بھی لکھا گیا۔

④ مولانا یوسف صاحبؒ نے فرمایا کہ جو کہنے سے ایمان بنتا ہے وہ سننے سے بن ہی نہیں سکتا۔ مثال کے طور پر ایک آدمی نے تہجد پڑھنے کے فضائل سنے تو اس سے جتنا سنانے والے کا تہجد پڑھنے کا ذہن بنا اتنا سننے والے کا بن ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح جو شخص گناہ سے بچنا چاہتا ہے وہ تقویٰ اختیار کرنے کی دعوت دیتا رہے۔ انشاء اللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ اللہ کے ان محبوب بندوں میں شامل ہو جائے گا جو ایک سانس بھی اللہ کو ناراض نہیں کرتے۔

⑤ جب مؤذن اذان دیتا ہے چونکہ اذان دعوت ہے اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ شیطان اس سے دور بھاگتا ہے جو شخص جتنی زیادہ دعوت دیتا ہے شیطان اس سے اتنا ہی دور بھاگتا ہے۔

⑥ شیطان دنیا میں سب سے زیادہ متقی داعی سے ڈرتا ہے کیونکہ داعی ہی شیطان کی ۶۰ سالہ محنت کو چند منٹوں میں ضائع کرادیتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص پر شیطان نے ۶۰ سال محنت کی اور اس کو نفسانی خواہشات میں مبتلا کرتا رہا اور داعی اس شخص سے چند منٹ بات کرتا ہے اور اس کی محنت کی برکت سے وہ متقی بن جاتا ہے۔ داعی آدمی اس وقت بنتا ہے جب دعوت کو عادت اور مقصد زندگی بنالے اور روزانہ کم از کم ۲۵ آدمیوں کو دعوت دے۔ بقول ایک اللہ والے کے کہ داعی اگر ایک دن دعوت نہ دے تو شیطان گرہ لگالیتا ہے۔ دوسرے دن دعوت نہ دے تو دوسری گرہ لگادیتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ دعوت سے غافل ہو جاتا ہے۔

⑦ اللہ کی ذات بندوں کی طرح کام کرنے سے بری ہے، لیکن دعوت دینا تو خود اللہ کا کام ہے۔ صحابہؓ کی عبادات اتنی نہیں تھیں جتنی دعوت دی۔ تمام صحابہ داعی تھے۔

⑧ ایک اللہ والے نے ناظرین سے کہا آپ **سبحان اللہ** پڑھیں، پھر فرمایا حدیث کے مطابق آپکا جنت میں ایک درخت لگ گیا، لیکن یہ **سبحان اللہ** آپ حضرات نے میرے کہنے سے پڑھا چنانچہ میرے ۱۰ لاکھ درخت لگ گئے۔ کیونکہ لاکھوں لوگوں نے **سبحان اللہ** کہا، چنانچہ یہی تبلیغ ہے۔

دعوت و تبلیغ حصول محبت الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے

⑨ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور مقرب بندہ وہ ہے جو مخلوق کا تعلق خالق سے جوڑتا ہے، یعنی لوگوں کا تعلق اللہ سے جوڑنا۔ یہ اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

دعوت میں اثر پیدا کرنے کے پانچ نسخے

جو داعی یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعوت میں اثر پیدا ہو اسے چاہئے کہ درج ذیل پانچ کام کرے.

① ضروری علم حاصل کرے۔

② تقویٰ اختیار کرے۔

③ سنت کا اہتمام کرے۔

④ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے بھیجا ہوا سمجھے اور امت کا درد اس کے سینے میں ہو، کیونکہ اس وقت بہت سے اہل علم کے اندر پہلی ۳ صفات تو ہیں لیکن امت کا درد نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ دردر پھرنے کو ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی سنتوں میں سے ایک ہے۔

⑤ اپنے نفس کی اصلاح کرے، یعنی روح کی بیماریوں کی بھی اصلاح کرتا رہے۔ اسکے لئے بندہ کے پیرو مرشد کی کتاب روح کی بیماریاں اور ان کا علاج، نہایت مفید ہے۔ اور مزید یہ کہ اصلاح نفس کے لئے کسی اللہ والے کی صحبت بہت ضروری ہے۔

ثمرات تبلیغ

میرے دوستو! جب صحابہ نے اس کام کو اپنا کام بنایا تو شیر تھپڑ کھاتے تھے، دریا راستہ دیتے تھے، آسمانوں سے کھانے اترتے تھے۔ اس محنت کی برکت سے قیصر وکسریٰ کی ۴۰۰ چار سو سالہ حکومت کے خزانے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے قدموں میں ڈال دئے تھے۔ وہ خزانے صحابہ کے گھروں میں ایسے پڑے ہوئے تھے جیسا کہ گھروں میں غلہ کا ڈھیر پڑا ہوتا ہے۔ اس محنت کی برکت سے

قیصر وکسریٰ کی سات پردوں میں رہنے والی دوشیزائیں، حضرت امام حسینؓ کی باندی بنیں، اور ان کے شہزادے صحابہ کے غلام بنے، اگر ہم بھی اس محنت کو اپنی محنت بنائیں تو اللہ ہماری دنیا و آخرت دونوں بنائیں گے۔

تبلیغ کی محنت کی مثال

☆ ایک شخص کسی کو نماز یا سورۂ فاتحہ سکھائے اور وہ سیکھنے والا ۷۰ سال زندہ رہے اور نماز بھی پڑھتا رہے تو اس سکھانے والے کو ۷۰ سال کی نماز کا ۷۰ سال کی سورۃ پڑھنے کا ثواب ملے گا اس سے بڑھ کر اور کیا نفع ہو سکتا ہے کسی انفرادی عمل میں۔

☆ حضرت مولانا سعید احمد خان صاحبؒ نے فرمایا آپ ﷺ نے صحابہ سے کبھی تین چلہ کا نہیں کہا، وہاں تو موت تک کی تشکیلیں ہوا کرتی تھیں۔

☆ حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ کام چلہ ۳ چلہ کا نہیں ہے بلکہ موت تک کا ہے۔

اقسامِ تبلیغ

۱ : قولی تبلیغ

اس سے مراد یہ ہے کہ گفتگو، تقریر اور بات چیت کے ذریعے پیغام حق لوگوں تک پہنچایا جائے۔

۲ : قلمی تبلیغ

اس سے مراد اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے تصنیف اور کتابوں کا راستہ ا ر کیا جائے۔ کتابیں لکھی جائیں، پمفلٹ شائع کئے جائیں۔

۳ : عملی تبلیغ

اس سے مراد یہ ہے کہ خود اپنی زندگی کو اعمال صالح سے مزین کر کے لوگوں کے سامنے دین حق کا عملی نمونہ پیش کیا جائے، تاکہ لوگ اس طرف مائل ہوں اور اسلام کی برکتوں سے فیضیاب ہوں۔

دعوت و تبلیغ کے پانچ شعبے کونسے ہیں

① دعوت و تبلیغ۔
② درس و تدریس۔
③ تصنیف و تالیف۔
④ خانقاہی شعبہ۔
⑤ جہاد فی سبیل اللہ۔

داعی کی پانچ صفات

روضۃ الصالحین میں داعی کی پانچ صفات لکھی ہیں، جو لازم و ملزوم کے درجے میں ہیں:

① علم تبلیغ۔
② اخلاص۔
③ حسن اخلاق۔
④ صبر و بردباری۔
⑤ جو نصیحت کرے اس پر خود بھی عمل کرتا ہے۔

Nasir Book Depot (Regd.)
Basti Hazrat Nizamuddin, New Delhi- 110 013
Tel: 2435 0995, 5565 2620, Fax: 011-2682 7731
e-mail: info@nasirexport.com
www.nasirexport.com

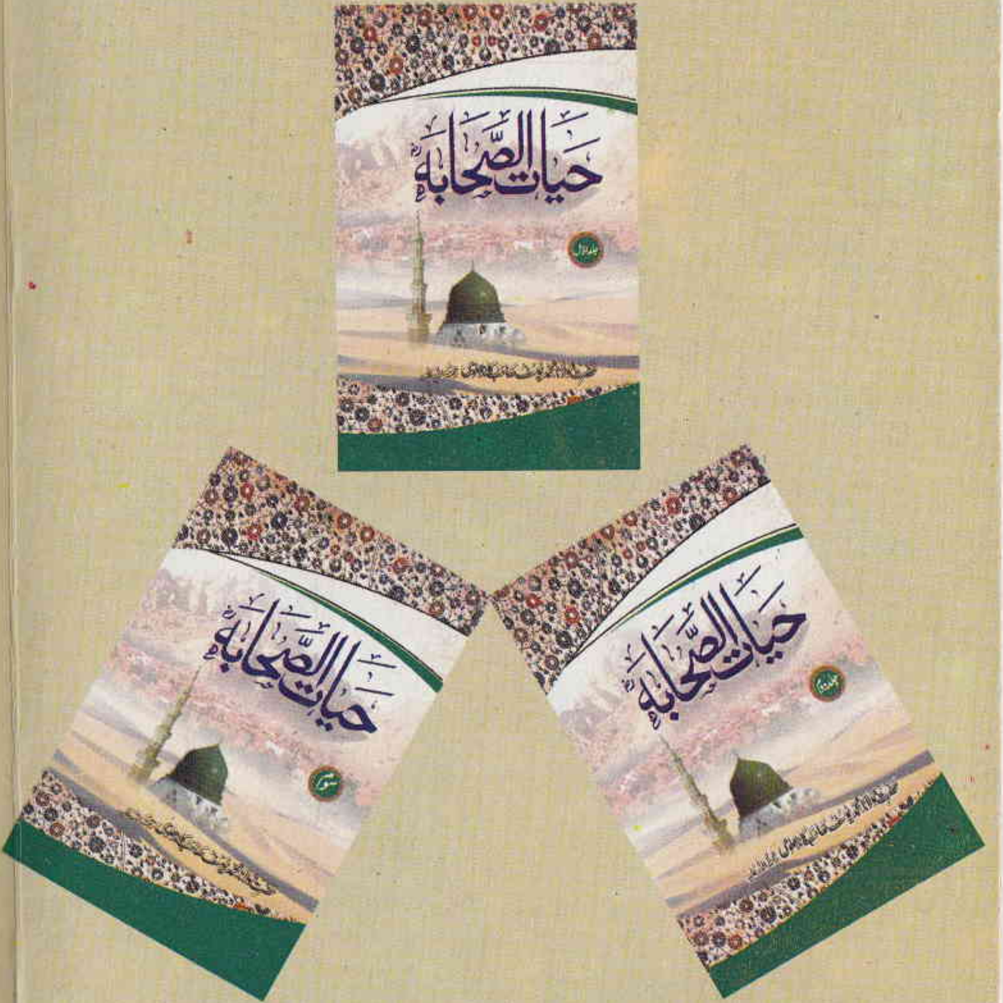
حیات الصحابہ
حیات الصحابہ
حیات الصحابہ

NASIR BOOK DEPOT (Regd.)

1-Aziza Building, Hazrat Nizamuddin, New Delhi-13 (India)
Ph:- (S) 24350995, 55652620 Tele Fax : 011-26827731
E-mail : info@nasirexport.com
visit us at : www.nasirexport.com

Rs.50/-